

U 13011

1-12-09

Title - Daftar Bernisat

Creator - Abdul Ghafoor Khan Misackh.

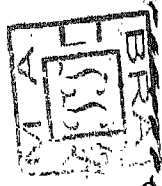
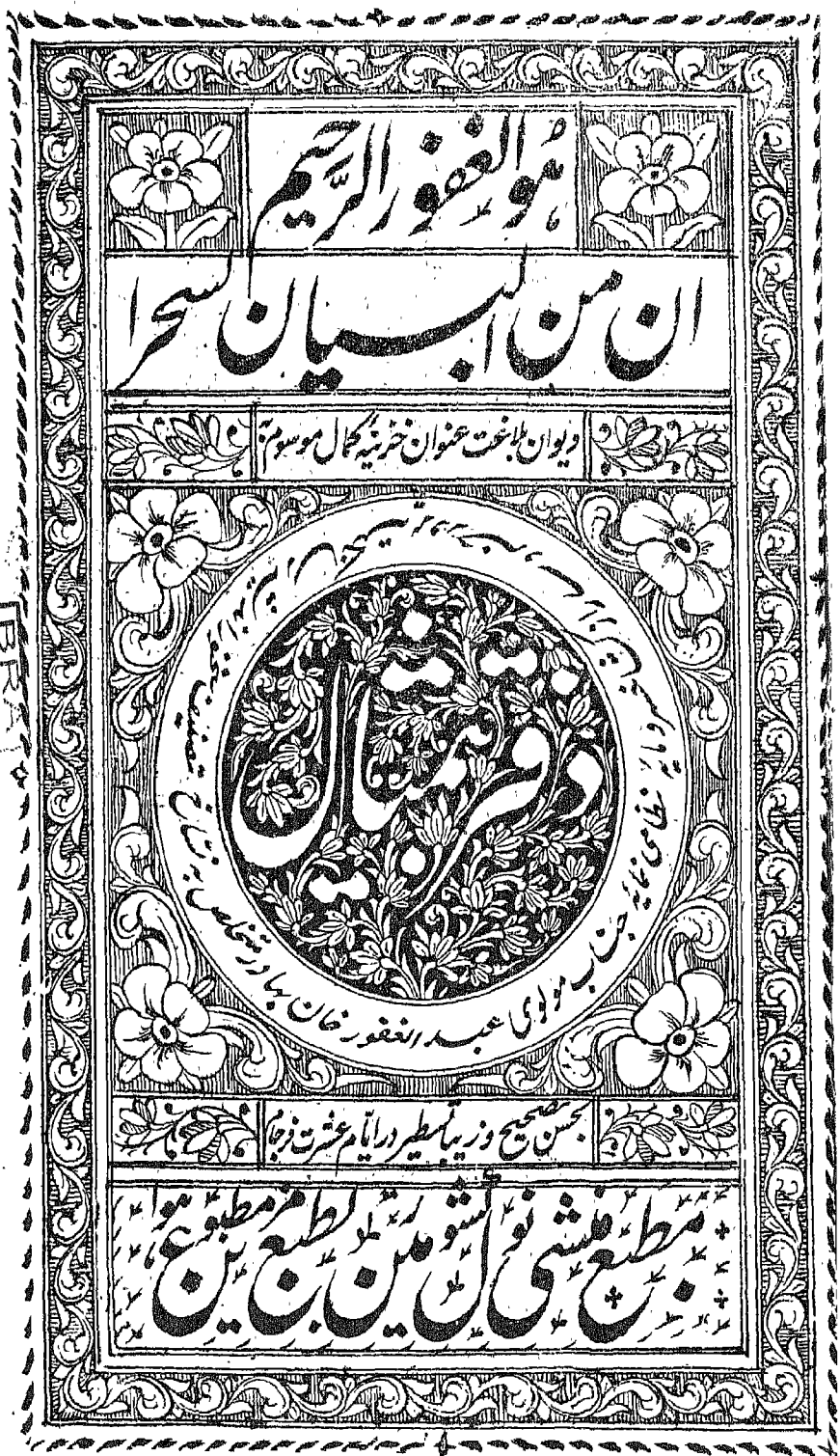
Publisher - Maatal Kishoree (Lucknow).

Date - 1874

Pages - 180

Subjects - Mathematics; Misackh; Abdul Ghafoor
Khan -

نسخه خطی دیوان ناسخ دیوان در دو مجلد - سی و هفتم -



M.A. LIBRARY, A.M.U.

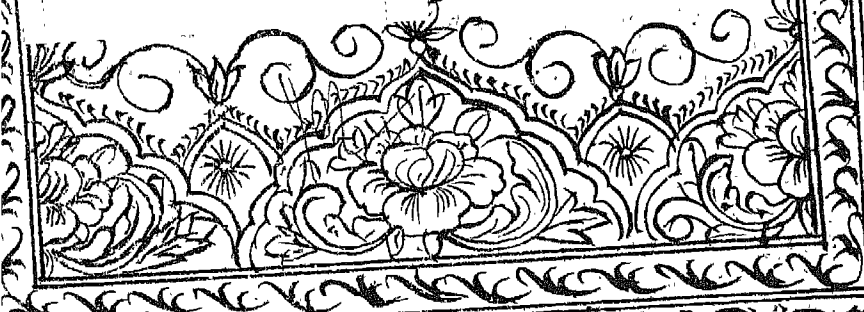


U13011

۸۹۱۵۴۳۱

۷۲۰۰

۱۳۰۱۱



بسم الله الرحمن الرحيم

CHECKED-2002

نقل نامہ میٹر اسد خان غالب رسید و قریب مثال مصنف رقم نمودہ

نامہ

جناب مولوی صاحب قبلہ - یہ درویش گوشہ نشین جو موسوم بہ اسد اسدا و تخلص بغالب ہے
مکرمست حال کا شاکر اور آئندہ افزایش عنایت کا طالب ہے دفتر ہمتیال کو عطیہ کبریٰ اور
مہربت عظمیٰ سمجھ کر یاد آوری کا احسان مانا + پہلے اس قدر اقرانی کا شکر ادا کر تا ہوں کہ مختصر
اس بیچران کو قابل خطاب اور لائق کتاب جانا - میں درو غلو بنین - خوشامد میری خوشین
دیوان فیض عنوان اسم ہامسی ہے دفتر بے مثال اسکا نام بجا ہے الفاظ متین معانی
بلند مضمون عمدہ بندش دل پسند ہم فقیر لوگ اعلان کلمہ الحق میں بیباک گستاخ ہیں شیخ امام بخش
طرز جدید کے موجد اور پرانے ناہموار روشون کے ناسخ سے آپ اونٹے بڑھ کر بصیرت مبالغہ
بے مبالغہ نساخ میں تم وانا سے رموزار و زبان ہو - سرمایہ نازش فکر و ہندوستان جو
خاک بارنے ابتداء میں متیز میں اردو زبان ہو میں سخن سرائی کی ہے پھر اوسط عمر میں باوٹا
دہلی کا نوکر ہو کر چند روز اوسی روش پر خامہ فرسائی کی ہے نظم و نثر فارسی کا عاشق اور لائق

CHECKED-2002

۱۵۹۱ء
نور علی

نقل قطع مولوی نصیر الدین حیدر سی

ہندوستان میں رہتا ہوں مگر تیغ اصفہانی کا گائل ہوں جہان تک زور چل سکا فارسی۔
 زبان میں بہت کچھ بکا۔ آپ نہ فارسی کی فکر نہ اردو کا ذکر نہ دنیا میں توقع نہ عجبی کی امید
 میں ہوں اور اندر وہ ناکامی جاوید جیسا کہ خود ایک قصیدہ لغت کی تشبیب میں کہتا ہوں
 چشم کشودہ اند بکوار ماسے من و رائندہ نا امیدم و از رفتہ شہر سارہ ایک کم ستیز
 دنیا میں رہا اب اور کمان تک رہوں گا ایک اردو کا دیوان ہندو بارہ سویت
 کا ایک فارسی کا دیوان دس سویت ہزار کئی سو سویت کاتین رسالے شہر کے
 بیسہ پانچ فنے مرتب ہو گئے اب اور کیا کہوں گا حکما صلا نہ ملا غزل کی داو نہ پانی ہرزہ گوئی
 میں ساری عمر گزرائی بقول طالب امی علیہ الرحمہ لب از گفتن چنان بستم کہ کوئی
 دہن بر چہرہ زخمی بود بوشدہ پشیم تو یوں ہے کہ قوت ناطقہ پر وہ قصر اور قلم میں وہ زور و ثبات
 طبیف میں وہ مذاہرین وہ شور نہ رہا پیچ پیچ میں برس کی مشق کا کما کچھ باقی بگیا ہے
 اسی سبب سے فن کلام میں گفتگو کرتا ہوں۔ حواس کا ہی بقیہ اسی قدر ہے کہ معرض گفتار
 میں موافق سوال جواب دیتا ہوں روز شب یہ فکر یہ تہی ہے کہ کیسے و بان کیا پیش آتا ہے۔ اور
 یہ بال بال گنگا ر بندہ کیونکہ خوشنما جاتا ہے حضرت سے یہ التماس ہے کہ آپ جواہر گو یادی
 اور مجھ کو سال نامہ کی سبیل کے باوی ہوئے میں جتنا کہ میں جتنا ہوں نامہ و پیام سے شاید۔
 اور بعد میرے مرنے کے دعاے مغفرت سے یا فرماتے رہے گا۔ والسلام بالوف الہرام

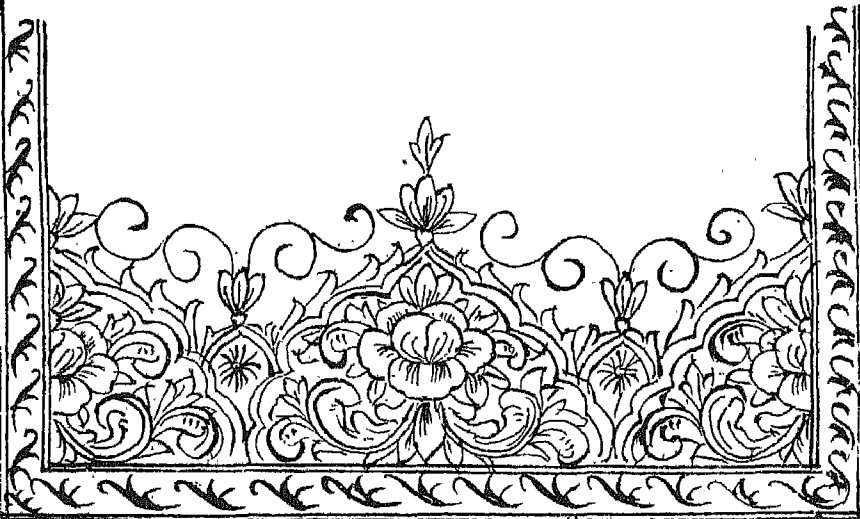
نقل قطع کہ فخر سخندانان زمان زبدہ حکمتہ سبحان دوران مولوی نصیر الدین حیدر
 متخلص بسامی نصف درجہ اول ضلع سلمٹے رسید دفتر بمیشال تحریر نمودہ

قطع	
مردہ اسے طبع تنک جوش سخن نا آشنا	مدحائے دل بہار دیدہ کام جان رسید
پہن خوان گستر طبع میزبان مکنتہ سخن	زلہ خواران سخن رانعت الوان رسید
جلوہ گردشہر حالت اس گروہن سخن	لمعہ از پر توش در کلبہ احسان رسید
بر زمین شہر عیسے مجسمہ آمد نہ رود	کز دم پالش من دل مرہ راوران رسید

<p>تا من ساحل انہیں ہم گوہر سے غلطان رسید بینوا مرع نفس اہم گلے خندان رسید خوش لئے آید صدای این رسیدگان رسید تازہ دیوانے یمن از صاحب دیوان رسید تارک اقبال من تا قبتہ کیوان رسید گر بنود سے کفر سے گفتم و گرفتہ ان رسید آنکہ نتواند با وج فکرش سبحان رسید ہر چہ از طبعش رسد گوئی کہ از عیان رسید کرد خنام ہم بدشیر نظم بندستان رسید</p>	<p>از نسیم فکرتے بحر محیطے موج زن گلشن معنی زو شمع خاستہ سر سبز شد پردہ دیگر زخم از رجنہ بر ساز مراد آسمان یعنی بکام مستندان چرخ زد گلشن اتال من چون روضہ رضوان شگفت وہ چہ دیوان کز رہا عجائب نظم پاک او وہ چہ دیوان جوش طبع مست صہبایاں حضرت لعلخ گوہر خیسر دریلے سخن فکر نگین ما انین خوش تر چہ می باشد اثر</p>
---	---

گر سخن سنجی چو تو خیسر و علی فخر ص الحمال
 در سخن سخشی تواند کے باین سامان رسید





بسم الله الرحمن الرحيم

<p>حمد حاصل است بهر آن خاق یک پاک از تعین و محدود عقل مگنه اوست ناوانی همه پست و بلند قدرت اوست کرد موجود ذات احدی را آن همه خاص مصطفی را و او صلوات الله بر جانش</p>	<p>که پی او مسلم است اطلاق بدو عالم عیان و پنهان است فکر و ذات اوست حیرانی عجزم فرمود جلوه فرماید پس ادا ان کرد این و آن پیدا ماهمه پر تو ج سال او بلکه بر جان آل و یارانش</p>	<p>بدو کون مست ذات او موجود فی البش گوینا که او جانست همه نقش و نگار صنعت اوست خواست تا سطح گیتی آراید هر چه از وصف انبیا را و او ز سر و بیان کمال او سپس این حرف ناسازگار</p>
---	--	--

سامعه روزگار و نقش نازیبا که کارگاه اعتبار عجب العفوف خالدهی تخلص به نساج که
 پیشتر مجبور تخلص داشت برهنه از نیل و مخمصر از طینه یار خود حواله کلک عجز نگار میکند
 تبشیش آنکه او تو ایامی بنگاله من مضافات بلده جهان گیر مگر مشهور به بوماکه از صناید میهنه
 یادگار است دمی راجه پوز نام از متعلقات ضلع فرید پور مولد و ما و آباء بانی داستان گزار است اما
 مستطالراس نیارنده مریزین مملکت و سال ولادت الف و تا این تسع و اربعین هجری قمری روز

عید الفطر از والدین گوار خود یاد دارم پدرم چنت آرامگاه صاحب تالیف نسخہ جامع التواریخ
 کہ اسم شریفش قاضی فقیر محمد بود و غفر اللہ لہ خدمت و کالت و اوریکہ عالیہ صدر کلکتہ و آ
 ہنوز سال ہم از عمر استم بہ پایان نیامدہ بود کہ گروشیل و نہار کا ستہ حیات و ملی نہتم را تہ لہ
 فنا لہ زینا سخت مانع از پدری ہر دم زد و غبار شقی ہر دم مالید ہمین برادرم جناب مولوی محمد علی
 خان بہادر ممبر کونسل جناب معالی القاب لہ صفت گھوڑا و سپاہ و نیکالہ و ممبر بورڈ آف انڈیا
 و ممبر سنت یونیورسٹی و ممبر بورڈ کشتن ان ایکٹس شہر و حوالی شہر کلکتہ و ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی
 کلکٹر درجہ اول ضلع ۲ برگتہ و جسٹس آف دی پیس و بجات بگالہ و بہار و اورسہ دہم برکاتہم
 و اخلاصاتم بجایے پدر بزرگوار معذور ظل عاظت بر سرم گستر و زید و ان عطوش پرورد و حرف
 سوگ پر باز دلم زد و دوا شک حسرت از دیدہ ام پا بود توجہ بہ نظر بحسن تعلیم و تربیت علوم تہ
 بر گماشت و پدرس گاہ تعلیم سہرکار کپتی بہادر فرستاد تا انیکہ از طلب و یاسل نجمہ در لوح
 حسین نوشتہ بودند از کتب متعارفہ عربی و فارسی و ہنگلہ و انگریزی و اردو و ہندی حرف
 آہستہ آگشتہ دست طلب معاش دراز کردم بکین بجای نرسید چند سہ بیشتنی بار خاطر ماند
 و ان ادوان بہر دل بکلی اکثر دوا وین اساتذہ پیش نظر می داشتہ رفعتہ رفعتہ از کلام موزون
 و معانی بند و ست و او و شوق مطالعہ اشل سبتکا گرفت و باین رسید کہ از فیض سخن ہوا سے شعر گفتن
 و سرمہ محمد بنجد مت سرآمد و موز دانان نرسن اشارہ سجن جناب مولانا حافظ رشید الدینی
 مرحوم کہ رحمت خداوند بر ترقیش باو پیوستہ بحضرت وی خطا لہند و اوم و زانو سے ادب تہ کروم
 بہ مزید التفات چشم اصلاح بر آورد و ما سے طبع افسردہ میگماشت ہنوز پیش تازہ بود کہ جناب
 وی و سادہ ارا سے عمدہ اقا سے بندر ہو گلی گردید و عقیدت منانیز بحکم ضرورت نقل و حرکت
 بہ سمت جہانگیر نکر کرد و در شق سخن بہر ج بسیار راہ یافت و چون از سفر معاودت اعلینا را افتاد آہنگ
 ناخوش واقعہ ناگزیر است و معذور ہو سخن را با گردید و بہ ماتمش نشانہ بار سے نعم البدل نصیب گام
 شد یعنی خدمت جناب فظا اکرام احمد صاحب تخلص بہ ضیغ کہ درین زمان جناب وی مشہور و اکبر
 را بیت سخن بلند و ارد پشرف ملازمت خوش عزت افزو د علاوہ مشق سخن عروض و قوافی و صنایع
 و بدایع کہ محاسن فن شاعریت تعلیم فرمود اسماصل روز کے چند باشند معالی دل خوشی می ساختم

و جب پہنچ در پنج سخن را با نشان منکر سے آراستہ از او اہل فکر التزام کر دم کہ الفاظ عقل
 و سامعہ خراش کہ ہنوز در کلام موزون ارباب دہلی و کلکتہ یافتہ می شوند از اشعارم ہر چہ
 مضمون بیگانہ بیگانہ باشد چنانچہ لفظ تلک بجای تلک و لفظ مت بمعنی نہ و لفظ
 چون بمعنی مثل و امثال آنرا کہ با سامعہ نازک پسند گرانیدہ دارند قلم انداز
 نمودم و بسیار غزلہا سے ملل کہ از عمدہ طرز سخن انشاء و ساختہ انقض
 گفتہ گفتہ تا چہارہ ہزار شعر بہ شمار آمد اکثر اوقات ایسا
 ہوا خوان مربوط بہ ترتیب دیوان پیشایل ازان ہم ترقی کردہ محک
 سلسلہ چاپ شدہ اند گذشت قبول بہ چشم میگرداشتم و خدایت
 فرصت را غفہ میدادم ہر گاہ گیرائی او نشان از حد گذشت و
 دیدم کہ حرفہا سے عذرم بخاطر نشان میگردد و مجبور بہ
 بہ انتظامش در ساختہ و بہ ترتیبش بر دستم
 از تمامی اشعار قریب سہ ہزار چند شعر منتخب
 کردہ در ششہ ہجری دیوانی ترتیب اوم
 و بدفتر بیتال نامیدم التماس از
 حضرات ناظرین ہرست بخانیہ
 سخن آنست کہ ہنگام مطہ
 این قلم نامی تازہ اگر
 خطاتی بہ نظر افتد
 و اگر زشتی بہ چشم آید
 منتظرہ شود
 و خدا صفا دہ
 کا کبریا
 قلم نویسندہ



بسم الله الرحمن الرحيم

ہوا ہے زرد جس سے رنگ دہر درخشان کا
گمان کیونکر نکر نوز خمون پر میرے چشم حیران کا
گلے میں طوق ہو میرے رگ لعل درخشان کا
بڑا ہے جدول شجر ف سے حسن اور قرآن کا
نظارہ گر گردن فردوس کے بھی بنیستان کا
رہا ثابت نہ پہراک تار تک اپنے گریبان کا
نشان ملتا نہیں اسی غنشین تخت سلیمان کا
سفیدی سے مبدل رنگا ہوشیاری حیران کا
تصور اس لیے ہلکا ہے اوس برگشہ نیرکان کا
کہ گویا دل مرا ساکن ہوا شہر خموشان کا
گمان او نہر ہوا شمع شب تاریک حیران کا
کہ خال چشم حاشق تھم ہے سیب نیرکان کا

صفت مہر نبوت کی ہے مطلع ہیرے دیوان کا
شہید ناز ہون میں دیدہ آئینہ رویان کا
سے سودا جو خط پشت لب رنگین جانان کا
تری انگھون کے دورے لعل جو بین تنگس خیر
خیال لعل پچان میں مجھے خواب پریشان جو
مکاسے پاؤں پہر جوش جنون میں دشت مشتاک
ہوا پر اوڑتے اوڑتے ہو گیا برا دوا بایسا
سیاہی زلف مہر دیان کی گردینے تو خلیج
تغیب اپنے پیرن داخل کین جوین شہید وین
نموشی صنم نے اسے نہر میں چپ کیا ایسا
تپ غم جو سوزان استخوان میں کچھ مرقہ دین
تصور یہ رہا کرتا ہے بیماری حیران میں

گمان کیونکر منو توں پرستارے نرگستان کا	ہے اپنی ہر بن مو چشم عاشق افشاری میں
منو شمع کیون جام و سنے و معشوق کا طالب	چمن سر سبز ہے آتش کرم ہے ابر باران کا
<p>اوڑا ہے نور شبیم کی طرح محمد زرخشان کا رنگ گل سے بند ہے شیرازہ پہاڑی دیوانہ کا خیال سبز خط خضر ہے اپنے بیابان کا ہے شک آنکھوں کے دور و پیر گل محل خشان کا برنگ شیر قالی حال ہو شیر نستان کا کسین منہ بھی ہو کالایا خدا شہا و بجران کا عقیق لب پہ شک ہے ایو پری مرسلیمان کا ہوا ہے غول خضر راہبر اپنے بیابان کا کیا جو چاک سینہ کسل گیا در باغ رضوان کا گمان ہے مانگ پر اوس رشک گل سرشتا ہنکا ہے تیرا دیدہ سفک افسر فوج شرکان کا ہے چاک دامن یوسف ہر اک در میری زندگیاں کا مصفا صورت الماس ہے ہر عضو جانان کا ملا ہے بعد بربادی ہمیں رتبہ سلیمان کا بنا ہے کشتی طوفان ہلال اپنے گریبان کا</p>	<p>جو پردہ اوٹھ گیا ہے آتشین خسار جانان کا کرون موزون اگر مضمون خط رخسار جانان کا ضرورت رہنما کی کسو ہے وادی وشت میں ہونے کیف نے گفام سے وہ سرخ ایسا تری چشم شکار افکن کو غصہ میں اگر دیکھے چورائی ہے سیاہی جو سنیہ سختی عاشق سے وجوش و طیر و جن و انس تیرا کسم پستہ میں کیا ہے نفس امارہ سے گمراہ دل کو اوزار ہد دم بسمل تماشا بخیر قاتل نے دکھلایا ہجوم قمریان افشان کے چنے تو ہو پستہ پر کیا ملک دل عشاق کو غارت اشاروں سے کیا کی عفت و عصمت کا دیوانہ ہوں عالم میں منو کیون ٹکڑے ٹکڑے پر وہ چشم تماشا فی روان ہے لے پریر و دوش صرصر پر غبار ہنپا کسی صبر کی فرقت میں ہو میں جو موجزن کہیں</p>
سراپا رحم ہوں تیغ زبان یار سے لیکن -	نہیں ملتا ہے مثل ذرات حق منہ زخم چنان کا
<p>جو مذہب ہے حافظ ہونہیں سکتا ہر قرآن کا کہ اوٹھنا غیر ممکن آگ کو ہرست ہے طوفان کا کہ ہے مشہور عالم کا شہر شہر عفا دان کا</p>	<p>منو وے بد گمراہ کے دل کو حاصل نور ایمان کا کبھی صدمہ نہ پہونچے صاف دل سے اہل عالم کا ہوا و ٹکڑے دل چشم کھیل غرض نگاہ سے</p>

<p>کے کیونکر وہاں بار کا عقدہ کسی صورت ہرور انا کہی حاصل سنو خود غ برون ہین کمان مانع ہے خطا اوس ہر کو دیکھ جلاز سے جو غلام ہین رہا کرتے ہین وہ گروشن روز و نہین دیتی ہے بچتے آگ کو بیشبہ خاک تر فروغ شمع و بیان کم منو دے خطا کے آزی سے</p>	<p>کہ نہاں چشم عالم سے ہے چشم اب میوان کا کہی ہے سے سنو مملو پیالہ ماہ تابان کا منو دے ابر سے موقوف ہنسنا برق خندان کا نہین کچھ کام غیر دور ہرگز چرخ گردان کا نگہبان خط منو کیونکر نہ فرغ حسن جانان کا بہت دشوار ہے بچنا چراغ زیر دمان کا</p>
--	---

<p>ہوئے نساخ کے شعرون کو پڑھ کر ہر در کا کہ روشن ہے جہان میں فیض حور شید درخشان کا</p>	
--	--

<p>مرغ دل ہو گا نشانہ ہر جوان و پیر کا زار اسے مانی غم جہان نے ایسا کر دیا گردشون سے آسمان پر سیر کے خو حیرت قید میں ہوں یاد رو سے صاف سے ہو گئی زندانیوں کی نیند تک خواب و خیال دودھیا د آسے چٹنی کا کو کمن آواز میں آنگھوں میں پھرتا ہے جو بائے کی چھل کا خیال ون کو دیکھا موجزن تھا اک سندر چاؤ کوہ یاد میں اوسکے سندر سے رنگ کو روڑی میں ہم گل ہزاروں شمع کے لیتا ہے منہ میں بے نظر سرد مہری گرمیوں میں شگدل تازیہ کی کیف می سے چشم مست یا رہن دور کہ جہان پہلو سے میزان میں ہو جائے نرا زور کی گلاب اول کی کیلی بچھٹیوں سے ہو گیا سبہ فکا زار اسے نساخ عشق مصحف چین جہان</p>	<p>ناک ہے اوس طفل کی تیر اور ہون پر تیر کا ہے نہاں نظرون سے کا غزب ہی مری تصویر کا پس گیا گندم کی صورت دل جوان و پیر کا دیدہ حیران ہے ہر طبقہ مری زنجیر کا غل ہوا وہ قید خانے میں مری زنجیر کا بکہ کار سخت ہے انجام جوئے شیر کا ہے گمان تارنگہ پر دام ماہی گیر کا کیا اثر خار و شکس ہے تاکہ ریشگیر کا اشک پر اپنے ہے عالم روغن اکیر کا ہے وہاں مرغ آتش خوار متہ گلگیر کا ناک میں دم گیا ہے عاشق دلگیر کا مجھ کو ہو کا دے ہے میں دام آہو گیر کا ناوک نالہ جو گزرے چٹکے سبہ تیر کا کیا اثر ہے ڈال کے پھولوں میں نوکی تیر کا عکس زنجیر نیا کا غزب مری تصویر کا</p>
---	---

دیرہ نساخ ہے شائع تری تحریر کا
ماہ کا مالہ ہے علت ویدہ زنجیر کا
چشم پر ہم سے روان ہوتا ہے دریا شیر کا
شعر جو میرا ہے گویا نقش ہے تہنیش کا
صاف ہر میری زبان میں ڈھنگ تہنیش کا
سینہ صاف چاک ہے یاد ام ہے گیسر کا
اب خدا حافظ ہے اس چرخ کب تہنیش کا
وصف لکھتا ہوں جو میں اوس چاند سی تصویر کا
تہنیش کے جوہر پر شک ہے دام آہو گیر کا
ہے گمان حجام کی مقراض پر گلگیر کا
بند پر حرم کے مجھ کو شک ہوا زنجیر کا
طوق قری ہو گیا حلقہ مرے زنجیر کا
کام وہ کیا بیتا ہے گمان سے تہنیش کا
کشتہ ہے نساخ اس کے مکر کا تڑویر کا

کان ہے مشتاق مدت سے تہنیش تہنیش کا
چاند سے رخسار کا زندان میں رہتا خیال
مہمان میں جو روز و شب اوس طفل کاروبی حرم
مینے باند ہے ہن پر یونوں کو مضنون سیکر کا
دور ہے صبح و مسایان شعلہ رخسار و نکاح و صفت
ہے دل بیتاب اپنا مضطرب چھلی کی شکل
نڈیان اشکوں کی پہونچن سیکھ شائع کا تو تک
ہے صریر چاک گویا خندہ کباب و رہے
جلوہ گر ہر دم غزال ویدہ سفاک ہے
خط جو کتر اور حسن شعر و چمکا دو چاند
پشت و لبر و یکسر بندہ جو دیوانہ ہوا
خانہ زندان میں اوس سرور و ان کا و خیال
ہنیش ابرو سے اس کے لوٹتا ہے مرنع دل
دم چرائیکا گمان کید کر نہوے خلق کو

شعلہ رو کے وصف میں نساخ نساخ کی طرح
کام کرتا ہے ہمارا خامہ آتش گیر کا

اب گمان ہے عاشق پیر کا تصویر کا
جام سے ہو دست ساقی میں پناہ شیر کا
ہے یقین تار نفس پر جان کو زنجیر کا
کیون نہ حکم نادری اکا سے سم شیر کا
سامتا ب ہو عدو سے یار کی شیر کا
خون عاشق جیسے جوہر ہے تری شیر کا
وانت کنگھی کا ہر اک دندانہ ہے شیر کا

تہنیش جو منہ پر لیچے تہنیش شیر کا
لعل سیکون ہو اگر پر تو فگن تو شرم سے
جیسے زندان خانہ تن میں معتد ہو گئے
گنجفہ بازی میں کائے دیکے حکمے تو نے سر
کرتے ہیں سینہ پیر ہے ہم بگردار و نکاح کام
سحر کے ہیں سر خرد رہتی ہے اسے سفاک خلق
وان سفواری مانگ اوسکی دل ہوا دو کرے یہاں

صاف صاف کی صف ہوئی اک بات میں صل ط وہ دو چار آٹھوں پہر رہتا ہے دیکھا لاکھ بار میں ہوا دو دیکھ کر رخصت روشن کی صفا جن واسطہ وحش و طیر اگر گاتے ہیں گلے	جی میں ہے ہم چوم لین قبضہ تری شمشیر کا جو ہر آیت نہ ہے جو ہر ہر اک شمشیر کا آیت نے خاصہ پیدا کیا شمشیر کا ہے سلیمان کا لگیں جو ہر تری شمشیر کا
--	---

حضرت شتاخ فکر وصل کرتے ہو عبث
بجہ ہی قسمت میں ہے لکھا ہوا نقدیر کا

انگھوں میں رہنا ہے لازم سرمہ کی تحیر کا کب گیا دل کی رگون میں قیامت بالاتر گردش گردون سے کیا نقصان چہن کی کا کب حسین کرتا ہے کوئی عاشق حیران کی قند دیکھنی چہن جہن تحسیر پیشانی کی ہے خامہ رنگین رتم کو وصف کرنا سہل ہے اہل جوہر کو نہیں ہے غیر کے احسان سے کام انقلاب دہر سے کب اہل حیرت کو بخوف زیب دیتی ہے گچی ابرو کی اے شمشیر دن کون جانے قدر میرے شعر کی جز نکلتے سبج کیون جوانان جہان مرتے ہیں پیری پر تمام عاشق حیران کی چشم دل ہے روئے بار پر موم دل جو ہے ستا ہے اسے ہر شکل کا	کام جو ہر ہے سے نکلے تیغ زن شمشیر کا چرخ پر بھی سنبھلے غاتہ ہے او جان تیر کا آسیا سے کیا ضرر ہو دانہ زنجیر کا عطر کب عطار کہنچو اسے گل تصویر کا کوئی مٹا ہے نوشتہ کا مت نقدیر کا پیش مانی کہنچنا مشکل نہیں تصویر کا ابر کا محتاج سبز کب ہوا شمشیر کا اُردی دوی میں ہے اک عالم گل تصویر کا ختم نہ نوشتہ میں تو عیب ہے شمشیر کا کیا گر جانتے ہیں مرتہ اکسیر کا صاف روشن دہر میں قصہ ہے حوی شیر کا غیر جانب پھر نہیں سکتا ہے نہ تصویر کا شمع کا سر کاٹنا اک کہیل ہے گلگیر کا
--	---

راست گو شتاخ کی باتوں میں کیا ہو دیکھی
ناوک افگن ختم نوشتہ کمان متد تیر کا

دب گیا شائیکے پیچے رات گیسویار کا سن بیا جو جہد اطلو فان چشم زار کا	باغچہ آیا عالم رویا میں مضمون مار کا پانی پانی ہو گیا دل ابرو دریا بار کا
--	--

<p>لکھتے ہیں تہ دار مضمون ابرو سے خمدار کا نظارہ و باطن ہے اپنا صاف مثل آئینہ دلبران برق دشن کو کرتے ہے چشمک مدام چشم بلبل میں کھٹکتا ہے بہار و نین مدام ہو گیا نظرون سے گرمی کمر تیرا سنان ندیاں اشکون کی جاری ہیں فراق یا دین شاخ شہو کے قلم ہو غنچہ گل ہود و دات اوس بت یکتا کی ازقت نے جلایا اس قدر مانگ کو تشبیہ کامل افی ابریں سے ہے ناتوان ایسا عزم چہر تباں میں ہو گیا نقد جان دے دے کے اس سے پار اوتو تیرا کمر بکے سحر سے کیا کم ہے تارا شک چشم وصل کی شب سحر جو چہرہ لبناشت ہو خون رولتا ہے جو چہرہ کو وہ لب باقوت نام</p>	<p>شعر جاپنا ہے گویا میان ہے تلوار کا کیون ہمیں ہونہ جلوہ یار کے دیوار کا طو میں ہو کیا برقی میں ہی آہ آتشبار کا چاہیے فصل خزان میں خشک ہونا غار کا دیکھنا ممکن منو کا میرے جسم زار کا داسن تر پہ ہے عالم ابر و دریا بار کا وصف لکنا ہے مجھے اوس گل کو بھی بار کا عرش پر پہنچا ہے شعلہ آہ آتش بار کا ٹیک کا ماتھے کا ترے ظالم ہے حمرہ مار کا ہر رگ تن پر مرے دھوکا ہوا ز مار کا بحر الفت کا کنارہ گھاٹ ہے تلوار کا ہمیں جو وقت بکا ہے سبزہ رخسار کا برگ گل گویا ہے پردہ دیدہ میدان کا صل ہے قطرہ سرشک دیدہ خونبار کا</p>
--	--

وصف ای شمع ترک تیغ کا گر لکھون
کاف کا مرکز بھی چل ہو جائے کا تلوار کا

<p>رشتہ جان یگیا جو پیچ تھا و ستار کا اب گوہر میں سفینہ غرق ہے اشعار کا شعلہ اور نادیکہ ہے گر آہ آتش بار کا کوئے دلیر یگانہ ہے جوہری بازار کا مہر تابان ہو گیا ہے خال چشم مار کا تاکہ سطرون پر ہو عالم موتیوں کے مار کا کبھی میں جویت ہے گویا نقش ہے دیوار کا</p>	<p>سحر کو سودا ہو گیا موبے میان یار کا وصف جو کہتا ہوں اپنے آئینہ و مکتار کا جہنم تجھے پروانہ سان اسے شمع و خورشید شمع اشک صاف و چشم خون الگو د عاشق سے نام ہے دل پر دافع روشن حلقہ کا کل میں بند وصف سلک گوہر و زبان جانان ہو چشم جلوہ دین مجھ سے وہ ہے حیرت زدہ</p>
---	---

<p>یاد نہیں لوٹتا ہوں رات بھر بستر پہ مین اضی کا کل کی پہنکارین پلا پر زہر حسین وصف جو لکھے بتان سنگدل کے یکقدم یہ کے ماتھا دنگولے اورے دیوانگی وصل کی شب چڑھنے قابو پہ جب وہ سو گئے استخوان تیرہ بختان محبت گراوٹھکے آسمان پر آفتابستان کا ہووے گا گمان ٹوٹ جائے دشتہ جان او سکا آنا ہو جو حشر میں نار جسم سے مین پاؤنگا بچات</p>	<p>سپول سے ہوتا ہے صدمہ میرے دلو خوار کا ڈر کے مارے آب ہو جاتا ہے زہرہ مار کا آمال خامہ پر گمان ہے رشتہ مرز قار کا اسے پری سایہ پڑے جن پر تری دیوار کا دیرہ خفت ہے یار اوس فیدہ بیہار کا ہو ہمسائی چو پرخ پر شک زانغ کی منتقا کا گر فلک ناک شعلہ پہنچا آہ آتش بار کا آہ و رفت نفس ہے آناج نا بار کا نقش ہے دلیر مرے نام احمد فخر کا</p>
--	---

کم نمکدان سے نہیں ختم جگر کشاخ کے
وہ بیان جو رکنا ہے رخسار بلیج یار کا

<p>سمجھے گا ہر دید و برضمن مرے اشار کا من عالم سوز سے کیون خرم من بل بجا بزم نقیب سے حاسد نہ ہاگین کس لیے راست گو کی جان کو دے پچو پچو قمار چرخ نشہ دیدار سے واقف ہیں ادب انگہ کوست عشق خال رو سے دلبر مین کسے ڈنڈے کان کی بجلی کلکے وصف یہ امکان نہیں دل میں ہے موے میان یار کا ہر دم تھا کیون دل صدمہ چاک سے نالے کہیں چون بیکار میں ترے عشاق قید کفر و ایمان سے رہا موزیوں کی پامی بوسی میں میرا ہے گزند</p>	<p>جو پری پہچانے رتبہ گوہر شہوار کا روکنا ممکن نہیں ہے برقی آتشبار کا خاک نامردوں سے ہووے سامنا تلوار کا حرف حق کہہ دیا منصور شایان دار کا جانتا ہے نئی کی کیفیت کو دل مے خوار کا خاک افیونی کو ہووے خوف زہر مار کا کاک سے ہو کام کپ منقار موسیقار کا جانتے ہیں برہمن رتبہ بڑا زمار کا انتمہ سنجی کام ہے منقار موسیقار کا کب ہو اپنا بندہ مجنون سب اور زمار کا پانوں کے نیچے بھی آجانا برا ہے خار کا</p>
---	--

دیرہ کشاخ سے کیونکر ہو آتش و ان

دور بین رہنا ہے ثابت اختر سیار کا		
<p>زخم بھرتا ہے مہین تیغ نگہ کے چور کا لہذا آجاسے جو خامہ شائع تخیل طور کا دور بین کمستان سے قلعہ گردون پہ کون مستے ہیں زندے تمام اور مرد و زنجیر ہوتے ہیں کالے کو سون اور گئے بخت سیہ کو دیکھ کر گر حوشی ہو گئی تیرے خریداروں کے سہ جو ش زہن بن ضبط سے از بسکہ اشک چشم زار کیون نہو شور قیامت تیرے چالو نسے بیا عالم می صاف دکھلا یعقوب نے ساقیا نوش شادی اس سے کب حاصل ہوا جنتیں غم گر مقابل ہو سیہ بختی نساح حسنین</p>	<p>چاندنی نکاسا اثر ہے مریم کا نور کا تب رتھ ہو وصف او کے عارض پر نور کا دیکھتا ہے چشم کو کب سے تماشا دور کا میرے نالوں میں اثر پیدا ہے بانگ صو کا ایسا منہ کالا ہوا محسوس شب و بچور کا سہ و مشکین غلط سے ہے بڑا کیا کافور کا کیا عجب پھر ہو باطوفان اگر تنہور کا ہے ترے خلخال کی آواز ہمالہ صو کا ہے گمان تیرے ذوق پر ساغر ہلور کا چرخ پر اتر یہ گویا خانہ ہے زہنور کا رنگ اور جابے گا اے صو و شب و بچور کا</p>	
	<p>ہر مان و در زبان نساح ہر مصرع و ذوق دل نہ آئے کسکے کہیں اندھے مقدور کا</p>	
<p>شعلہ اوڑنا دیکھ لے گز زخم کے ناسور کا قبل محشر کس گیا از دل پر شور اگر عرش کے پاکون کو دی تشبیہ شمع ساق سے ہے عیان حال دل سنگین صفا کے جوش سے وصف لکھتا ہوں جو اوس مست شراب جن کے مجموع سنگ طور سے کرتے ہیں لڑکے شگسار تاک چشم مست جانان کے جو رہتی ہے مدام یکلیم لکھتا ہے او کے زلف کے مار کا حال وصل میں پوچھا مہ بے مرنے جو حال بچور کا</p>	<p>ہوا تر کا نور نور مریم کا نور کا ہے یقین دم بند ہو جائیگا بانگ صو کا لہذا اے خورشید رو آیا ہے مضمون دور کا کیا بتان سنگدل کا سینہ ہے بلور کا ہے دوا در و در حرفون پر گمان انگور کا ہوں میں دیوانہ کسی کے عارض پر نور کا دل ہمارا بیگیا ساغر سے انگور کا اب سیاہی میں ہو دو وہ روغن کافور کا رنگ دیکھا روز روشن میں شب و بچور کا</p>	

بزم سے مین حق حق مینا کا مین مجروح ہوں کھکشان کو کیوں مین تشبیہ شاخ تاکسے اپنا جسم زار شاخ تاک ہے امیت ناز چوم کر قاتل نے جو پیر ہے میری خلق پر بلخ ہستی مین منوگا کوئی مجساور دوست	میرے زخموں پر ہو چھا پانیہ منصور کا ہر ستارے پر گمان ہے دائہ انگور کا زخم مین عالم نظر آتا ہے جو انگور کا آب خجہ مین مزا ہے شیرہ انگور کا میرے زخموں نے مذکیما منہ کہی انگور کا
---	---

کیون شے ناسخ و آتش کے غزلوں کا جواب
ہند تک شہر ہے فکر صائب چھوڑ کا

ہو زمین شہر مین وصف اوس سر اپال نور کا فکر و کشن سے مین ہے مضمون چشم جو رک خط ہمارے عارض پر نور پر کب ہو عیان گریہ بے اختیار اسے ابر تم سکتا مین ظلم ہی ہے خانہ ریادہی ظالم کا سبب صاحب گفتار حق کیونکر منو مشہور خلق مکاک پاسے روشن جانان ہوئے کھل البصر	ہے کتاب آسمانی مین بھی مضمون جو رک دور مین دکھلاتی ہے نزدیک انسان دور کا آتش ہے دود کی صورت ہے شعلہ طور کا ہے بہت دشوار بہنا بند ہونا سور کا ہو سکتے مین آگ سے مظلوم گھر ز نور کا حرف حق باعث ہوا ہے شہرہ منصور کا نور آنکھوں کا بڑ بادیتا ہے سر مہ طور کا
---	--

موزیوں کے ہاتھ مین دلت رہو یہی محال
لو شتی ہی خلق بہر شہد گھر ز نور کا

ہو چو نہ حال گرمی حسن شباب کا طوفان جو دیکھ لے مری چشم پر آپ کا ہو دیکازر دشمن سے منہ آفتاب کا اوس برقی و شکو شوق جو ہے سیر آب کا نکلے اپنے گھر سے وہ مہر و بغیر شام گستاخوں تارے شام سے تاج مین بہیل ہے میرے دیدہ گریان کا یہ اثر	ہے دو پچھ کو گرم مزاج آفتاب کا دل آب آب شرم سے ہووے سحاب کا گوشہ اولٹ گیا اگر اوس کے نقاب کا گو یا سبب ہے مچھلیوں کے اضطراب کا انداز میرے یار مین ہو ہاتھاب کا اکشب مین خیال ان آنکھوں کو خواب کا شک ہے جناب بحر یہ چشم پر آپ کا
--	--

شیطان کے طرح غیر گریز نہ سن کے ہو ہر دم جو یارِ عمدہ شکن کا خیال ہے اوس مست من کی جو پڑھی آنکھ نشہ میں بے یار میکہ سے پہ گمانِ نعلکہ کا ہے ہے روئے ماہِ پاؤں جو اوس شہسوار کا سوئے دیانہ حسرت ویدار یار سے ہے جلوہ گر وہ رخ دل بقیاب میں سر	نالوں میں میرے طور ہے تیر شہاب کا دل پر رہے گمان ہے تیر خراب کا لہریں کیوں شے سے ہو سا غریب کا ہر جامے میں طور ہے چشم پر آب کا نالہ پہ ہے گمان مجھے اوس کے رکاب کا آیا خیال وصل کی شب کو جو خواب کا از و زون عت میں ہے گزر آفتاب کا
---	---

لکھنؤ غزل اک اور کہ ہر صاحب سخن
مشتاق ہے مرے سخن لا جواب کا

پیر امر کے کفن میں ہوا و سکی نقاب کا ہوتا ہے آسمان پہ دھوکا جباب کا اوس رخ سے سینہ داغ ہوا ماہتاب کا رکھے دیوے منہ پہ شرم سے دھن سحاب کا ہے شوق نوریوں کو بھی شاید شراب کا لکھتا ہے حال اس دل سوزان کا سراب کا دریائے چرخ کا ہلکان صورت ننگ کا اوس ترک تیر زن کا جو ہے عمدہ صغیر کا اوس مست کی نگاہ جو پڑتی ہے ہر گھڑی کا مستون پہ اترشکار ہے کیفیت جہان کا گھوڑے پہ او سکودیکے ہاتھ آتی ہو یہ بات کا مہرہ دمان مارین آتا ہے یہ نظیر کا منہ اوسکا اوس طرف ہو چہرہ ہودہ ہر طرف کا	مارا ہوا ہوں یار کے مشرم و حجاب کا اونی اسایہ شگوفہ ہے چشم پر آب کا وانع جگر سے جل گیا دل آفتاب کا دیکھے جو برقِ حال مرے اصغر اباب کا ساغر ہے دور میں جو مدہ و آفتاب کا میرے قلم میں طور ہے سیخ کباب کا ہوتا ہے ہر ستارے پہ دھوکا جباب کا جو ہر کے مول بکنے لگا پر عقاب کا میرے بغل میں دل ہے کہ ساغر شراب کا جیشیدہ کا ہے جامِ پیالہ شراب کا مردم ہے پاؤں یار کا چشم رکاب کا جوڑے میں اوسکے پہول نہیں ہو کلاب کا سورج کھی سے کم نہیں پہول آفتاب کا
--	---

نشاخ جو سیکہ کذاب دہر میں

یارا کس ہے میری غزل کے جواب

گردش میں چرخ پر ہے قدح آفتاب کا
بے غوف غار سے ہے پھپھو لا جباب کا
محتاج آفتاب نہیں ماہر ستاب کا
میکش کو خوش کرے گا برسنا سحاب کا
ہوتا ہے وقت شام زوال آفتاب کا
دیکھا ہے خالی نور سے دیدار جباب کا
روشن نہو دے شب کو چراغ آفتاب کا
مسکن بنا ہے برق کا دامن سحاب کا
مملو نہ ہوشیار اب سے شیشہ جباب کا
ہے چاک تیغ برق سے سینہ سحاب کا
دل میں ہے ماہتاب کے داغ آفتاب کا
جلتا نہیں ہے برق سے دامن سحاب کا
محتاج خط نہیں ہے ورق آفتاب کا
محتاج موے جو نہیں ہے خضاب کا
ہوتا ہے وقت صبح طلوع آفتاب کا

رہنا بجلبت دور میں حام شتاب کا
نرگان سے کچھ تر نہیں چشم پرات کا
روشن دلون کو تیرہ درون سے غرض نہیں
رورو کے میں ہنسا دنگا اوس مست حق کو
خطائے گنا دیار رخ پر نور کا لب و رخ
ہووے صفائی قلب سے معذرت نگار ف
نکلے نہ گھر سے رات کو وہ ہر وشن کہے
سے دامن کریم میں روشن دلون کی جا
کیا تم گھر فتاب رخ یار لائے گا
روشن دلون سے تیرہ درون ہو جگر فکا
خالی نہیں ہیں عشق سے سکان چرخ بھی
تار سفر سے صاحب رحمت کو ڈر نہیں
سب سے کام یار کے رخسار کو نہیں
ریت پسند حسن خداداد کب ہوا
طافی سے مہر خون کا مرے دل میں داغ ہی

نسل کی غزل پہ غزل کون کہہ سکے

کیونکر جواب ہو سخن لا جواب کا

ہے صبر کلاک پر شک صورت کی آواز کا
پر وہ گوشش ملک پر وہ بنا ہے ساز کا
کبک بھی پامال ہے اوسکے خرام ناز کا
میرے خاصہ پر گمان ہوتا ہے تیرا ناز کا
نام اوسکے آنکھوں کے آگے نئے اعجاز کا

وصف نکستا ہون جو میں تیرے خرام ناز کا
ریشک نہرہ وہ اثر پہیلا تیری آواز کا
ہے اگر ظاوس وارفتہ بت طناز کا
سیکڑوں آہوے مضمون کو جو کرتا ہوش کا
اسے میجا خیر ہے کرتا ہے کیا خاموش ہوا

<p>داعیہا سے جسم بچتے ہیں شہرِ افشانِ مدام پر لگائے ہیں سرے آہِ دل تیا ب سنے نوکِ سپکین سے سین کم خارِ بخیرای پری عقدہ سر بستہ حل ہوتا نہیں مثلِ دہن ایک گردش میں دکھائیں سیکڑوں نیرنگیان جان جائے گی مری بچران میں کیتی ہے عقل اب و دانے کی نہ لی صیاد لکڑی نے خبر</p>	<p>مجھ میں عالم کیوں نہو طائوس تشباز کا ہجر میں ہے قصد مرغِ روح کو پرواز کا میں جو دیوانہ ہوا تیرے نگاہِ ناز کا حال عالم پر ہے پیمانِ میرے دل کے راز کا کیا کیوں میں حالِ چرخِ شہیدہ پر واز کا موت ہے انجامِ عشق یار کے آغاز کا روح بیل کو قفس سے قصد ہے پرواز کا</p>
---	---

زمرہ سبھی اگر نشاۃ کی سن لے کہی
ہو گرہِ تنہا گے میں بیلِ شیراز کا

<p>کام ہے تیر افکنی اوسکے مکاہِ ناز کا اے میسجائو کیا اوس پر چلے اعجاز کا ہے تصورِ روزِ شب تیرے نگاہِ ناز کا حرف سارے ہوتے ہیں مقطوع از خود و عین ریشک سے داغِ دل سوزان کے جلتا ہوا مدام شومی طلوع وہ ہے جاؤں اگر گلشن میں مین اون شکارِ افکن نگاہوں کے جو کھلتا ہوں صفت سہرِ نسکین اب بچے میرے کد پر جلتا نک کسکو علم اس بات کا ہے غیر غلامِ العیوب اک بت کماؤں بدن کے عشق میں کافر ہوا خط میں حالِ نالما ہے پر شہرِ رنگوں اگر غم میں اوس طفلِ معنی کے ہوں سرگرمِ نفعان مارے گرمی کے کھٹ جاناں میں رہ سکتا نہیں چشمِ مشکین سے کرے عشاق کے دلوں شکار</p>	<p>مرغِ دل ہو گا نشاۃ عاشقِ جان باز کا جو کہ کشتہ ہووے اوس چشمِ فنون پرواز کا دل مرا کشتہ ہوا شمشیدہ خانہ ساز کا حال جو کھلتا ہوں چرخِ بقدر انداز کا رنگ ہے خورشیدِ مین متابِ آتشِ اوز کا نمہ بیل پر شک ہو چھوٹے آواز کا دارے پر حرف کے عالم ہے چشم باز کا کشتہ ہوں زہرہ جبین کے شعلہ آواز کا کسبِ حل عقدہ ہوا تیرے دین کو راز کا ریشہ زنا رہو رشتہ نگاہِ ناز کا ہو کبوتر پر گمان طائوس تشباز کا میرے نالوں پر ہے ٹک داؤد کی آواز کا طائرِ رنگِ خاک کو قصد ہے پرواز کا کام وہ صیاد لے آہو سے تیرا ناز کا</p>
--	--

	<p>حضرت نساخ پڑیے شہزادے دہلی کے کوئی تو ہو کا سمجھنے والا اس انداز کا</p>	
<p>کب نشانہ زیب چوکا ہے ورت بر انداز کا میکدے میں دل کو خوش کرتا ہے نغمہ ساز کا کام ہے افشاے راز اور جان جان غماز کا بیل تصویر کو کب قصد ہو پرواز کا رنگ اوڑے پیش قمر متاب آتش باز کا حسن کو کچھ خطرہ نہیں ہے شعلہ آواز کا کلر و کمظون سے ممکن ہے چہنار انداز کا قول کب ہوتا ہے اور جان معتبر غماز کا کب سینیں وہ ذکر اپنے عاشق جان باز کا کب کوئی حاسد ہوا قافل مرے اعجاز کا</p>	<p>دل ہمارا ہے ہفت تیرے نگاہ ناز کا کیون نہو مشتاق عالم چشم کا آواز کا چشم ترے اشک سے ظاہر کیا ہے عشق کو اہل حیرت کو کبھی ہوتا نہیں شوق خسرو کا ہمسرے ادنی سے اعلیٰ کی کسی صورت نہو صاف باطن سے نہیں اقتادوں کو بھی غوفیم پھیڑتی ہے بلبلے کو راز دل افشا کرے بات پر ہرگز رقیب یادہ گوئے تو بخا شمع روشن حال پروانہ سے کب ہو مطلع ہوتے ہیں بنیوں کے منکر جو ہیں گراہ ازل</p>	
	<p>آگے کیا نساخ کے آئے رقیب تیرہ رو زادے سے ممکن نہیں ہے سامنا شہباز کا</p>	
<p>گمان ہو مخمل طوبے پر ابھی سرور لب جو کا متم چشم منو نکر کے بنا پتلا میں جب او کا زمین شہر و کھلائی ہے جلوہ بانع مینو کا یقین ہو شیخ کی تسبیح پر زنا رہند و کا خیال اسکو رہا کرتا ہے اکثر خط و گیسو کا ہمت دشوا ہے معنی سمجھنا بیت ابرو کا تماشا تم کو بھی دکھلائے گرا آئینہ زانو کا تری منال اسی گل بن گئے ہی غنچہ شہو کا یہ طرہ ہے کہ مارون کو ہوا ہے قصد اسو کا</p>	<p>تصور باندھوں رو سے میں اگر بالا ہے دھوکا اشارہ چیسے دیکھا ہے ترے چشم سخن گو کو رقم سمجھنے کیا ہے نصف جو اس جو کلا رو کا اگر مسجد کی جانب ہو کے نکلے وہ بیت کا ترے پیار کی فیض او سیجا کیون نہو دودھ نہارون ہو شگافی شاعر کرتے ہو تم لیکن ابھی آئینہ دکھلانے کے قابل حال ہو حال چلیے پھول سے ہونٹوں میں لیکر تو نہو کون گھر سیدیہ پروا غنچہ زلفون کا مطلب ہے</p>	

<p>اشارہ ہے کہ چکر آئیو شہبائے تیرہ بین سین لٹاخ دکھانا مجھے بیوہ کیسو کا</p>	
<p>ہویدا قاسم طوبے سے عالم ہے بجا لو کا طبعیو مرتے دم تک عشق ابرو میں لکھو کا ہوئی ہر موح می اے مے پرستو نیش بچو کا پریرو مشکدانہ بن گیا ہر قطرہ آنسو کا گمان ہر حلقہ بخیسہ پر ہے چشم آہو کا چمک اوٹھنا ہوتا ہی آستین سے نور بازو کا غزل میں سینہ باندہ ہے جو مضمون تیج ابرو کا نیچہ صورت گردن ہے یہ اپنے تنکا لو کا بناسے دیدہ بیامرا پلہ ترازو کا گان ہر شہر پر ہوتا ہے بھگو مار جادو کا اوٹھانا ہے فلک کو صبح ہر اک دانہ کھنڈو کا دیکھا دیو یگا نکس آئینہ زانو کا</p>	<p>شہید بے اجل ہون میں میلے سرود بگو کا اثر دیکھا سینہ لٹاخ نے کچہ شاخ آہو کا خیال آیا جو بزم میکیشان میں اوسکے ابرو کا تصور باندہ ہکر رویا جو تیرے خال ہندو کا تیری اکھوں کے دیوانے کے ذرا میں گنہگار وہ شارت گلشن کیتی کو نہ جاتا ہے باران کی کٹے جاتے ہیں سنکر غیر اتر سینے کا پیرا تہ و بالا نظر آئے جہاں روز قیامت ہو بارونیک جہاں کو دیکھتے ہے تول لینا پیر گئے موزون جو مضمون سینے اوں انگوٹھ کو دور کھڑے جب رقص پر ہوتے ہیں کرتے ہیں باپشہر کر لگا درو شانے میں متھارے سایہ شانہ</p>
<p>کلام روکش جو زمر لٹاخ سن پایا کہ روح ابن و ایل کہتے ہے آنا مجھ کو کا</p>	
<p>خزان کے جوڑے میں ہے سیوہ باغ بیتو کا ہوا محتاج کب سیاب کا آئینہ زانو کا کہ نافہ بیشتر ہوتا ہے باعث مرگ آہو کا کہ وفا حسن ہوتا ہے پیرا ک سرو لب جو کا کوئی جبکے ہے گر نگین ہندو پلہ ترازو کا چلے دشبان مود سے پر نہ ہر گرد زور جادو کا گر نہ نکس نہیں سب سے زاہد کھپہ میں ہندو کا</p>	<p>ہے فطرت سے بے خطر سب زرخندان یار گلرو کا نئے حسن خدا واداسے صنم اسمان غیر دیکھا کوئی رکھتا ہے پروردہ سے بھی چشم امیلیدل بڑا یا حسن و تیار اشک چشم گریان نے سبک وضعون کی گردن خم نہیں ہوتی کسی صورت خیال چشم فتان سے ضرر کیا آہ عاشق کو نمایان مودے جہان پر نہو خط سیر گز</p>

<p>دوئل کی شبِ صوبتِ تیر جگر دوز اسے صدمہ کاٹے کھاتے ہیں روزِ دیوارِ یادِ زلفِ مین اوہ سرِ اُپاؤں پر ہے جلوہ افزا بامِ پر یادِ مین اوں سحرِ خوبی کے جو مینِ روگیا کر دیا موسے میانِ یار نے ایسا تزار پر تو افکن مین جو اپنے داغِ غما سے تشنیں خطِ مینِ سرخ ہوش کے پرواز کا کھل چل</p>	<p>مرغِ دل کو نالہ اسے اکبر ہو گیا کام اڑ دے سوا ہر حلقہ در ہو گیا رہروں کو مہرِ عالمِ تابِ اختر ہو گیا دامنِ دریا تک افکنوں سے تر ہو گیا نقشِ پاپے مور رہنے کو مرے گھر ہو گیا سحرِ مین ہر مردم اپنے سم تر ہو گیا اوترے کو طیارِ مانتہ کیو تر ہو گیا</p>
---	--

<p>بیسے دیوانہ ہو اوس طفلِ بر پی رخسار کا وقفِ سنگ کو دکانِ غشاخ کا سر ہو گیا</p>	
---	--

<p>جلوں فرما رات جو وہ جو سپیکر ہو گیا یوسے پر تکرار کرنے کا جو کھما مینے حال صور سے بر شور ہے نالہ دلِ بیتیاب کا میلِ تیور پر نہ آیا کہتے ہیں جرأت اسے حالِ جسم زار و رنگِ زرد دیوان مین لکھا چاندنی کی سیر کو مکلا جو میرا لالہ رو ہے اگر شورِ قیامت تیرے چالو ہے پیا نقشِ عم نے جلایا ہے جو مجھ بیتیاب کو یادِ مین و دستوں کے جو مکلا تو میری آکھ مین خط کے اندر حالتِ بیتیابی دل جو کھے جسبِ گیارہ تو نہ سالِ حسنِ سیرِ باغ کو سیہ بھی ہے قسمت کی خوبی نے کیا جو حلقہ سے گذر ہر دم روتی ہو کا جو اپا ہو رشک جو</p>	<p>ریشک فردوسِ برینِ شاخ کا گھر ہو گیا حرفِ ہر اک کو زہرِ قند نکر ہو گیا آسمان پر گوشِ اسرافیل بھی کر ہو گیا تیغِ قاتل کو نمایاں اپنا جو ہر ہو گیا مثلِ شاخِ زعفران ہر نقشِ مسطر ہو گیا پر وہ چشمِ متبر برگ گل تر ہو گیا نقشِ پاسبے آفتابِ روزِ محشر ہو گیا دل مجھے پارے کے کشتے کے برابر ہو گیا دیدہ غولِ بیابانِ چشمِ اختر ہو گیا کاغذِ خط سے ترپ کر حرفِ باہر ہو گیا صدائے مین آوازِ ہر سُرد و صندو بر ہو گیا صدیدِ شہبازِ اجل اپنا کبوتر ہو گیا گھر تر اجبت تھا پر دوزخ سے بدتر ہو گیا</p>
--	--

<p>چڑگی جو آفتابِ دی دلبر سپہ نگاہ</p>	
--	--

ویدہ نسخا اشک صاف سے تر ہو گیا

و یکبر جو زور و خورشید منور ہو گیا
و مشت گردی میں خیال عارض پر نور سے
حلقہ زلف عرف آلودہ کا جو دہیان ہے
آفتاب حشر کے مانند پتکے داغ دل
ہرین مو تیر میں اسے گل دہان زخم ہے
الفت بینی جانان نے کیا ایسا نزار
جلوہ گر میں داغ سودا کی طرح خورشید ماہ
سیدہ جنون میں اپنے رنگ زرد کا پیدا اثر
سیر گلشن میں خیال زلف عین فام سے
داغ دل جو یا نسیم کو چہ کا کل سے ہے
عکس داغ تن میں مہر و ماہ تارے چمکے ہیں
سیری شمع زندگی سب بزم سے میں مجبہ گئی
اوس شہ خوبی کی محفل میں ہو جو بار بار
زار جو یاد خط نیست لب زنگین میں چون
کائنات سرگردیے لاکھوں کو ظاہر و جدا
آسے پری تیرے سہرے رنگ کی تیار

یامتحہ کا کل دست بیتا کے برابر ہو گیا
اپنا ہر نقش قدم مہر منور ہو گیا
چشمہ خورشید اپنا دیدہ تر ہو گیا
روز و جہان پر گمان روز و محشر ہو گیا
تن پہ ہر اک رو نگشت مانند خنجر ہو گیا
غیرت عکس مثلت جسم لاعنہ ہو گیا
گنبد گردن گردیو آنے کا سر ہو گیا
حلقہ زنجیر مثل حاتم زہر ہو گیا
موجہ باد بہاری مثل از در ہو گیا
بوے سنبل سے دماغ گل معطر ہو گیا
غیرت چرخ برین جہان میں بستر ہو گیا
باد مہر سے زیادہ دور ساعنہ ہو گیا
سماج زرین سے مزین شمع کا سر ہو گیا
بان رگ گل سے زیادہ جسم لاعنہ ہو گیا
چاک سے زاید ہیہ دور چرخ اخضر ہو گیا
پورون پر مند بچا چلا خاتم زہر ہو گیا

جب لگا یا سرہ یاد چشم جانان کے لیے
سرہ کا دنبال ہی نسخا شہر ہو گیا

اوڑ گیا نور چپ میں جو خط غائب ہو گیا
منعکس دریا میں جو رخسار جانان ہو گیا
یاد جسم دم دور چشم سے جانان ہو گیا
چار چشمی کا نہواں لکھون کو کیونکر اشیئتاق

مہر سے پامال ہیہ ملک سیلہان ہو گیا
نعلین ہاں ہی مجسمہ میں خورشید تابان ہو گیا
اگر و نشین کھا کھا کے یہ دل چرخ گردان ہو گیا
وہ صنم انسان عین و عین انسان ہو گیا

<p>یاد میں آتے وہاں ناپید یا اسکے آنکھ جھکی پڑتی ہے جگر وہ ہو جاتا ہے خاک یاد جو اوس شعلہ رو کی آئی ہست نگام کا روئے خجے افشان گلہ رویوں کے جو مضمون وصل میں دانتوں کے نیچے آئے وہ یا تو لب اسے پری شائینے جب او بچھین تخی یعنی بہت دل پر داغ میں ابروئے جانان کا خیال فصل گل میں جو گرفتار کا ہوئے منتظر ظلمت زلف سیاہ و نور روئے صاف</p>	<p>اب انکب چشم رشک آب حیان ہو گیا برق سے زائید تہا رارو سے خندان ہو گیا اشک کا ہر قطرہ غور شید درخشان ہو گیا صفیٰ نہ قوطاس یوان شہستان ہو گیا دار زعل ہر نشان اپنا و ندان ہو گیا اپنا یہاں جسم و عہ خاطر پریشان ہو گیا مثل مار اس گنج کا بچو نگہبان ہو گیا دام کا حلقہ مجھے چشم غزالان ہو گیا اہل یان کا فادر کا فہر مسلمان ہو گیا</p>
--	--

اک غل اب اور پڑہ سنتخ بنم شہرین
 خوش ترے شعر دن کو شکر ہر سخندان ہو گیا

<p>مکڑے سپر خوش جنوں میں اپنا دامن ہو گیا جب دو چار برو کمان سے کوئی انسان ہو گیا عند لب ملک کی جو نمبر پردازی سے پنچہ مہر وید بیضا نہ پوچھیں گے کسی محرم حیران قاتل آئینہ رو کو دیکھ کر رات وہ شمع تجھے جلوہ نما جو ہوا وہ تن رنگین طفل برہن کا ہے افر پختہ غور شید داغ آتشین سے ماہرو کی دم گلاشت جو اوس آئینہ رو تو نظر شور قاتل کی ملاح کا پوا ہنگام مثل ہو گیا ہے آہ سے راز دل پر خون عیان</p>	<p>شکرے یا حق میں پھر تار گریبان ہو گیا زخمی تیز گاہ چشم منتان ہو گیا بند گلشن میں دم مرغ خوش اسکان ہو گیا مثل شمع طور ردشن داغ جب ان ہو گیا چشم عاشق جو ہر تیغ صفایان ہو گیا رادی امین سے روشن تر گستان ہو گیا رشتہ زنا مثل شاخ مرجان ہو گیا مکڑے مکڑے صبح محشر کا گریبان ہو گیا دیدہ زنگس بربک چشم حیران ہو گیا خشم جو اپنے بدن پر تھا نمکدان ہو گیا عنق نگل باد صبر سے پریشان ہو گیا</p>
---	---

و بعد مہر پتی بین انگلیں اوس بہت سفاکی خود افشان سے چمکا ہے ترا چاد و قن سر سجدہ گوشہ محراب ابرو میں جو ہے	شیخ کا سبزہ چراگا و عنبر الان ہو گیا حسن یوسف سے منور چاہ کنگان ہو گیا ہندو سے خال صنم شاید سلمان ہو گیا
--	--

روز و شب لکھتا ہے جو مضمون جسم داغ دار خامہ نسلخ اب سر چہ راغان ہو گیا	
---	--

جل رہا ہے جو کلیجہ صحر عالم تاب کا حال لکھتا ہوں جو میں اپنے دل بیتاب کا وصف لکھتا ہوں جو تیرے رومے عالم تاب کا میں گریہ میں جو یاد آئے وہ چشم مست نا وصف جو اوس گوہر دریائے خوبی کا لکھتا یا وہ ہے اوس گوہر بیتا سے بحر حسن کی گوشت کر ہو جائیں گے گرد و پیوستے چرخ پر یہہ اور آتے ہی اوس میکش کے میخانہ کار ناگ حالت شبہا سے ہجران تاکہ ہو جائے عین سہرہ راک پیرو جو ان کا کیون نہ القائل دیکھ کے داغ دل روشن جو اسے خورشید ہو دل ہوا خون دیکھ کر دست خانی میں ترے چار رکن اعظم ہیں رسول حق میں یہہ	چرخ گیا سایہ مگر داغ دل بیتاب کا قاصدا خطا پر گمان ہے معدن سیلاب کا اور زہ حرفون کا اسے نہ ہا ہے متاب کا اشک خوبی پر ہوا عالم شراب تاب کا دامن ہر حرف پر عالم ہوا گرداب کا ابر کا جھالا ہے پردہ دین ہے خواب کا اس قدر پر شور ہے نالہ دل بیتاب کا بن گیا پانی کا شیکا حشم شراب تاب کا خط میں رکھ کر بار کو بھیجوں گا پر غلاب کا ہے خم شمشیر میں عالم حشم محراب کا ہو گمان عالم کو مہ پر کر کہکشت تاب کا پشت خار سے شوخ پنجہ بنگیا قصاب کا بندہ کیون دل سے نہو نساخ چار اصحاب کا
---	--

کیا فلق ہوتا ہے کیسیہ دل نسلخ کو وہ بیان آتا ہے جو ناسخ وقت اجاب کا	
--	--

سنا سنا جو بون سے کب ہو داغ عالم تاب کا پہل نہیں پاتا بغیر رنگ سخن بار دار انظار ہی میں ہوئی خواب خیال کچھ نہیں نیند	رنگ پیش مراد و ثاب ہے سدا محتاب کا جمع کرتا ہے زمانے میں مضر اسباب کا چشم آخر میں گذر ہوتا نہیں ہے خواب کا
--	--

جو کہ اعلیٰ مین آئین اسفل سے کیا پونچھے ضرر جو مین روشن دل گوارا کپ کرین احسان غیر رنگ راحت صفحہ ہستی پر جمتا ہے نہیں بہرہ و روشن دلون سے ہوتے ہیں گل نیک بد کیون نہوصافی دلون کو گرم خویون سے گریز گوشہ گیر سے کے سبب یکتا ہوا انسان دہرین	واسن مصر صر چھوٹے مقدور کیا سیلاب کا مہر کا آئینہ کب محتاج ہو سیلاب کا ویدہ مینچور کو کیا شوق ہو دوسے خواب کا فیض ظالمین سے جاری ہر عالم سیلاب کا صحبت آتش سے ہوتا ہے ضرر سیلاب کا ہو صدق مین گوہر نایاب قطرہ آب کا
--	--

عاد نون سے بیخبر تساح مین عالی دماغ
خوف اہل آسمان کو کب ہو اس سیلاب کا

کیون نہوت مخ مٹون دشمنہ جلاو کا ای برہن مین بتون کا دل ہو کیا فولاد کا ہے گمان میری زبان پر خبہ فولاد کا اپنی بتون مین ہے عالم خانہ بر باد کا نخل ماتم بن گیا جو خشل تنہا شمشاد کا دائرہ ہر حرف کا کوزہ بنے تنہا د کا کلک مین اپنی ہے عالم تیشہ زوئاد کا سب سے زاید خلق مین رہتا ہوا دم زاد کا نخجہ قہر تل عجب آئینہ ہے فولاد کا نقش سہم پر ہوئے عالم کون قضا د کا نغم جو ہو جاتا ہے لاحق حضرت استاد کا	قید ہستی سے چٹا رتبہ ملا آزاد کا پچھلا تر ہوتا نہیں ہے نانہ و فریاد کا شعر سنکر گٹرے گٹرے دل ہوا حساد کا بنے سرو پانی کے جو کہے مین قصوں کی قلم سیر کو نکلا جو گلشن کی طرف وہ سر و قد کیجیے موزون اگر اوس غیرت شیریں کو کھو دڑا لے کیسی بھی ہوئے زہیں سنگ لکھ خاک کے تلے کو بخشا کیا شرف آستانہ صورت اپنی توئی صفا اوسمن آتی ہے نظر میٹھی پونی گر چلے تیرا فرس ای شہسوار مدنوں تک شعر کوئی مجھ سے ہو جاتی ہو ترک
---	--

میں اسے تسخیر جو نکما ہے ناسخ کا جواب
کیون نہ پھر منصف مزاجون سے بڑھ امان اوکا

کب پتا پایا کسی نے گلشن شداد کا خوف عنقا کو نہیں ہوتا کیسی حیا کا	کھر مین متا ہے جھگڑاوس تہم ایجا اوکا گوشہ گیری سے بچے انسان فریب ہر سے
--	---

<p>قید می بند علایق جو منین آواز حسین رعد کب موقوف کر سکتا ہے بجلی کی ترپ مگر اہل دہر سے ایمن رہیں عالمے دماغ عاشقوں کی جان شیریں تلخے جگر انہی خاکساری سے نہیں بہتر جہان میں کوئی شئی خوش قدون کے عشق میں مٹو نہ ہو گیکاضیب</p>	<p>حال ہنہ اکسان ہمیشہ عور ماور زاد کا ضبط نامے سے نہواہ دل ناشاد کا کچھ ہکا کو غم نہیں ہوتا کہسی صیاد کا ساری دنیا میں عیان ہے ماب راقو کا خلق میں سب سے بڑا تہہ ہوا دم زاد کا کنے باغ دہر میں دیکھا ہے پھل شمشاد کا</p>
<p>بیخاطر قساح دشمن ہی میں جنگا دل ہر خون طائر رنگ حنا کو غم نہیں صیاد کا</p>	<p>گمان شیرت تل پر ہوا ماہ محرم کا دہا ہر چاند پر دہو کا عین ماہ محرم کا کسی نے پول گرد کیا نہیں ہے تل ماتم کا مری زنجیر کا حلقہ ہر اک حلقہ ہے خاتم کا مری خاک قدم میں ہے اثر اکسیر اعظم کا گمان ہے خط پشت لب پر مکتس ابن مریم کا کہ ہوتا ہی نہیں ہے خانہ دل میں گذر غم کا نہیں چاہ زخندان صنم چشمہ ہے نہ مریم کا رگ دل میں مرے عالم ہے خط سا غریب کا جو نعل پائے اسپ برق دم خورشید سا چمکا خوشی ہے مجھ کو خبت کی نہ مجھ کو غم جسم کا لب جان بخش نے طرفہ اثر پیدا کیا سم کا</p>
<p>کیا ہے بگینہ مقتل میں مجھ کو مبتلا غم کا بنا مسکن ہمارا خانہ دل جب کے غم کا سر شوریدہ عاشق پر دیکھے داغ سودا کو مگر بے حس ہے زندان میں اشک دیدہ پر خون جو وہ رنگ طلافی خاک چھناتا ہے گلیوں کے سیجا کا ہے عالم گرد لب جان بخش پر تیرے تصور وصل لبر کا یہ کیفیت دکھاتا ہے ہے آہوے حرم چشم سیدہ رخسار پر کعبہ صفائی کے سبب جلوہ نما ساری خدائی ہے ہلاں عید اضحیٰ لاکہ جان سے ہو گیا قریاں نقطہ اشتباہ ہوں دیدار جانان کا قیامت میں لگایا منہ جسے خوبون نے او سکھو جانے مارا</p>	<p>کسی پندہ انیس کے پاکد امانیکا کشتہ ہوں اوس کے کا گور پر لاسے کے بدنے پیچہ مریم کا</p>
<p>گداؤن کو ترسے کچھ غم نہیں شاہی عالم کا</p>	<p>کہ مشہور جہان مقصہ ہے ابراہیم اوہم کا</p>

<p>نہو مانوس بہرگز گنبد حمی رنگون سے تو بادل ضرر کب ہو عدو کی دشمنی سے پاک و امان کو عجب کیا اگر چہ پائین حضرت انسان سے نہیں نہیں رہتی ہے دولت موفیوں کو ماتہ میں ہرگز اگر شہرت کی خواہش ہو صفائی قلب حاصل کر نہو کیوں لعل خندان کا تصور میرے اکھنڈ کو مگر غم ہو کر ہووے گی شادی و صلی حاصل صداوت بارگہ کو ہے ہمیشہ پاک طینت سے دو نور جوش گریہ سے نہوے داغ دل نائل نہو گا دور ہرگز نہ بیچ جسم مار چپان سے تواضع جسکا شیوہ ہے پہونچتا ہو بلندی کو</p>	<p>عیان ہے عرش سے تافرش سب پر حال آدم کا ملوث کب کناہوں سے ہوا دامن مریم کا فرشتوں کو کنتھین جھکوا سے حسن لا آدم کا کوئی ممکن ہے رہنا دیو کے ماتہ میں خاتم کا ہوا ہے جام کے باعث سے شہرہ و بہرین جلیکا لگتہ نہ سے دو بال احسن ہو جاتا ہے خاتم کا کہ رنگ یکسان نہیں رہتا سدا گزار عالم کا یہودی کب ہو قافل پاک دامانی مریم کا کبھی دھونے سے مٹا ہے نہیں ہو نقش خاتم کا نہ ٹکے گا کبھی شانے سے بل کیسوی پر ختم کا کہ چشم ہر کا مردم ہے جو قطرہ ہے شبنم کا</p>
---	---

نہیں تسلی کو شاہی کی خواہش صورت ناسخ

ہیہ تاج و تخت ہے رو کردہ ابرہیم آدم کا

<p>دکھلایا جلوہ سبر کے مے ادس گلزار کا دکھو خیال ہے لب رنگین یار کا کشتہ ہوا عدو سخن آب وار کا ایسا جلار نہا ہے مجھے جس یار کا مقتل ہو جو گمان ہوا لالہ نزار کا بہو لاپے میرے دل سو فرادصل یار کا مارا ہوا ہون کر دشمن شپان یار کا شاید اثر نہ بھیجے بگردا غدار کا مارے ہے ہین سبر نخی دندان یار کے ہو صدم جو بام پہ نوہ حاد جلوہ گر</p>	<p>شام خزان میں طور ہے صبح بہار کا ہے لعل شب چراغ چراغ اوس دیار کا ہمسہ ہے خامہ ووزبان ذوالفقار کا خورشید ہے نہوے دل داغ دار کا ہے شک دم حسام پہ یاد بہار کا صد مہ ہوا سجد میں جو چمکے فشار کا ہوا سیا یقین ہے پتھر نزار کا طاوس کا جو پر ہوا سبزہ نزار کا ہوئے گا لعل سنگ ہمارے نزار کا خورشید پر گمان ہوا بیشہ دار کا</p>
--	---

<p>نیکے چراغِ سخت جگر کو یسے مجھے سوئے مکر کی یاد میں ایسا تبار ہوں دل میں ہمارے شمع بجلی کی یاد ہے سوئے کے مول بکیتی ہے بڑھتی اپنی ہوں اوس چراغِ طور کے جلو کا سوئے دندان مار موٹی ہے جوڑا دندان مار برسات میں ہے گرہ کی نمان روز و شب موسم وہی ہے جو کہ ہوا پھینکا دو</p>	<p>عالم دکھ دیا مجھے منظور و دار کا کھٹکتا نین نشان در سے جسم زار کا ہے رنگ کھل طور سواد اس دیار کا ایک ہے ای پری جو یہ موسم بہار کا ہر ذرہ آفتاب ہے میرے غبار کا زلفون کے حلقے پر ہے گمان چشم مار کا پہلا ہے یہ اثر مرے چشمان زار کا کافر ہے وہ عہد جو ہوا چار یار کا</p>
<p>جو شش جنون میں زار جو فساد ہو گیا طوق گھوٹا ہے گریبان کے تار کا</p>	
<p>رنجی نہ سانس لے کہی ابرو سے یار کا اوس نے سوار کو نہیں آرایشوئے کام اشکوں نے قد یار کا رہتہ پڑا دیا جودل چلے ہیں سنگد لون کو بھی ہیں عزیز</p>	<p>پانی نہ مانگے مارا ہوا ذوالفقار کا تمنون کہی نہ سرو ہو فصل بہار کا دوتا ہے حسن سرو و لب جو یار کا ہوتا ہے قلب سنگ میں مسکن شرار کا</p>
<p>انسان کو پہونچی جو نہاتی سے بھی گزند فسادِ دیر و دشمن جانی ہے مار کا</p>	
<p>کیا منہ جو کرے وصف کوئی اوس کے دیاں کا حاصل ہے اشاروں میں فراطف بیان کا جو سمجھے بجاے جو اوس غنچہ دیاں کا اوس چاند سے رخسار کی تعریف بکیر کا ہے دل کو مرے اوس رخ روشن کا تصور پتر مرده سے بے یار مرا غنچہ خاطر بدیل کہی نالان ہو تو گل ہے کہی خندان</p>	<p>کھٹکتا نین عقدہ کہی اس راز نشان کا لیتے ہیں وہ نوک مرہ سے کام زبان کا بیشیک ہو ملا و امر سے اس درد نشان کا عالم ہوا بھی صفی دیوان پستان کا خورشید و نشان ہے چراغ اپنے مکان کا ہے باد بہاری میں اثر باد حشران کا دیکھا ہے سدا رنگ نیاباغ جہان کا</p>

<p>لکھائے کی اس خیمہ افلاک میں آتش ہے جس شب وصل دم نزع سے زاید شعلہ کوئی اوٹھا جو مرے سوز نما کا ہے سور کا پسین سے سوا شور اذان کا</p>	<p>پتھر کے شعلہ خیمہ آنکھوں کو دھیلے وہ بت نہ کہیں روزن دیوار سے جہان کا</p>
<p>کیا دیو ہے پتا مجھ کو کوئی اوسکے مکان کا اک برس سے پوچھتا نہیں دل کو کوئی محبوب کب دل شکنی صاف دلون کو ہو گوارا + جو راست ہیں کج باز سے کہتے ہیں بہت دور ایک حال پہ ہیں داغ دل عاشق حیران کب بے سرو پا کو پہنچتی پروا ہے مری</p>	<p>کب عرش پہ ہے دخل فرشتہ بکے گمان کا دنیا میں جس پر پار نہیں جس گران کا دل چاک منو مہر کے جلوے سے کتان کا رشتا ہی نہیں رہتا کہیں تیر و گمان کا کیا گلشن بقصور کو کشکا ہو حسن ان کا سردار نہیں مت اقلہ رنگ روان کا</p>
<p>فساح ہر اکسیر میں ہوا اس کو ہے کا سودا کس دل کو نہیں شوق گلستان جنان کا</p>	
<p>سبیلہ سے یار عیان ہوتا ہے جلوہ ماہ کا اعتبار اور دل نہیں ہوتا کہیں افواہ کا شفہ وہ ہنر کا ہوا ہے میری شمع آہ کا دہلیاں آتا ہے جو مجھ کو اس بت گمراہ کا عشق ہے اوس طفل کے جو قامت کوتاہ کا آسمان پر شک ہوا ہے تیرے بازی گاہ کا</p>	<p>ہے نمایان زلفون سے نور اوس رخ و خواہ کا چشمہ نگل اوس دیان تنک کو کہتی ہے خلق صورت پروانہ چلتے ہیں فرشتے چرخ پر خود بخود کعبہ سے سوے دیر کھنچ جاتا پٹل بوے عطر منتہ آتی ہے ہماری آہ سے مہر مہ نے تیرے نقش پا کا جو دھوکا دیا</p>
<p>جمع جو ہوتے ہیں اگر ہر طرف ہوا اس میں لوگ ہے گمان نے فغان پر لٹا چ بیت اللہ کا</p>	
<p>برق سے اے شعلہ روایں ہے خرمن ماہ کا باد صحر سے منو نقصان شمع آہ کا برق سے چلتا نہیں ہے زور ہر گز کلام کا</p>	<p>کیا ضرر آتش نرا چون سے ہو عالی جہاد کا راست بازون کو منو صدمہ ہلا سے دہر سے جل گیا ہے اپنا جسم نزار سوز ہجر سے</p>

<p>عاشقوں کے سر بلالائے ساقی پیکے جام دلکا رتبہ بڑھ گیا ہے اوس صنم کے عشق سے گر مٹیں بوسہ تو دے دشنام ہے اڑت مجھے ٹھوکرین کھاتا ہے اوس کو چے مین اپنا جسم لڑا پردہ دل روی روشن سے ہوا ہے چاک چاک انگوٹوں سے بستے ہیں انگٹک سر و سوز پھر مین تیرے کو چے مین برابر مین فقیر و مال دار وان امیری نار ہے عجز فقیر ہے یہاں عکس داغ دل سے ہوتا ہے فروغِ بہنہ</p>	<p>بہر عالم ہے قرآنِ مخوس ہر وسادہ کا ہر مکان سے مرتبہ زاید ہے بیت اللہ کا خالی کب سائل پھرا اللہ کے درگاہ کا پایاں ہے نوشتہ نجات خار راہ کا دل کتان کا چاک کر دیتا ہے جلوہ ماو کا گر میوں مین سر دھو جاتا ہے پانی چاہ کا مرتبہ عشق مین کیسان گداو شاہ کا رابطہ رہتا بنین ہرگز گداو شاہ کا نور سے خورشید کے بڑھتا ہے جلوہ ماہ کا</p>
--	--

تنگ دل پر حوصلہ ہرگز نہیں ہوتا کہے
موج زن کب مثل دریا ہو دے پانی چاہ کا

<p>بوش سن لے جو دیدہ تر کا خوف دل کو ہو چشمِ دلبر کا ہے جنونی شمار سے باہر ظلم انھوں اور مٹھائے یوسف نگھہ یار صاعقہ ہے اگر استفاری ہے آئندہ رو کی خطا مین لکھو جو حال داغ جگر گردش چشم کا جو ہے سودا میرے نالوں کا کچھ اثر جو نہیں ہجر ساقی مین ہو گیا ہے خون خطا مین لکھتا ہوں حال شوہر اوسکی غفلت کا حال لکھتا ہے</p>	<p>پانی ہووے جگر سمندر کا باز سے ہوش اورے کبوتر کا نہیں جھون کو خوف محشر کا ہے برادر کو ڈر برادر کا ابر پردہ ہے دیدہ تر کا حلقہ چشم حلقہ ہے در کا مامہ برستے پر سمندر کا میرے سر کو ہے دور ساعہ کا اے برہمن وہ بت ہے پتھر کا دل پہ عالم ہے کے ساعہ کا کیونہ جل جائے پر کبوتر کا ہے رگو خواب تارِ سنسٹر کا</p>
---	---

	وصل میں ہوگا بند بند جدا پہلو سے گروہ دلربا سدا کا	
<p>یہ وہ آئینہ نہیں جہیں گزر ہو رنگ کا کب گزر آئینہ خورشید میں ہو رنگ کا حرف ہے آگ سنگ کی نقطہ شرارہ سنگ کا فصل باران میں فلک گو یا ہے میدان کا عقد کھلتا ہی نہیں تیرے دستان سنگ کا کب برنگ بوہتا تھا ہے گل کے رنگ کا باندھیں دیوان میں اگر مضمون بیان سنگ کا دلو خوش کرتا ہے نغمہ سرخ خوش آئینہ کا فصل گل میں جاوہ ہے گہاڑ رنگ کا خون آراؤں کو کب ہو تا ہی نام رنگ کا تیغ جو ہرہ از میں شکل ہے آوازنگ کا شوق آہو کیر کو کب ہو اسد سو خاک کا</p>	<p>وہ بیان اس دل کو نہیں خیر خط شبنم کا وہ بیان کب ہو قلب روشن کو خط شبنم کا وصفہ جو لکھا بتان سنگ دل کا بکھلم تیغ ہے تیغ جہندہ رعد ہے آوازنگ کا نقطہ خرمی کہوں یا جو ہر فرد اسے صند بہر گلکشت چمن جاتا ہے جب وہ رنگ کا مثل عقدا وہ ہوند حکیم یا کوئی یہ حال ذہن سے شکوہ کرے کتا ہی وہ صبا دو جد ہمارے گل کھانگیں ہم چلوں کے آوازنگ کا ہمازک دنیا کو بدنامی سے سرگز ڈر نہیں نیک گوہر کہ نہ صد سہ بلائے دہر سے عیب جو حاسد مقابل میرے چوکتا میرے</p>	
	باعث عشق تباہ نسلخ ناسخ کی طرح جنگیا ہو دل ہمارا آب شرارہ سنگ کا	
<p>جسم حیران پر ہے عالم شمع ہے فانوس کا قصہ اصحاب کہف اور حال قیاس فانوس کا شور اوٹھے ہر جناب بحر سے تاقوس کا سونے کی قیمت سی پر بکتے لکا طاقوس کا شوق دریا کی ہی ہر تیر سے کفار دوس کا ہر کھف دست آشیانہ طاقوس کا مرغ نام نہر یہ ہوتا ہی گمان طاقوس کا</p>	<p>حال سوز چہر میں پوچھو نہ مجھ بالوس کا بر شباتی میں اگر دنیا کے کچھ شک ہو دیکھ بہا کی گنگا میں نہانے کو جو وہ کافر صنم میرے ترک نوجوان تیغ زن کے عہد میں موت آنخوش اور دہن ای بھر خلی ہی جتا اوسکی گلیا کی جو چڑیا کا مجھے ہوتا ہی نہان خط میں جو اپنے دل پر داغ کا لکھا ہی حال</p>	

بات وہ کرتے نہیں اور نالے کرتا ہے بیل ہے وہ دل بیکار جس دل میں ہنودے سو شوق پہننے کے چاکون کے باعث دل بہ ننگ آؤ لگا	تکی خاموشی کے باعث شور ہے ناقوس کا گر ہنودے شمع تو کیا کام ہے فانوس کا رخسہ زردان سے دلگیر دل مجوس کا
---	---

آتشیں دیون سواہی قساخ ناسخ کی طرح گھل گیا ہے پیدہاں میں جسم مجھ بالوس کا	
---	--

کام خون ریزی ہے ہر دم اوسکے تیغ تیز کا اک جہان کشتہ ہے ترک ویدہ خون ریز کا کم نہیں ہے سان کی گردش سے دور چشم مست قطرے لائے لٹکے سے اے گوہر حیرت سال نالہ دل نے کیا ہنگامہ محشر بیا گرم رفتار میں روز وصل کا لکھتا ہے حال بے طرح جو اٹھئے آتے ہیں سرشک بوجھ اے بت شمشیر زن اپنے گریبان کا ہلال دو دو شمع بزم عاشق عنبہ سارا بنا تیز رفتاری شب وصل کی ہے مجھ پر عیان پہ خرام یار گلو باغ میں حشر آفرین آنکھ اوس ست شراب حسن کی جو پڑ گئی شامیانہ سیف کے سایہ کا ہوئے گور کیا مجھ پر تیرے عم ہجران میں ای حور شیدہ بہ گھر سے خاک حاصل ہووے ایذا کے سوا کھولنا دشوار ہو جائے گا خدا کا ہے یقین عشق کا دعویٰ ہی ثابت حاجت جنت نہیں ظلم دامان شمع خلق سے امید ہے	نام پھر اوس ترک نے زندہ کیا چنگیز کا حال عالم میں عیان ناسخ ہے چنگیز کا شک تری آہنوں کے ڈورون پر ہے تیغ تیز کا دامن ترکان پہ شک ہے ابر گوہر ریز کا پہ شب حیران پہ عالم روز رستا خیز کا توسن کلک روان پر ہے گمان شبنم کا چشم تر پر ہے گمان تنور طوفان خیز کا کام روز حیرت میں کرتا ہے تیغ تیز کا وہ اثر پھیلا ہے تیرے زلف عنبہ ریز کا حال خسرو پر کھلا تھا خواب میں شبنم کا منہ بیل ہے گویا شور رستا خیز کا ہے جابلوں پر بھی عالم سا غلبہ ریز کا کشتہ ہوں اک ترک کے جو قامت نو خیز کا مہر کو چھوئے شہزادہ آہ آتش خیز کا غیر خوریزی نہیں کچھ کام تیغ تیز کا نامہ پر لکنا ہے مشکل حرف شوق آیت کا کام ہر گل ہاتھ کا کرتا ہے دستاویز کا خوف ہے ناسخ کسکو روز رستا خیز کا
---	--

	<p>مرے جس میں کہ محبتوں اور فساد خیزین نا سخ آوارہ ہے اوس سحر سے آفت خیز کا</p>	
<p>بندگی میری ہے انداز و فاسد سے پیدا خون کے دریا ہوئے اپنے کھ پاس سے پیدا برگ کی جاہوں شہر تھل خند سے پیدا رہا کر لون جو کسی جو رلق سے پیدا حرف کے بدلے ہوں خد سے تہا سے پیدا وجد کا حال ہوا سمع غنا سے پیدا جی میں ہے کیجیے اب ربط خدا سے پیدا سحر ہوئے سخن ہوئے رہا سے پیدا نالہ صور ہو بلبل کے صدا سے پیدا پچ کیا کیا ہوئے گیسوے دوتا سے پیدا ربط ترکیب مصفا میں بکا سے پیدا خار صحر میں ہوئے میں جو پیا سے پیدا فلک پر کی ہے پشت دوتا سے پیدا بوئے کا نور ہے دامن صبا سے پیدا اثر زہر ہوا آپ بہت سے پیدا</p>	<p>سرسختی آپ کی ہے طرز جفا سے پیدا وان لکی ماستون میں مندی تو بہان سحر میں میں وہ ہوں سوختہ خاک سے میرے جواد کے ہوں میسر مجھے جنت کے مزے دنیا میں تو وہ شیرین ہے کہ وصف لب شیرین میں مرغ لبیل کی طرح بزم میں لوٹے عشق ظلم سننے کا ہوا عشق تہا میں مشاق چشم جادو کے اگر کیجیے افسون موزوں بانغ میں آئے وہ گل دے قیامت قیامت چڑ گئی لاکہ گدہ دہیان میں اوسکے دل پر شعر کے جس روز میں پر جو سمندر کا گمان مدد اے ابلہ پائے کہ وہ ہو دین سیراب بار خون اوسنے جواون کے یو گردن پر آئی ہے زلف کے مارے کی لحد پر ہو کر چوم کر اوس لب مغیرین کو ہوا شادی مرگ</p>	
	<p>سراوٹھائے لیکن سن پائیں جو مردے تسلیح تسم کی تاثیر ہے گھنکر وکی صدا سے پیدا</p>	
<p>دل ہے مثل شانہ صفاک پھوڑا سانپ کا ماتہ میں اپنے لیے جاتا ہے کوڑا سانپ کا افسون گر بن گیا طاؤس گھوڑا سانپ کا بچھو دن نے عمر بھر چھپا پنھوڑا سانپ کا</p>		<p>یاد گیسو سے تصویر میں ہے جوٹا سانپ کا کشتہ کا کل کے مرتد کی طرف وہ شمشور منکس کب ہو دل پر داغ پر زلف سیاہ شانے رہتے ہیں سدا زلفون میں اوٹ بک</p>

<p>ہینے ہر مصرع میں ہاں ہاں جو مضمون ہے وصف تیرے زلف کے ہینے کے سونو طرح شاعری میری بلا ہے زلفوں کے مضمون ہے ہے دل پرداغ سے زلفوں کو تیرے بارے میں دیکھ کر شب مانگ کو تیرے کہا مار سہینہ پاؤں میں شام کو زلفیں ترے خورشید</p>	<p>شعر جو میرا ہے گویا ہے وہ جوڑا سانپ کا کوئی مضمون طبع نے میرے چھوڑا سانپ کا پہنچ میں بندش کے آجاتا ہے جوڑا سانپ کا لڑتا ہے ایک نیوے سے یہ جوڑا سانپ کا صاف مضمون فکر روشن نے یہ جوڑا سانپ کا صبح تک لوٹا کیا سینے پہ جوڑا سانپ کا</p>
---	--

مرگیا نسلخ بھی کہہ کہہ کے ناسخ کی طرح
زہر گیسو کا بہت ہے اور تھوڑا سانپ کا

<p>خون پائے خار حملہ صورت گل ہو گیا جب رزم طومار وصف خط و کا گل ہو گیا دام حرص و آرز سے آواز بالکل ہو گیا سام دینے میں جو ساتی کو قتل ہو گیا جب نمایاں چشم کو وہ پہنچ کا گل ہو گیا پاؤں کیار کہا چڑھایا پھول او سننے پر کالے کے آگے کبھی روشن نہیں ہوتا چرخ یاد ساتی کی جو جھسک آگئے کس میں گرم جولان ہے جو وصف شمس دار پاک میں آکھ گنگشت چمن میں جو بڑی اداس مست کی منطقے کے قصے قصے کا نتیجہ ہے یہی سونے کی اینٹوں سے میری قبر کی تعمیر ہو عاشقوں کے قتل پر قاتل نے جب ہادی کر چیں گے یہ میں حوایا یا دخال زیر زلف جب گیا وہ تو نہال حسن سیر باغ کو</p>	<p>آبلہ شکل جگر افکار مہبل ہو گیا نال غامہ پر گسان تار سنبل ہو گیا جو کہ مست بادہ جام تو گل ہو گیا شور قتل حضرت ناسخ کا قتل ہو گیا رشتہ تار نظر بھی تار سنبل ہو گیا بلبل دل کے لیے گل کفنش کا گل ہو گیا جب کھلی کا گل پرانے ہوش بت گل ہو گیا قوتہ ہر کہکب کا آواز قتل ہو گیا یہہ براق خامہ اپنا رشک و دل ہو گیا دیدہ نرگس پر نگ ساغر گل ہو گیا خوب نامت ساقی دور تسلسل ہو گیا معدو میں کشتہ تیغ تھا گل ہو گیا دیدہ مرغ او سکی کفنش کا گل ہو گیا قطرہ ہر رشک مثل خم سنبل ہو گیا پنچہ بیل سے ٹکڑے دامن گل ہو گیا</p>
---	--

<p>مرتبہ میں تم سے بڑھکر شور قتل ہو گیا ہم صغیر و سرور گل فری و بیل ہو گیا</p>	<p>کشتگان ساقی عیسے نفس زندہ ہوئے قامت و رخسار جاناں کو چمن میں دیکھ کر</p>
<p>کیون نہ اسے اسناں پاؤں ثمرہ نخل مراد عشق میں شیوہ مرا صبر و تحمل ہو گیا</p>	<p>یاد ہر دے نہ ملنے سے عجب غم ہو گیا مندرج جب جہاں چشم پر غم ہو گیا</p>
<p>عید کا بھی چاند آفتاب مہر مہو گیا شعر کے سحر و زمین پر عالم یم ہو گیا ہاتھ میں خامہ جو تھا اک نخل مہر مہو گیا صورت غنچہ دل و گیسو پر جسم مہو گیا داع جو دل کو لگا وہ نقش خاتم ہو گیا رنک گل اسی عذیبہ صحت شہبہ مہو گیا آئینہ میں عکس بھی ایساں مہر مہو گیا چاندنی سے پر افروز خون کو مہر مہو گیا سوز فرقت شملہ رونا رہنم ہو گیا شیشہ کا سنہ بھی دمان ابن مہر مہو گیا مار زلف خم خم رسی سے بھی کم ہو گیا سر پہ چشم تیان اکبر اعظم ہو گیا</p>	<p>اس قدر شہر و مین موزون قصہ غم ہو گیا کوئی زلف لکھ جان سے ہو کر جو آئی نسیم حشر تک نام و نشان اپنا رہے گا عشق سے بہر گلگشت چمن آیا اگر وہ محسوس وہ صفائی حسن نے تیرے کیا حیرت زدہ زخمی تیغ ہلائی ہوں جو اسے رشک تر چلتے ہیں عاشق ترے لیکن سنیں مہر مہو گیا داتا ہے ہی کشان مردہ دل کے تن میں با بل نکالے وصل کی شب مثل شانہ ہاتھ سے اکٹھ خیر پڑتی ہے مثل طلا ہوتا ہے</p>
<p>لائی منت مجھ کو ہو گلی میں جو دیکھ سچیتاب سنتھہ کا دفتر مثال زلف برہم ہو گیا</p>	<p>جب نظر مجھ کو وہ ترک ستم ایسا دیا بانج میں بیل و قمری سے لڑائی ہو گی</p>
<p>روح تھرائی ہوئی یوں کہ جلا دیا گر مرا رشک گل و غیرت شمشاد آیا نامہ پہونے کو ہر منع چمن زانو آیا سینو دیوانو کہ ہنگامہ فریاد آیا وان سے سنتھہ لیے ماتہ میں جلا دیا</p>	<p>زخم اوں گل کو کیا جودل پر داع کا حال فصل گل آتی ہے زنجیر گرہی جانی مارہ سٹوق لیے بیان سے کہو ترجمہ کیا</p>

<p>سبز سخی سے شادیت منوئی بھوکھ لھیب جاگنی مین بھی نہ آئی بجھے ماسکلی او داسے</p>	<p>تین لھینے ہوئے سو بار وہ حبلا و آیا دم آخر بھی نہ ولدار کو مین یاد آیا</p>
<p>سجدا پھر گئی آنکھوں کے لئے قدرت حق نظر اسے بت جو ترا حسن خدا و آیا</p>	
<p>کون مابیت کوئی بت پر فن سجھا مندر وچ مین جو مضامین کھائے نگین کے الفت لالہ رخاں مین یہ گلون کا ہے جھوم مسی اب کے قصور نے کیا یہ اندھیر آتش عشق حسینان مین مجھے جھونک دیا غار اور آبلہ پانی تو یہ گل کاری کے مسی آلودہ لبون کا جو پڑا عکس ای گل جلوہ فرما ہے جو اس برق تجلی کا جمال وصف جو عارض پر لوز بہتان کا لکھا شوق بادی جو رہ کو چہرہ جاناں مین ہوا سن کے حق حق کی صدا بادہ کھی مین تھی تیک وید کی نہ ہی عشق مین اصلا تمیز جلوہ گرا و سہیں ہے اک پر وہ نشین کی صورت</p>	<p>شیخ سبھا جو ہر دم ویر برہن سبھا اپنے دیوان مین ناعوت کا معدن سبھا دل پر داغ کو مین پھولون کا خرمن سبھا چشم غور شید کو مین پختہ سو سن سبھا دیدہ کو دل کو نہ اسپر ہی مین دشمن سبھا دامن وشت سفیلان کو مین گلشن سبھا جو ہر آئینہ کو غفہ سو سن سبھا دل پر نور کو مین وادی امین سبھا اپنی ہر بیت کو مین خانہ روشن سبھا خطر ہی سامنے آیا تو مین بھرن سبھا گردن شیشہ کو منصوب کی گردن سبھا دوست کو دوست نہ دشمن کو دشمن سبھا دل صد چاک کو ن خانے چلمن سبھا</p>
<p>زلف کے وہیاں مین تساج بقول نامخ سود تیرہ کو مین خانہ روشن سبھا</p>	
<p>وہ بہار حسن اگر نامہ سربان ہو جائیگا گر لکھون رخسار انور کی صفت او ماہر و راز سربستہ دمان تا پدید یار کا توڑ سکے گا پیر فلک ان نوجوانوں کا غرور</p>	<p>حال اپنا صورت برگ خشن ہو جائیگا ہر ورق دیوان کا مثل کتان ہو جائیگا وصل کی شب بوسے لینے مین عیان ہو جائیگا تیر ساقد کوئی دن رشک کمان ہو جائیگا</p>

<p>سبستان ارم ارجان دیوان ہو جائیگا ہے یقین ہر رنگا تن پر زبان ہو جائیگا پردہ چشم متبر مثل کستان ہو جائیگا منگ اسو ویترا سنگ استنان ہو جائیگا</p>	<p>زلفین ترے لئے آتش کی پرو کیے اگر وصف بالون کا ترے او کو کر منظور ہے چاندنی کی سیر کو نکلا ہے جو وہ ماہر تیرہ نجان محبت چوتھے ہیں اسے صفا</p>
<p>وصف سحر چشم جادو میں کتاب ہے وہ خوش کوئی دن تسلیخ بھی جادو بیان ہو جائیگا</p>	
<p>سامری تک بھول کر اب محسوس نہ ہوا غیرت چرخ چارم اپنا کاستانہ ہوا مردم چشم قمر زنجیر کا دیوانہ ہوا پیش ازین کہ جو تھا از روزن منجانہ ہوا اگلہ پاؤں میں جو تھا مشک کا دانہ ہوا پہنچے خورشید روشن خان کا نشانہ ہوا آہ برق حرم آدم بھی دانہ ہوا دیدہ پر ہم مرا لبہ زہر پیسانہ ہوا ای صنم تیری جو کیتائی کا انہ ہوا بادہ ہفت کشور ستیرا دیوانہ ہوا نیش عقرب سے سراسنا نیکا دندانہ ہوا</p>	<p>پرفسون وہ چشم جادو میں کا افسانہ ہوا وہ بت خورشید رو اگر جو ہم خانہ ہوا دیکھ کر خال رخ روشن جو دیوانہ ہوا زادہ دن کسل کو عشق چشم بست یاد رہا ایکھا صحرانوردی میں جو زلفون کا خیال وقت تو تین پر تو دوست نگارین سے ترے حسن گندم گون سے کیونکر حرم دل جل تھا ایکھا چشم غارین کا تصور سامیت عازم بہت خانہ ہو گا شیخ کعبہ چوڑا کر لے پر یوسکہ داغ خون کے زور سے مانگ تیری جب نکالی اس صد چاک کو</p>
<p>سادہ لوجہ کے قلم لکے ہیں اوصاف صاف صاف لساخ اپنا دیوانہ کتب خانہ ہوا</p>	
<p>داع مستاب مفتاب ہوا جان مضطر یہ کیا عذاب ہوا کیا زمانے میں انقلاب ہوا شہر اپنا وہ لاجواب ہوا</p>	<p>دن کو وہ مسر جو بے نقاب ہوا وصل میں بھی اد سے حجاب ہوا مجھے چمکے لے وہ غرون سے مہرب ہو گیا مہراں نکم</p>

<p>رخ روشن کی نیاو امین احی شیم گردش چشم منت ساقی سے وصف لکھا جو دیدہ تر کا</p>	<p>قطرہ اشک آفتاب ہوا ساری دینا کو انقلاب ہوا فال خامہ رگ سحاب ہوا</p>
<p>دیکھ کر جو شش چشم طوفان ابر خجلت سے آب آب ہوا</p>	
<p>شع محفل جو کہی وہ متا بان ہوتا باغ میں سرو قد اپنا جو خرامان ہوتا گیسو سے تھرتھرتے آنکھ پر کھینچا دل صد چاک کو رہتا جو تعلق تجھ سے</p>	<p>مطاح نور مرا کلبہ احمر ان ہوتا سر و آواز چمن سر مگر بیان ہوتا لکھ آبر سے خورشید نمایان ہوتا شانہ گیسو میں ترے پنجہ مرجان ہوتا</p>
<p>عشق ابرو میں ای فساد دکھاتے جو ہر اپنے قبضے میں اگر خنجر بران ہوتا</p>	
<p>مضنون دکان یار کا باندہ ہے گا کا کل جو آنکھ چاہے بیدل نادان وہی کرے لکھوں مباحث رخ پر نور کا جو وصف نادک کا گہر مو اول افکار میں سرے دوہون کی زندگی پہ ہوا اہل دل کو ناز یکتا گہ میں حرف رقم جو کیا ہے وصف دل میں ہمارے جان پہ تنگ لگی ہوا رکھے نہ پاؤں سخت سلیمان پہ نہ ہمار عشاق تیرے پہنچ سب جتنے میں سلطنت نبیوں سے راز کہتے تو جبریل ان عاصی ہو زیر سایہ دامن مصطفیٰ ہو وی غنا و رقص کا کیونکر نہ مجھ کو</p>	<p>عشق نشا نہ ہوئے گا اب میرے تیر کا سلطان عمل میں لاتا ہے کہنا و زبر کا خرفوں کا دائرہ سے پیالہ ہر شیر کا خانہ فلک پہ دیکھے جو زاپے تیر کا حال ایک ہے کھد میں امیر و فقیر کا دادار یہ مال و مستال و تعلیہ سر کا زندادن میں وبال ہے رہنا سیر کا کھل جاے جبہ عقدہ نقوش حیر کا کب شوق تھا خلیل کو تاج بے سر کا دنیا میں کسکو علم ہے مافی الضمیر کا جسم کہ شور شر میں ہو وار کیر کا نساخ بندہ ہون میں سیم و بصیر کا</p>

<p>خویرین صلیب میں پائیگان شہلخ غلہ بین مداح ہے شیعہ و بشیر و نذیر کا</p>	<p>میرین سودا ہے جواک آہونی صحرانی کا لطیف سمجھے نہ کہی شوق کا میر سے جاد بخدا غیر کے ہاتھوں پہ سجا تو ایست قصہ حضرت یوسف ہے نہایت مشہور کنج غم میں شب بھران میں جو رہتا ہوں و صدف جواہر و دفتر کان و نگہ کا لکھون گفتگو اوس کے تصور سے کیا کرتا ہوں شعر روشن کا سمجھتے ہیں شناسا رتبہ روز مثل گل خورشید بینچ میں اوسکو سن کے آواز غنایار کے مروی ہوئے چاک کی طرح بوگردن میں رہا کرتا ہوں قصہ بینچ میں نکلتی ہے صدائی رنگین</p>	<p>ایکون کو شوق ہوا باد یہ سپہ جانی کا رتبہ کیا گنگ کو معلوم ہو گویائی کا معتبر قول ننو سے کہی سودا کی کا بھائی کو خوف جان میں ہر سدا چھائی کا دہیان آتا ہے مجھے گور کی تنہائی کا صفحہ دیوان کا ہو میدان صفائی کا شب بھران میں بینچ غم مجھے تنہائی کا دیدہ ویر جانتے ہیں مرتبہ بینچائی کا مشتبی جو کہ ہوا اوس میر جانی کا کام داؤد بھی کرستہ میں سیجائی کا چرخ بھی کاسہ سر ہے کسی سودائی کا ترنی منال پہ شکستہ ہے چھپ شنائی کا</p>
<p>جان نسلخ نکلتی ہے بقول آباد اسے میسجای می موقع ہے میجائی کا</p>	<p>اوس سے جو بوزون قصہ غم ہو گیا آیا جو ذکر حبیب روز وصل میں عالم کاروشن حال ہے مستی میں بیان بیل نے پائی جان تازہ باغ میں بے تیرے ساقی خمدہ ہے غمدہ لکھی جو تیری شان اعظم کی صفت دیکھا جو بزم غیر میں گاتے اوسے</p>	<p>خامہ مرا ماہ محمد م ہو گیا شادی کے بے دل کو اک غم ہو گیا دل اپنا مثل ساغر بسم ہو گیا عجسہ دکان ابن مریم ہو گیا ساغر کا حلقہ چشم پر غم ہو گیا ہر شعب اپنا اسم اعظم ہو گیا ہر تال میری جان کو سسم ہو گیا</p>

<p>موزون ہوا جو ماچر اسے چشم تر فسلح کا دیوان آب یم ہو گیا</p>	
<p>پاک فوجی سے رخ روشن ہو میرے جانی کا شہرہ خامیہ کا ہوا صفیہ پر دیوان سے ہنیں کہتا کہیں تفتہ یر کا لکھا غافل دراغ سوزان کو نہیں اٹھا کہ ارواں سو خطہ</p>	<p>کام کیا چشمہ خورشید میں ہے پانی کا عام تھا شعی سے مشہور ہوا پانی کا حل کسی سے نہو مطلب خط پیشانی کا اکتس طور کو کچھ خوف نہیں پانی کا</p>
<p>سے پری کیون منو پر باد غبار نساح حال سب پر ہے حیان تخت سلیمانی کا</p>	
<p>ایک جو اسے ماہر و عاشق ہے تیری چال کا ایک سر و گلشن خوبی سے مارا ہے مجھے زلف کس آئینہ رو سے ہو گئی پر تو فگن بند و ن کے پسے ہو قدرت کی بڑھ گئی ہیں فقیہ آزاد غنم اور زیر بار غم امیر مادیات دہر سے ایمین رہیں عالی رابع کوچہ جاناں سے مجھ کو دیکھ کر سجا کار قیب سیم و زر کے فیکنے سے کیوں نہو نگین فقیر</p>	<p>ہے پروں میں اوسکے عالم سیرہ پامال کا چاہیے میرے کفن میں ہووے کپڑا جہاں کا چشم حیران ہے جو اسے صیاد حلقہ جال کا اوسکے کا کل نے ہر نایا رتبہ رسکے خال کا بوجہ گہریا ہے کس سے بہت کم شال کا خوف سکان خلک کو کب ہوا ہو سچاں کا زور کیا چسپی کسکے چل سکے دجال کا منفسون کو رنج و تپا ہے دہواں کسناں کا</p>
<p>غسل دینے کو تو کافی چشم گریان بعد مرگ غم نہیں نسلخ کو غنیمت میں کچھ غسال کا</p>	
<p>وصف لکھتا ہوں جو اوس گل کے رخ رنگین کا ہجسم میں خواب مجھے مرگ سے بھی آزاد ہے کام کیا آئینہ کو خطوطی ایہ ران سے رہا خواب کا کسکو ہوا ترک علائق میں خیال اگرے مشرقہ مشرقہ کہیں مشرق و نبات</p>	<p>حرف کا دائرہ گویا ہے سب گل چین کا مشہر باز اہل پر ہے مرے یالین کا عطیہ عطار نہ کہنچو اسے گل قالیں کا سر دیوانہ تو محتاج نہیں یالین کا کبیں سن لے جو کلام اوسکے لب شیرین کا</p>

<p>پیش خورشید نہ نور عیان پر دین کا</p>	<p>زور سے روشن سے ترے رنگ جینو کا اور</p>
<p>داع کے وصف میں تسلیح بقول ناخ</p>	<p>ہینن قرطاس یہ دامن ہے کسی گنجین کا</p>
<p>ہر حجاب جب آگ انکھور تر ہو جاسیگا مطلع خورشید محشر اپنا گھسہ ہو جاسیگا پار دل کے نالہ مر رہا ہے ہو جاسیگا نفا مکمل آئے گا جب رشک تر ہو جاسیگا رشتہ زنا رہتا رہتا نظر ہو جاسیگا ہر سخن میں اپنے سببی کا اثر ہو جاسیگا طائر سیلاب نہ تھکے ہو جاسیگا</p>	<p>دیر دست او سکا عکس انگن گریہ ہو جاسیگا اس طرف اوس صروش کا جب گدڑ ہو جاسیگا بانگہ دے گدڑ وصل کی شب کو تو مانند ستان باعث طفلی سے رخ او سکا ہے رشک آفتاب انتظار می یوں ہے اوس بلند و پس کی گریہ یتیم ابرو سے صغیر کو وصل میں گریہ چون حالت بتیابی دل جب کروں خط میں رقم</p>
<p>یوں ہی انی تسلیح کر او سکا تصور رکھا</p>	<p>یار کا موسے کمر تار نقش ہو جائے گا</p>
<p>زبان خامس یہ عالم ہوا استقار بیل کا نہیں ہوتا کہیں تھکے سے سید لالی کا گل نہو کس طرح تھکے سے سید لالی کا گل خام خورشید نہ ہو رہے شک زقار دل کا ہولے ہولے نہ ہو رہے لیل کش کے گل کا کہ زخمی ہوں میں اک سدا کی قلع قافل کا</p>	<p>کیا جو فصل گل میں وصف موزوں نظم کو گل کا کسی صورت میں جاتی تھی تیر درد و فون کے نہیں گردش سے فرصت جھکو دور رخ گراں ہوا ہے شہسوار لاتی کے عشق میں جولان لگا رہتا ہے جو شکل حنا قد ہوئے اوی قاتل لگا کاٹنے کے اے جراح تو سوئی کے تاروں کے</p>
<p>نہاں جو ہر ہے حال خسار محتاط</p>	<p>یقین ہوتا ہر ای فساد جھکو تھم سبیل کا</p>
<p>کہ خوش کرتا ہے لیل کش کے گل کا ہمارے کا دکھ ہو جاسیگا ہو جاسیگا ہماری آنکھوں کا جھکے ہو جاسیگا</p>	<p>نہ لوٹے کس طرح مقتل میں کشتہ تیغ قاتل کا زبیں سنتی ہیں اکثر وصف اوس لیلی شام کا زبیں بدلتی ہیں میں تیر سے زور و تاباں کا</p>

<p>فلک تک شہرہ جو پونہ پناہ رخ پر غور کا ترے محبت سر و قد و شکے گلو کیراں سکی ہر شاہ ہے چشم مست ساقی کا قصہ ز بعد مدون بھی مکملہ کیر عاشق دیوانہ کے چشم میں قتل نریشتون کا غور اس کا گنگہ پل نہیں سکتا عجب کیا اگر دل سیدیا دے لکے اوسے جلتون</p>	<p>مہ و غور شیدین عالم ہوا شکل سائل کا کہ شکل طوق ترے ہے جو مالہ ماہ کامل کا شراب سرخ سے لہریہ ہو کا سہ مری گل کا گمان ہے جو ہر شہر بران پر سلسل کا کہ روشن ہے جہان میں حال سب پر جاہ بابل کا گلے میں چاہیے اسے مہ منہ بہنا حامل کا</p>
<p>حق سے ہو دیکھا سر عاشق و لکیر جدا نیر عاشق مہو سچے بت ہے ہر جدا زیست بھر دل کو رہے یا تو میرا دل سر مرا شعلہ زبانی میری کٹواگی وقت پر صاحب ہر نہ سے نامہ کا سچہ پانی تہی کیسی جلالت کہ بڑی مشکل سے</p>	<p>مہوشی تہان کا میں ہوا ولساخ کشتہ ہون صدامہر گز بہین و تہا پھیا بھی مری گل کا سر مجھ پر مہو بدن سے پو تو ز جدا وامین شمع سے ہوتا بہین گلگیر جدا مرگ تک پہنچ زنون سے نہ تو شہر جدا کرے محفل میں سر شمع کو گلگیر جدا جنگ میں میان سے ہو جاتی شہر جدا ہریم خمین ہوئی اب سہ تری نقشہ جدا</p>
<p>منہ دے بتلاؤ خال عاشق چشم میگو کا جو بدگوہ میں اوسے کیا خطر عالی نہا میگو شکست شیشہ دل سے نہیں شکر لکیر کا بنایا تختہ لالہ کریاں اور دامان کو</p>	<p>دل می خوار کو ہونا بہین ہے شوق امین کا کہ ایمن سنگ سوا میکشوشیشہ ہر گردو کا پیرا بشاش لیلی زو تو لورا کا سہ مجنون کا یہ ازنی سا گدھ ہے ہمارے چشم پر خون کا</p>
<p>بہین چلتی لبوں سے کچھ قسم نزاری اون اکمنو کی بڑا ہوتا ہے بڑل فرق اعجاز اور انشون کا</p>	<p>بہین چلتی لبوں سے کچھ قسم نزاری اون اکمنو کی بڑا ہوتا ہے بڑل فرق اعجاز اور انشون کا</p>
<p>دل لب سے نہوا پنا دل تیار جدا</p>	<p>ہر یہ مشکل کہ ہر شہر سے سیما جدا</p>

<p>عقل کر دیتی ہے انسان سے کتاب جدا راست تویہ سے کہ زلفوں سے نہوتا تھا کوئی ہوتا بھی ہوا داغ رخ کتاب جدا نہو گرداب سے خار و خش اگر وہ اب جدا</p>	<p>یاد چشم سنیہ مست نے سر مست کیا تیرہ وقار و لکون سے نہیں جاتی ہے کھی عشق میرے دل روشن سے کہی دور نہو کیون نہو گردش گردون سے یہاں مشکل</p>
<p>نہو نساج کہی جو ہر ذاتے زائل اصل سے کر نہیں کتا ہو کوئی آہ جدا</p>	<p>وصف دیوان میں نہیں اوس دہن ریا کا ناتہ کے گل سے بخل چرخ بہ میں شمس و قمر کہی خندان میں گل اسین کہی گریان بیل ناتہ کیا آئے بھلا اوسکے کر کا مضمون</p>
<p>آشیانہ سین عالم میں عیان عفت کا حال ہر شخص پہ روشن ہے یہ بیضا کا حال کیسا نہیں پتا جسم و دنیا کا نظر آنا نہیں سایہ سہی کین عفت کا</p>	<p>کسکو اکھا رہا ذات خدا سے نساج کون فاکل نہیں عالم میں بت یکتا کا</p>
<p>کب برہمن کے بدن سے ہوئی ترازا سبز ہے پھول سے جہا کہ نہو غا جدا</p>	<p>ہم نفل ہو کے نہو اوس سے نئی اڑنا صحبت نیک میں جہا کہ ہن مہرین</p>
<p>حرف کے بدلے شر ہو یہ قلم سے پیدا بیسے لارے کے ہوں تہج کے شمس پیدا کیا ہی گرمی ہے تری تہج روم سردا ہے خطا پشت لب لعل حاتم سے پیدا لیک کہ ہو دیکھے عاشق تہج سے پیدا حال عالم جو ہوا سا غم سے پیدا</p>	<p>یہ اثر ہو صفت روی صدم سے پیدا جو کہ رشتا ہے ترا نام محمد پر اوسکی بعد مردن ہی شہید وں کو بدن گرم پیدا دلپہ نقش خطا قوت رقم خوان ہو پیدا اک جہاں گو کہ ہوا ہی مہرقا شہد الی جلوہ گر ساری خدا الی ہے دل صافی میں</p>
<p>پنجرہ نسل ہو گیا حاجت رہ احتیاج کا</p>	<p>کہو کتاب ہے زلف کی عقدہ و نکوشانہ حاج کا</p>

<p>کیا عجب گراستخوان بگسل جانیں گریہ سے سر ناوک غم سے ہیں دل افکار جو غاموش ہیں واہ وا دست خدائی کا عجب نیرنگ ہے حق تو یہ ہے اوسکی کیتائی کا میں کشتہ ہوا جنتی ہی جنتی وہ جو کہ ہے اسکا مقر دیدہ ترکو نہیں تخریر سرمد کا خیال</p>	<p>آب سے مشکل نہیں ہے نرم ہونا عالج کا تیرون سے چلنے نظر آیا جسک آماج کا یہ بچہ مر جان ہوا یا تھون میں شامہ عالج کا زخم دل پر ہووے چھٹا پٹہ علاج کا دوزخی ہے دوزخی منکر ہے جو معراج کا چشمہ زرمزم پہ گو یا قافلہ ہر علاج کا</p>
--	--

کب ملے بوسہ دستان تنک کا نساج کو
 تنگ ل ہو تا نہیں حاجت روا محتاج کا

ہو دماغ آج اسی سناسخ فلک پر اپنا
 بال عقدا کا ہے سایہ تن لاغرا اپنا
 ہجر میں دامن دریا ہوا بستر اپنا
 نہ کھلا خنجر خون خوار پہ جو ہر اپنا
 طائر قبلہ بنا ہووے کیو تر اپنا
 شمع کرین کھاسے گاہر شخص کی اب ہر اپنا
 ہو گیا غیرت عقدا تن لاغرا اپنا

وصل میں بر میں جو ہے دم نہ اوز اپنا
 ہون میں یاد کر یار میں وہ دراز بخت
 دیدہ زار جو مصروف بکا میں ہر دم
 قتل مجھ کو نہ کیا اوس بت سفاک تو
 سب کردار اوسکو رقم حالت تہیال
 رقص جانان کے نقو میں جو دم کھلا
 عکس ہے صفحہ نہ ہستے پہ ہمارا معدوم

برج حوت ای یار می کا آگینا ہو گیا
 داغ دل پنا سلیمان کا نگینا ہو گیا
 خاک میں مدفون قارون کا خزینا ہو گیا

پڑ گیا جو میکشی مین کان کی مچھلے کا عکس
 دیکھ کر اوسکو ہوا ہے رام وہ ریشم پہری
 دولت دنیا پہ کب لازم ہے انسانک غرور

رہ گیا نساج کا آغوش خالی یار سے
 عید کا بھی چاند خالی کا مہینا ہو گیا

جب کہ یہ دیدہ ناوک فلک مایہ انگب
 وقت مردن گروہ گپ ہو وہین یا ہو گیا

ہو گیا چین چین دل سینے میں جیتی کی طرح
 سہے یقین اپنی بے گئی گور سہی تازہ بے تنگ

فلکڑے فلکڑے ناسخ و اقتش کے دیوان کو کیا	حضرت وحشت کا جب مہک کو سخن یاد آگیا
یاد آئے جو داغ چھپک رنج	دل بیدار واعترار ہوا
یا دہجران میں جو آیا پار کا تہ بلند داغ چھپک نے لگا یاد داغ میں یارین وصف جڑا ہوئے جانا کے پوئے میں مندرج	پار ساتون آسمان کے اپنا نالا لگیا ور و سا چہرہ جو تھا آکے وہ لالا ہو گیا صفحہ قرطاس دیوان مرگ چلا ہو گیا
عشق عالم کچے اوس شاہد باز آریکا ہسیان آیا جو مجھے اپنی سیمہ کاری کا گوشت گیر دن پر پڑین دام و در سے کیا چ آب پر نقش ٹھہرنا نہیں فسلخ کبھی سہ الفت و لگو اپنے جنبش ابرو تو کھل طیش داغ جگر کی کم ہوئی ایام پیری تین تصور اوس صدمہ کا جاگزین ہے پیرستین	شوق کسکو نہیں یوسف کی خریداری کا نقشہ انگہوں میں پھر گور کی انہ پاریکا خوف ہوتا نہیں عشقا کو گرفتاری کا سادہ دیوان میں نہیں نام وفاداری کا تعجب کیا ہے چڑھنا تیغ کی منہ پر سیاہی کا کہ زائل تو رہتا ہے چراغ صبح گاہی کا دل زائد میں ہوتا ہے مکان یاد الہی کا
کیوں نہ بنتا دل مرا پروانہ سو و گدار ساتی مویش نہ تھا شب زہر اپنی بزم	رات شمع محفل اعیار وہ جانا تھا اجتماع شیشہ و می ساغر و چاند تھا
وہ یوسف سا جو ہو نور نظر عمر پھر کیوں کر نہ دیوانہ زہر ہے چراغ مرقہ تسلیح صبر	گور ہوتا ہے سجا یعقوب کا ایک عالم ہے سدا مجاہد کا نام پھر روشن ہوا دیوب کا
حسرت آتی ہے کہ لب پتھر ہے بگینے اڑتے اڑتے جو خیر سن لی مری نالو کی گاہ جاگاہ گرمی دن کبھی برسات کا گفتگو اس میں ہے یہ عقدہ نہیں تامل تو مگر بے ناسخ ادسکی رافت ہو نہر گاہ	آشنائی لب جانان سخن ناز و ناز لال گلشن میں ہر اک مرغ خوش آواز اک روشن گشتا بہت و سوار اوقات ابن تنک سو کیونکر گزریا ت کا و تہا ہے سیاح کو تکلیف چلنارات کا

وصف گیسو میں ہر اک سطر کو سنیل سنہا	وصف رخسار میں ہر حرف کو میں گل بہا
قلقل شیشہ کو میں نالہ بیلل سمجھا	میکشتی میں جو ہے اس رخ کلنگ کی یاد
عاشقوں پر شک تصور کا ہو کا ہوا	لکھتے ہیں تلوار میں فصل میں کھڑی ہو
نوجوانو تم پچھو سرخ پیہر کا وہو کا ہوا	لطف کے پردے میں کرتے ہو ستم عشاق کو
ہر لب جہان میں تشنہ ہے آب حیات کا	کیون ہونے ہو کے لب جان بخش کا خیال
ضبط نفس نے تو اسے رشتہ حیات کا	آنا جو اس نے بند کیا میب ہی جان گئی
مشہور و ہر حال ہے اصحاب فیل کا	شوق شکست کعبہ دل تو مگر حسنم
طالب ہو خضر سنگ نشان کا نہ میل کا	کب میں ہوں راہ عشق میں محتاج رہ رہ
لقمہ شہر سنگ ہوا کبکوری کا	پامال ہے چالوں سے تری یہ دل ہوان
تن مرا مرقد میں طعمہ ہو کا ما رہو کا	زلف و خط پارنے مارا ہے دیکر حجاب
وصل حبت سے ہے تہ خانہ ہماری گور کا	خاکساری رہنا ہے منزل عالی ہو
نارے آگاہ دل کو یا عصا ہے کوز کا	عشق پوچھا یگانہ محکم کو چہ مشوق میں
بے عصا ہے سخت مشکل راہ چلنا کوز کا	کوئے جانان سے بغیر اہ کب نکھرے قیب
دیکھ لینا مہر جوئے کا ستارا ہو گیا	گر مرے نور کب کا نظارہ ہو گیا
دل ہمارا سخت مثل سنگ خارا ہو گیا	وہ بتان سنگدل کی ہے محبت پر اثر
ہماری آبرو اسے پردہ یا چشم تر رکھنا	کھٹا چھائی ہوئی ہے فصل باہان پر نظر رکھنا
ہو زبان خار مانت سمندر زیر پا	میں وہ ہوں آتش قدم صحائف روی جہان
میرے مرقد کا جو آئے شاگد مر مر نہ پیا	ہے یقین یا قوت کر ڈالے گی تاثیر حنا
نصو جب کیا شعلہ نشان دست خانی کا	یہ بیضا کا ہنہون ثابت آیا میرے ارموی
کہ طالب طائر رشتہ بیا ہو وے ربانی کا	ہوا و ام نفس سے مرغ جان کو شوق آراوی
بدھ کور کی دوا لایا	خاک کوئے صنم اڈھٹا لایا
حکم شانہ جو حق بجا لایا	جان دے بھی ہو اسے کامل میں
شکل ہے سخت یہ کہ شے نقش سنگ کا	کیا دورہ ارع عشق بتان میرے دل سے ہو

<p>وگرہیں بزم میں اس خاک بسر کا نخل دیکھیں کیا کر دشن زوی منہ راحت و آرام سو جائے وہیں بخت سرشام کسی کا زور چلتا نہیں تشرآن پہ کسی جادو کا مثل مرغ نیم بمل رات بھر ٹوٹا گیا ہزاروں کا ٹری ٹوکر پہ دم ایجان جان بکلا ٹڑپنا لوٹنا سہ پٹینا اور تلملانا تھنا کبھی نہ گور پہ اپنی وہ خوش خرام آیا دل نہ خوش ہو حسن ان میں گل چین کا آج آئینہ زانو مسہ کامل ہوتا خجرتاں فری گرون پہ آرا ہو گیا</p>	<p>ہو گیا گرد و زرت سے مکدر ہر دل جھپٹے ویر چرخ گردان سے یہ روشن ہو گیا یاد آئے جو گیسوی سیہ خام کسی کا دل سیارہ کو در چشم منو بننا سے کیا اوسکی چشم نیم واکے یاد جو آئی مجھے ہوئی سپہ بزم عشرت بزم ماتم رقص سے تیرے سحر تک جو نہ آیا شب کا وعدہ کر کے وہ ہر نہ بعد مرگ بھی ماتمہ آئی اوسکی پابوسی وہیکہ کر خط یار ہوں معصوم مثل آئینہ اگر تجھے مقابل ہوتا سخت جانی ہے مری باعث تھی جو ہنگام</p>
---	--

نسخہ کے اعجاز کے قائل نہیں حاسد
کچھ شک نہیں شیطان سے عیسیٰ نہیں ہوتا

<p>لطف دل نعم عظیم تو ردت و جنت کا کشمش جین کبوق مزین کبدہ روضہ اذیت لعا نفسی لغا نفسی فان شرح الشباب مددت کفی وکست ادری ابازل ما شلت قلیت ذلخله حشا لعل الشوق منك من استحب الراس مینا لاله الدھر ما لولا ضلال قلب ضیاء عیہ و من سببہ الدھی ملکت ملک القلوب طر اہم ہفتا حجب خلہ نطابوت حوالہ رؤس کا تھا السیور</p>	<p>تھل بوسما و پیہم کھے نہ شام وصال اصلا فروغ داغ دل غریبان پر نور سودا و زلف بی شب ملاقات یار جانی پیہ چلی ساغفہ زندگانی کشان کشان اشتیاق خجرتاں میں لایا تیری شکر فزون ہے انکس سے داغ سینہ پر برق خرمین نہیں ہے صحت کا ایسا مکان کہ ہو یہ ایک چشم جان کمال انوار و روشن بلکہ کو کرتا ہے دو دکھن ہتھاری برق نگاہ جانی ہوئی ہر تیغ جان تہانی نمونہ کر بلا ہے وہ گوہر جوا یا و چشم و ابرو</p>
--	--

ہمیں تو نساج ہے ہی تم کہ وہ پری چہرہ جان عالم میرے کھل بطنی فنی اذا قمتی الخلیط ملام	
کنم چو دامن صد چاک خود دامان صحرارا دماغ جان معنبری کند عشاق شیدا را کشم در شبکہ فکر رسامی غولیش غنقارا چہ شد تحت فریدون کاخ کسری افسردارا	رمانی از سلاسل گردہ دوست چون پارا خوشا آن دم کہ ہے آید ضبا از کوچہ زلفش اگر گویم حدیثے زمان و مان تا پدید او کجا آئینہ سکندری کو جام چشیدی
اثر کردہ است آہ پر شرم در دل سنگش و کہ اخگر راست ای نساج جادو سینه خارا	
در خلق فتنہ بیم زوال بد بیضا یا نور تخی است وصال بد بیضا پندیم چہ مضمون بخیال بد بیضا در نسخہ سودائی خال بد بیضا ہر خط کف است ہلال بد بیضا	بنماید اگر و ت جمال بد بیضا ایمنہ مقابل بنود شمع رخت بہر وصف رخ خوب توانا و غل دل ار بنوشت فلاطون فلک دانہ آہنم بہر ناخوش او بد ز تر بفر و غنم
نساج بوصف رخ آن نور مجسم ہر شعر عیان کرد جمال بد بیضا	
ای خال رخت چشم و چراغ بد بیضا	بینی تو تحلیلست ز بارغ بد بیضا
روایت ہے ایچہد	
بدرسان گھٹیا و توقیر شعاع آفتاب قتل پر ہے کہ مسموم شعاع آفتاب کر تے بین ہند و جو توقیر شعاع آفتاب ہے عیان شعرون سے تاثیر شعاع آفتاب پار دل کے کیون نہو تیر شعاع آفتاب	رخ کے ہمسر ہو جو تنویر شعاع آفتاب روی قاتل سے ہے توقیر شعاع آفتاب کیا رخ بت سے ہے تنویر شعاع آفتاب وصف داغ دل ہے تنویر شعاع آفتاب کس مرگان جی رخ روشن پہ آجای نظم

<p>اوس کفر و دشمن کی آفتابی میں کھیرن مجھ کو یاد عکس کا کل عارض روشن پر تیرے دیکھ کر یاد اسی نور مجسم سبزہ خط کی سنیں دیکھ لے کر سینہ سوزان پہ عکس لطف یار روزِ نون سے گھر میں اوس خورشید کو ہار یار دل ہوا دیوانہ روزے منور چاہیے چشم پر سے کیا تجھے دیکھتا تھا چشم مرنے بوٹیاں بن جاتی ہیں اک یہ اسکے فیض سے تر لطف و دروی یار کا جوش جنون میں ہی خیال اپنے دامن کو بنادیتی ہے معدن لال کا خلق کے دل کو جلا دیتا ہے حسن شعلہ رو</p>	<p>جب نظر آتی ہے تحسیر شعاع آفتاب دل ہوا پابند زنجیر شعاع آفتاب کھپ گئی ہے دل میں تحسیر شعاع آفتاب کھائی سج و تاب زنجیر شعاع آفتاب اندون چمکی ہے نقد پر شعاع آفتاب ہو گلے میں میرے زنجیر شعاع آفتاب دسمدم لگتے ہیں جو تیر شعاع آفتاب کیسا گر ہے یہ تاثیر شعاع آفتاب پڑ گئی پاؤں میں زنجیر شعاع آفتاب چشم پر خون میں ہے تاثیر شعاع آفتاب سوز بان سے ہے یہ تھیر شعاع آفتاب</p>
---	--

باعث عشق بتان مروش نساج کو
 یاد میں اعمال تسخیر شعاع آفتاب

<p>شیون اہل غراہین نالہاے عندلیب کرتے ہیں مضمون رنج بھر اوس گل کو رقم دشمن جان خیزین ہوتے ہیں ستیا رچین سینہ بانع بختہ ان ہر بان ہجوم داغ سے کس طرح چھوئے سہاتی اپنے پیراہن میں وہ</p>	<p>ہجر جانان میں خوش آئے کیا نواہ عندلیب ہر صریح کلک سے پیدا بکائے عندلیب سرگذشت اپنی ہے اسی گل ماجرا عندلیب یہ دل نالان ہے پہلو میں سجائے عندلیب دامن گل کی اگر ہوتے قباے عندلیب</p>
--	---

عرصہ محشر کو اسی نساج گلشن ہجر میں
 صورت سرافیل ہے مجھ کو نواہ عندلیب

<p>شعر و کے بزم میں کیا بار پائے عندلیب بے اثر ہے ناکہ عاشق دل معشوق میں رتبہ ایجاد کب تقلید سے حاصل ہوا</p>	<p>شیر و پانہ نہیں محفل میں جاے عندلیب باغ کو کب آہ سوزان سے جلاے عندلیب نغمہ پروازی نہرا اپنی اوڑاے عندلیب</p>
--	---

کان رکھ کے کہنا معشوقی فرما شوق کا حال میرے بدلے کوچہ جانان میں نالان میں قریب روئے رنگین دیکھ کر شور و فغان کرتا ہے دل عاشق صداق کو دے معشوق اکھنوں پر گم بہ	کونش تاک گل کو نہ پہنچن نالہاے عندلیب ہو خزان میں زناغ گلشن میں بجائے عندلیب فصل گل میں رنگ لائین نالہاے عندلیب تفرق گل پر بار بار دیکھے میں پائے عندلیب
--	---

کب قیون کو ہوئی تسلیخ سے الفت اسیر آشنائے گل نگہ و آشنائے عندلیب	ہم تمھیں دیتے ہیں دعا صاحب آج کیا دل میں آگیا صاحب نامہ کے کل حروف میں منقطع بل جو کھا کھا کے آپ اوتھے ہیں سر چڑھے غیر میں نظر سے گردن روز ہوتا ہے برہم اک عالم چست بندش ہو صاف مضمون ہو
اور تم کرتے ہو دعا صاحب اس طرف جو کرم کیا صاحب حال فرقت کا جو لکھا صاحب دل مرا بیٹھ جا نیگا صاحب یاد رکھیے گا بھیہ بہلا صاحب بندہ گئی زلف کی ہوا صاحب ہے یہی لطف شکر کا صاحب	ہجر تسلیخ جو نصیب ہوا + یہی قسمت کا تھا لکھا صاحب

وصل کیر میں ہوا بدست میں پیکر شراب وصف لعل یار لکھتا ہوں جو میں پیکر شراب پھر سجاؤں بے مہر سے خانہ سے محروم میں گر سجاؤں سوئے سے خانہ وہ ہوں مست دامن ساتی کا چھان رکھ دے میرے زخم پر دل کو یاد چشم مست یار حیران میں ہے ہر نگاہ مست ساتی میں ہے کیفیت نئی دور چشم مست ساتی نے کیا عالم کو مست	عقل کے چاند سے انسان کو کرے باہر شراب کیون نہ نوک لکھ سے ٹپکا کرے اہم شراب اپنا صدقہ دیکھے بند چٹو بھر شراب اوڑ کے آئیگی بیان پیدا کریگی پر شراب خشک کر دیتی ہے اہی جراح زخم تر شراب دفع کر دیتی ہے رنج و درد و غم اکثر شراب ایک سی تاثیر میں ہوتی نہیں ہے ہر شراب پیتے ہیں ملک و فرنگستان میں سب گھر گھر شراب
---	---

<p>کشیہ ہے نساخ او کی زکس مخمور کا پھول کے بنے جڑاؤ کو در سیاغ شراب</p>	
<p>بیغرض فصل ہماراں سے ہے باغ آفتاب میکدے میں کیا عجب گر جام می گردش میں ہے نالاہ بیل سے گلشن میں منو گل کا ضرر غیر کا احسان لیتے ہی نہیں روشن ضمیر گور تیرہ میں ہو ذرا غل داغ دل کی روشنی جو کہ روشن دل میں اک دن بھی نہواؤ کو سرور مہ سے باہی تک نہیں ہے عشق سے خالی کوئی زلف شگون میں نہاں ہے عارض تانا بان یا اپنے داغ دل سے شمع طور سر مشدہ ہے</p>	<p>کب ہوا محتاج روغن کا چراغ آفتاب دور بین ہر روز رہتا ہے ایام آفتاب باد صحر سے نہیں بھجت چراغ آفتاب سچا ہے کا محتاج کب ہوتا ہے داغ آفتاب رات کو روشن نہیں ہوتا چراغ آفتاب کب می گلگون سے ملو ہوا باغ آفتاب ایسی سیما ماہ کے دل میں ہے داغ آفتاب رات کو ملتا نہیں ہرگز سراغ آفتاب دست بیضا سے نخل ہووے چراغ آفتاب</p>
<p>خود بخود نساخ روشن دل کو ہوتا ہے سرور ہے شراب نور سے ملو ایام آفتاب</p>	
<p>داغ دل سے ہے جو خانان صفائی آفتاب ہو گیا تجھ پر قلندر کتے میں سکان چرخ کو تپاے چشم سمجھا ہے جو تیر جا خاک پا زور و رو ہو جاے خجلیت سے ابھی اوڑھنا تیرہ دل سے رہ گیا رکھے جو روشن ضمیر</p>	<p>ہاتھ میں رکھتا ہے کشکول گداہی آفتاب کر کے اسے مہ چار آب رو کی صفائی آفتاب تیرے در پر کر رہا ہے جیہ سائی آفتاب دیکھ بات ہے گر تارا رنگ طلائی آفتاب رات کو ہرگز نہیں دیتا دکھائی آفتاب</p>
<p>اشک چشم پر غم نساخ او ٹھہ سکتا نہیں مے کند صائب اگر شبیم ربانی آفتاب</p>	
<p>یاد میں لعل یے ہوا کو تیر سے ہے شدید او تیکے لعل میگون کی صاف ہو جاے آب خجلیت سے</p>	<p>چاہیے چشم تر بہاے شراب خون سے گلہ نگاہی قباغ شراب لعل ساقی جو دیکھ پائے شراب</p>

پرتو یوں سے ٹانگتے ہیں سروا ہی نسیم ہر بلبل ہے روح عنادل کا آتشیان ہر اشک سرخ لعل ہے کباب در سے ہوا عنقا ہے شکل مثلت تن سنجھت سیندور کا گمان ہے غلط او سکی مانگ میں سیرہ خط خوشما ہے رو سے روشنی پر تر	جلوہ فراچمن میں سرو روان ہے آب کس گل کے غم میں چشم سے دریا روان ہو آب یا و خرام و فذق آتش افشان ہے آب نام و نشان نہیں بھی نام و نشان ہو آب فذق کارنگ جو سن صفا سے عیان ہو آب نقش سے خالی نہیں دیکھی جبین ماہتاب
---	--

مٹ نہیں سکتا ہے اسی نسلخ قسمت کا لکھا

محو ہو سکتا نہیں طبع جبین ماہتاب

جاگنی میں بھی نہ آئے گی کسی پہلی مہین سو جتنا ہے نیک و بد غفلت میں کرنا کو پائین روشن دل سے بہرہ ساکن ترو دیکھ دو ہے پس مرون خیال کا کل سنگین لان روز و شب رہتا ہے گیسو معبر کا خیال دہسپان او سکی زلف مشکین کا جو شکو آگیا قطرہ ہر اشک میں پڑتا ہے عکس زلف یار شعر و صفت کا کل اب درو زبانی یار ہے	خاطر دلبر میں گذرے گی ہماری یاد کب بوریا مسند ہو کیسا کرتی ہی تاثیر خواب فیض یونہی تا ہے سب کو گو کہ ہے دور آفتاب جاسے رگ پیدا ہو ہے سین گور کو تہ میں سانپ بانہی کی صورت ہے ہر زخم دل مضطرب سانپ بن گیا تار نظر ہر سمت اپنے گھر میں سانپ آج لہر تا ہو آب صافی گوہر میں سانپ اندھون لہر ار ملا ہی چشمہ کوثر میں سانپ
--	---

کیون جگہ دی دلمین یاد زلف عنبر نام کو

پالتا ہے کوئی بھی نسلخ اپنے گھر میں سانپ

روایت تارے قرشت

مرتبہ اسے جو کہتے ہیں مکان کوئی دوست بس میں کافی ہے اسی قاصد نشان کوئی دوست ڈر کے مارے شکر عاشق کہ فی جہل سکتا نہیں	حاملان عرش کرتے ہیں بیان کوئی دوست دود آہ عاشقان ہے آسمان کوئے دوست کم نہیں مار سید سے پاسبان کوئی دوست
---	---

دیکھتے رہتے ہیں جو اوس حور ویش کو ہر گھڑی شور و غل کرتے ہیں برپا عاشقوں کو دیکھ کر پہستے ہیں صورت گندم دل عاشق کو اوسکے عاشق کا ہوا شک بدگمانی سے مجھے استخوان بھی عاشق کشتہ کے رہ سکتے ہیں میں یہ سمجھوں جلیتے جی جنت میں پایا ہوتا سیر خبت کا ہے او کو لطف حاصل نہ اہر بعد مردن بھی رہوں قایم وفا داری میں ای سیسا آسمان پر بھی نہیں کہتے قدم	داخل خبت ہیں گویا ساکنان کوئی دوست ہیں رقیب بیجا گویا ساکنان کوئی دوست اسیسا ہیں یہ زمین و آسمان کوئی دوست جب نظر آیا کوئی انسان میان کوئی دوست کرتے ہیں بیکار ہما گویا ساکنان کوئی دوست رہتے کو بیکارے گر کوئی ساکنان کوئی دوست سارے باغ جنان ہیں رہروان کوئی دوست دفع کیجو میرا لاشہ در میان کوئی دوست مہر سے ہیں سر بلند اقداو گان کوئی دوست
---	---

مثل ناسخ مجسمہ بھی فساد روشن ہو گیا
عرش اعلیٰ سے کہیں بالا ہے شان کوئی دوست

بار باری کیا سین ممکن میان کوئی دوست ایک جنبش سے کیا ہو کام عالم کا تمام چادر ممتاز بالائے حجاب نور ہے باوجود رنگ ظلمانی وہ ہے عین ضیا قطرہ افشان صحن گلشن پر ہے ابرو بہا ہو گیا اسے ہمد مویہان بند بند اپنا جدا وصل کی شب مصرعہ اہلی ہے ای فساد دل ناسخ ہوا کوئے صنم کا شیدا گزرے جو ای نسیم تو گرد مکان دوست لب نور پستہ چشم ہے با دام سے فزون شب خواب میں گئے تے پرشت برین کو ہم عالم کو روئے روشن مہ کا یثین ہو	کیوں حبالا قینین کچھ فقس جک ابوی دوست طلحہ زن تیغ قضا پر ہے خم ابروی دوست بیجا بی میں بھی ہے دوہر انقلاب دی دوست ہے سواد چشم گویا زلف عنبر بڑے دوست یاعرق افشان رخ رنگین پر ہے کیسے دوست ہے نیام آستین میں تیغ ومان بازو دوست عاشق اندر پوست کے گنجد جو بندہ دوست کون مومن ہے نہیں جسکو تنہا ہے دوست پونچا مرے غبار کو تا آستان دوست شیرین ہے قند سے کہیں زائد زبان دوست تعبیر ہے کہ مویں کے پھر مہمان دوست دیوار سے وہ مہر جو اپنے لگاے پشت
--	---

طوطے کو بند سیزہ رخسار نے کیا
چراغ آہستہ کو گریے کی صفائے نشت
رہ جاو میرے گھر میں تم اسی یار شبکی شب
رہتا ہے جلوہ گرہ کامل تمام رات

عاشق کبھی کرتے نہیں جانان کی شکایت
شبانہ نہ کرے زلف پریشان کی شکایت

رو لیف نامی شہزادہ غزل صنعت بیس و لزوم و تکرار میں ہے

وہ پری ہے دشمن جان الغیث
وہ پری ہے دشمن جان الغیث
وصل کی شب کا ہوں خواہان الغیث
جان لے کے چشم گریان الغیث
ہے دیان یار کا عقدہ نہان
میں تو اوٹھ جاؤں عدو بیلا ہے
زلف کے مجھ کو چھنسا یا دام میں
تنگ ہوں اشک و دل بیا ہے
یاد میں ہوسے کے ہم روتے ہیں غزل
کب نظر آئے گا وہ آہستہ رو
کب پھرے اپنے پر پرستہ نصیب
وہ رخ روشن ہے اکھنڈ ہے نہان
اس خرابہ میں میں ہوں کون کا کجا
ہجر میں بیتابی دل بڑھ گئی
پنجہ رنگین نے دل کو فوج کیا
کفر کی غلٹ جہان میں چھا گئی
سرو بالی دوش ہے شاخ کو

الغیث ای جن و انسان الغیث
الغیث ای روز ہجران الغیث
الغیث ای روی خندان الغیث
الغیث ای راز پنہان الغیث
الغیث ای بزم جانان الغیث
الغیث ای خط جانان الغیث
الغیث ای برقی و باران الغیث
الغیث ای بھل خندان الغیث
الغیث ای چشم حیران الغیث
الغیث ای چرخ گردان الغیث
الغیث ای ماہ تابان الغیث
الغیث ای گنج پنہان الغیث
الغیث ای برقی رخشان الغیث
الغیث ای شاخ مرخان الغیث
الغیث ای نور ایمان الغیث
الغیث اسے تیغ بران الغیث

مثل حافظ مر گیا قساح بھی

الغیث ای مایہ جان الیغیث	
ہمید یہ ظلم و ستم کیا باعث آپ کیوں دیتے ہیں دم کیا باعث رگ کیا ہے مین دم کیا باعث	حیرت بخت و کرم کیا باعث جوٹ و عدد کے تو نہ کچھ صبا لکنت یار کا شاید ہے خیال
کیا اسٹین وک لگاؤ کساح آکھین کیوں ہو گئیں ہم کیا باعث	

روایف حکیم اچمد

مے کدے میں ہے فروغ جلوۂ جانانہ آج گوہر دندان صافی کاسے زندان میں خیال ساقیان حور و شن کے پر تور خسار سے دبران سیم تن کا آگیا ہے جو خیال کر دیا آزاد فصل مے مین اوس صباد نے عند لیبوسیر کو وہ رشک گلشن آئینہ کا زیر تیغ ابرو سے ہو نچوڑا قاتل وقت ذبح روٹھک کر کل سے گیا ہے مجھ سے جو وہ جان جان فصل گل آئی ہوا بدلی ہوئی ہے اے بری جان جائے یار ہے سر سے کفن باندھے ہوئے	ہر لب منجوار پر ہے نغمہ مستمانہ آج رشک اختر ماہر و نجیب کا ہر دانہ آج ہو گیا ہے غیرت بانع ارم سے خانہ آج کلمہ اخراں کو سب کہتے ہیں دولتیانہ آج کیا قفس سے اوٹھ گیا ہو مسرات دانہ آج بانع مین رہنے نہ پاسے ہنرہ بیکانہ آج سر جیکانا ہے ہمارا سجدہ فیکرانہ آج ہو گیا ہے دل کا عشرت خانہ ماتم خانہ آج جائے گادندان سے صحر کو ترا دیوانہ آج کو چہ سفاک مین جاتے ہیں ہیکانہ آج
---	--

کیا عجیب ہو کانب جائے گنبد گردان اگرچہ

میرے دل سے نکلتے ہیں اک آہ بیتا باندہ آج

کوہ و صحرا میں گئے ہیں عاشق دیوانہ آج چوڑ دے کچے کو زانہا ویر برہمن ویر کو ووقدمین کوہ و صحرا کی اوڑاڈا ایکھا خاک	ہو گیا ہے اوپری آباد ہر ویرانہ آج گوش زندہ ہو تیری بیکتائی کا جو افسانہ آج ای پری زندان سے چوٹا ہے نرادیوانہ آج
---	---

<p>اے پری تجھ کو قیامت تک جلتے دو مکان رو سے رنگین و قد موزن کو تیرے دیکھ کر ہر طرف سے رنہ می آشام کا جو ہے ہجوم خانہ زنجیریں تیرے خموشی کی ہے یاد چشم مست ساقی سرشار مجھے پھر گئی شمع حسن عارض پر نور کے نظارہ سے نشد ہووے کاسۂ چشم خنیاں کا کابل</p>	<p>وعدہ فرما کر لکھا جس نے ترا دیوانہ آج بیل و قری ہوئی اسے مقصد و پروانہ آج ہو گیا بیت احرام سے زیادہ میخانہ آج اے پری غل جو نہیں کرتا ترا دیوانہ آج ہو گیا لہریں میسری عمر کا پیمانہ آج اپنی ترکان بن گئی گو یا پر پروانہ آج بزم ساقی میں جو دیکھے گردش پیمانہ آج</p>
--	---

و جد کا ہر حال کیفیت اور تھانیں اہل فہم
حضرت نساج پشیہ وہ غزل مستانہ آج

<p>گرم رو ہووے جو یہ آتش قدم دیوانہ آج دوبت زہرہ چین اگر ہوا ہم خانہ آج وہ بیت پر نور ہے جو ساقی میخانہ آج شیشے ٹوٹے خم پشیمے اور چوبے پیمانہ آج ہو گیا آباد دیوانوں سے ہر ویرانہ آج پر تو لب و اللہاس و دندان سے ترے سات آتلیہوں کا حاصل تھا جسے کل تک فراغ خندہ و حیران نما کے وصف میں اور شک ہر بالہ سہ طرق ہونے خیمہ ہو تار شعاع اٹ نہیں کرتی ہے پروانے پہ ہوتی ہستی چشم وحدت بین کو ابرہیم او حسم کی طرح اوسکی آرایش نے طرف رنگ دکھلایا مجھے مختصر کو بقی زلفوں نے فطول کر دیا</p>	<p>خار حیران پری ہو صورت پروانہ آج برج میزان سے زیادہ ہے مرا کاشانہ آج گردش شمس و قمر ہے گردش پیمانہ آج میکہ سے میں جو کیا ہے فوہ مستانہ آج چشم یاد و فن کا جو شہرہ ہوا افسانہ آج خانہ آئینہ ہے گویا جو اہل خانہ آج اوسکا قصہ ہو گیا ہے دہر میں افسانہ آج دل جلاے برق کا مصراع بیتا بانہ آج اوس رخ پر نور پر دل ہو گیا دیوانہ آج شمع دکھلاتی ہے اپنی بہت مردانہ آج ایکسان ہے بوبرا و مسند شانہ آج منہ لگا ہے آئینہ اور سر چڑھا ہوا شانہ آج تیرے سودا کی کا قصہ ہو گیا افسانہ آج</p>
---	---

ناداؤ نساج دیتے ہوئے کہ اس خبر میں

جینم ورافت دہرات حسرت و دیوانہ آج	
کیا تجب ہو نگاہ چشم مست یار کج وصف کا کل میں مرے غامد کے ہر تبار کج کیا تجب سر انجام ہو جب ہو بدی آغاز میں راستی تیری مژدہ کو زیب دے ایر کو خم کج و دن کی چال کج چلتا ہے غیرت ہے جسے راستی پیشہ ہو اونکا جو کین آواز حسین موزیوں کی راستی بھی رنج دیتی ہے بہت ترجی نظرین عاشقوں سے تیغ زن اچھی نہیں	سٹہ کی حالت میں اکثر چلتے ہیں می خار کج دیکھتے تھے غور سے چلتا ہے ہر اکار کج ہو مکان ٹیڑھا ہے معمار اگر دیوار کج پیر سید ہا ہے تو ہے ام تیغ زن تلوار کج دار کی صورت ہنر دے شیر کی رفتار کج بان دنیا میں اندیکھا سر و کوز نہار کج خوف ہو رہو کو کم ایذا کا گر ہو خار کج رخسما کیا کاری لگے پڑ جاے کر تلوار کج
صائبیہ لساخ کو کیا تہنم گشتہ کا خم ہنسٹ عیسے کر بود ششیر جو ہر دار کج	
عارضی حسن کا کیا ہو رخ عاتان محتاج راغ عاشق سے بہن کا پریر یون کو صف کی صف ایک ہی جنبش میں کرے صاف نگہ یار کا مشتاق ہے عشاق کا دل کام کیا حسن خدا داد کو زینت سے بہلا	خال مصنوع کا کب ہو مہتابان محتاج کب ہو ماہ کا خورشید درخشان محتاج تینغ و خنجر کی منین ہے صف شکران محتاج کہ ہے الماس کا ہر گوہر سلطان محتاج پان کا ہونہ لب لعل بدخشان محتاج
سوزش ہجرین لساخ بقول صائب راغ نایت بدسوزی ایران محتاج	
قبضہ قاتل میں ہے ششیر آج بہیمے رنجسہ کا کل کا نیال	ہے لب ہر زخم پر یکسیر آج کیے دیوانوں کی کچھ بدسیر آج
خال ل لساخ لکے داشتگاف خون سے نارس کچھ تحیر آج	
ہے وہ ناواں جانتا ہے جو کہ دشمن کو حقیر توڑ دیتے ہر جہاز دنگو یہ ہستنا شیر آج	

جینم ورافت دہرات حسرت و دیوانہ آج

بہر زریں تنوں نے رقص پر بانہی کر ہر ویش ہر کما کہ شب آمد سر اسے اوست	بھیا کریتی ہے انسان کو زر کی احتیاج خانہ بدوش کو مہین کچھ گھر کی احتیاج
---	--

رولف جیم فارسی

جیم کھل جاسے دما زلف کر بگیہ کا پیچ بل بے پیشاری کہ اکشب نہ سنا ہر کے کان بستہ زلف دوتا کو نہ رہائی ہو دے کس طرح حین ملا کر کیا عشاق کو قتل ہو گا دیوانوں سے ہر خانہ زندان آباد عمر کٹ جاتی ہے پر خاک مہین آتا ہاتھ میشل زنجیر گلو کیہ ہوا عاشق کا کھڑے کر ڈالتے مین وید یکے جسکے خدا	دھن کا کل مین وہ سنکے مری تحسیر کا پیچ نہ چلا تحسیر مے ناکہ شبکیہ کا پیچ بڑھکے زنجیر سے ہے زلف کر بگیہ کا پیچ نہین کہتا ہے ترے جو ہر شمشیر کا پیچ فصل کل آتی ہے کھل جائیگا زنجیر کا پیچ کب ہو سس یہ کھلا نسخہ اکسیر کا پیچ زلف سے بھی ہے سوا جو ہر شمشیر کا پیچ چلے دیوانوں نہ وشت مین نہ زنجیر کا پیچ
--	---

غیر کے نام سے نسخہ اوستے کیسے نامہ
تاکہ اوستہ نہ کھلے آپ کی تحسیر کا پیچ

پیمہ غزل صنعت روالصد رے العنبر مین ہے

پیمہ تفتیر یہ چلتا مہین بڑیہ کا پیچ تج مین گیسو دن کے کتنوں کو اکھیا مارا پیمہ کا کل مین ہنسائے کے لیے لکھا خط پیمہ سے داو پہ شب او کو چڑھا یا تاکہ پیمہ انت سے ہو واقف وہ جو آئین چھپے پیمہ مین لاسکے شکستے مین جو کیسینا بھسکو	بند میگا دل پہ مرے زلف گر بگیہ کا پیچ نوجوانوں پہ چلا اسن خلک پیر کا پیچ مین سمجھتا ہوں ای نو خط تری تحسیر کا پیچ پیمہ کو میرے وہ سمجھے یہ ہے تقدیر کا پیچ شمع کی کوئی زبان سے سنے گلگیر کا پیچ مجھ کو کھلا مجھ پر تری زلف گر بگیہ کا پیچ
پیمہ سے چرخ کو نسخہ کوئی کیا کھلے	

	<p>نہیں کہلاتے تری زلفوں کے گر پیچ کسی کے ہاتھ کیا سیدھی طرح آئے پریشان ہو بزرگ نگہت گل دربان شانہ نے کو لا یہ عقدہ تقدیر کو پار زندان تن مین</p>	<p>نوجوانوں کو بچھا رہے وہ ہے اس پر کا پیچ پرین کے میری جان پر پیچ پر پیچ کرے زلفوں سے زاید وہ کہ پیچ ہے سبیل پر زلفوں کا اگر پیچ کہہ بھی اک نہ اک زلف دو سے پیچ پڑا تارِ نفس کا جان پر پیچ</p>
	<p>سین شاخ جو بلنے کی طاقت بند ہے عشق کا مجھ پر گڑ پیچ</p>	
	<p>روانی مانگے گی ہرگز نہ سو برس میں روح اگر نمانی اسکو تو کہا سے فتین روح یہ جانتی ہے نہیں قیدیوں کی رہیں روح انگلی ہے کہیں بیل کی خار و خس میں روح ہوئی جو قید سے جوڑے کے نفس میں روح ہے قید خانہ نقش سم فرس میں روح ہوئی ہے قید اب ان بیب بیش رس میں روح ہے کشمکش میں ہمارے ہر اک نفس میں روح</p>	<p>رہے گی قید سدا جسم کے نفس میں روح ہوئی خراب ترے وصل کی ہوس میں روح ہوئی ہے قید مرے جسم کے نفس میں روح نہ عشق لیلی و عذرا ہو میرے دل کو کبھی کہیں نہ چھٹکے پریشان ہو دام کا کل میں جواک سوار پر وہ ہو گئی ہے دیو اسنے ادن او بھری او بھری کوچ میں چھٹا کر دن گرہ وہ دیتے ہیں بند قبا میں کس کس کے</p>
	<p>شب فراق میں تسخ میں بقول ظفر ندون بکنے اگر ہووے اپنے بس میں روح</p>	
	<p>ہنستا نہیں ہے دام میں غنقا کسی طرح چہنستا نہیں ہے چاند کا دہتا کسی طرح آہن دلوں کا دل نہ پسیمجا کسی طرح</p>	<p>مضمون کر کا ہاتھ نہ آیا کسی طرح جو عیب جس میں ہو نہیں جاتا کسی طرح دیکھا نہ چشم حلقہ نہ زنجیر میں سر شک</p>

مضمون باندہ ہے کیا لب جان بخش کا حصہ	شیطان ہو سکے نہ میسا کسی طرح
جو تنگ دل ہو لاسے کھانے وہ حوصلہ	نہیں کہ چاہ ہو دریا کسی طرح
تاب جسم لیا نہ لاسے کسی رقیب	ہیکے نہ آفتاب کو اندھا کسی طرح
مضمون چشم و ارسا نہ شہساز	کوڑے میں بند ہو سکے نہ دریا کسی طرح

دشوار افضا ہے مسلح دیار کا باندہ	صفین جمع ہو دین نہ اک جا کی طرح
----------------------------------	---------------------------------

اے بچم ہے اگر ہر درخشاں رو سے صبح	ہے بجائے شمع ہر کو کیسو سے صبح
کیسو سے شہزاد و روی صاف تو فیضیاد	تیر کی رو سے شام و ساد کی رو سے صبح
ہو دوبارہ زندگی حاصل مجھے اے ماہر	ہجرت کی شبکہ اگر آجائے مجھ تک ہو سے صبح
صاف دل کو ہو سکے حاصل صحبت ازون	گرم ہے خورشید عالم تاب پہلو سے صبح

وصف و تسلیح مہر کو صبح بار کا باندہ	کلاک صابج و شیریں تند ز گفتگو صبح
-------------------------------------	-----------------------------------

ہے حسین او سلی اگر ماہ منور کی طرح	قطرہ خوب روخ روشن پہر آخر کی طرح
پہل نہیں باغ جہان میں کوئی اس سے پایا	قد کشی خوب نہیں سرو صنوبر کی طرح
کاوش الفت ثرکان سے ترے او قائل	سائنس ہی طبعی ہے سینے میں تو فخر کی طرح
اثر الفت کیسو سے مجھ سے ترے	آہ سوز ان میں ہے پوئے غم از فخر کی طرح
آبلہ پانی سے اپنی یہ ہوتی ہے حالت	خار صحرے جنوں میں مژدہ تری کی طرح
شعلہ پر ایشب فرقت میں ہے آہ سوزان	آخر مسرے برین ہو گئے اظہر کی طرح
جتنی تکرار ہو ہوتے ہے حلاوت ازون	تری دشنام بھی ہے قند مکر کی طرح
تار کا کل کا اگر پیچھے احوال رستم	موج طوفان بلا خیر ہو مسطر کی طرح

رو سیاہی کا ہے باعث ہی دنیا میں ام	کوئی نساخ بری چہ نہیں ز کی طرح
------------------------------------	--------------------------------

جو ذکر حق میں ہیں ایمن چرخ گردان سے	کماستیا سے ہے خوف و امان پریش
-------------------------------------	-------------------------------

ردیف خاصے شخ	
<p>اوں سے نکل چلی نہ سہو و سہن کی شاخ گل و عبث نکالتے ہیں باکین کی شاخ باغ جہان میں خشک ہو نخل کس کی شاخ پیدا ہو میری گور پہ نازک بدن کی شاخ در کار بہر کلک ہے یاں یا سمن کی شاخ کیا سبز و تر بہار میں ہووے ہرن کی شاخ ہو سہرہ میں کے نخل عقیق میں کی شاخ ہوتے نہیں ہے نرم کہی کر گدن کی شاخ عالم کے کہ چھوٹی ہے گویا وہن کی شاخ پیدا ہوئی ہے شہر کی سہرہ ہرن کی شاخ</p>	<p>میں دست و پاسے پار گل نارون کی شاخ اہل جہان میں ساوگی یار کے غلام قرعہ گیا ہے پیری میں دل اپنا ہم صغیر اے چرتہ ہوں میں کشتہ بازوے نازن اک سیم تن کی کلتے ہیں تعریف اندون کج خلق کو جہان میں شرہ منہ نصیب گر سرخ ڈوے دیکھ لے چشم کھل کے باقی نہیں ہے سخت دلوں کی کشتگی منہ دہونے میں کرے جو وہ مسواک لگیا مارا جو تیرا دوس نے دل وانے وار پر</p>
<p>نستاح تو کر او بروے و لدا روستا کھاتی ہے پتیاب غزال غنن کی شاخ</p>	
<p>سہے برق کے ہمیشہ ریشہ شاخ بہریمے سرخ سے ہے شیشہ شاخ عالم میں ہے اب لبو و لبیب شیشہ شاخ</p>	<p>ہے عشق سے مملو چرک دریشہ شاخ اشک شفیق آنکھوں میں او سکی نہیں ہی چرخ کیونکہ نہ کرے عمر گرامی کو تلف ماسے</p>
<p>جل جائی نہ کیوں فکر سخن کاہ کے مانند ہے شعلہ فشان آتش اندیشہ شاخ</p>	
<p>میش تمیت ہو جو پڑ جائے گھر میں سوانح</p>	<p>اے صنم چاہیے ہو میرے جگر میں سوانح</p>
<p>ردیف وال ابجد</p>	
<p>یکساں کا دم ہو گیا ہے دیکھ کر رفتار بند</p>	<p>نطق موطی ہو گیا شکر تری گفتار بند</p>

<p>گورین بھی خواب ان آنکھوں کو ہو خواب خیال چشم عاشق کو ہو اپنے شکستہ کا گمان وصف اک مطرب پس کے کرتے میں تخریر ہم خواب میں او سکھو کہیں آنے کا آجائے خیال انتظاری رات بھر اس ماہ ہر جاگی ہے وصل میں بھی خواب ہو جاتا ہے آنکھوں کو خیال نرم رویوں سے بیل غمہ میراے کلک کے پیچ و خم تیرے شعلے کے کیا ہو جھکو قتل یہ اثر پھیلا ہے تیرے تار باقی زلف کا بیسے اشک و سخت دل تیرے لب درود ان منہ سے نکلتے کوہکن مارے خجالت کو نبات کب جگہ ملتی ہے عاشق کو دل معشوق میں کس بت چین کا کھلا جوڑا کہ خوشبو سے جہان</p>	<p>بعد مردن بھی نہو چشم خیال اسے پار بند او ترے بالوں سے ہوے جو رزن دیوار بند کلاک سے ہو جائیگی منتظر موسیقار بند برج میں آنکھوں کو کر لیتا ہوں سو سو بار بند چشم اختہ سان نہو گا دیدہ دیدار بند چشم کر سکتا نہیں ہے طالب دیدار بند طوطیاں مہند کے ہو جائے گی منتظر بند کم نہیں شمشیر بندوں سے ترا دستار بند ہے رگون سے شکاک تک بھی اوصاف نہار بند کیا تعجب ہے کہ ہووے جوہری بازار بند کر دے شہرین کے لبوں کو نعل شکر بار بند کب ہو غمہ کے قفس میں بیل گلزار بند مثل نافہ ہو گیا ہے مشک کا بازار بند</p>
---	--

بیچتا ہوں یاد کو کھلا شب جو اکا حال
روزای نساح کرتا ہوں سنیہ و چار بند

<p>سہرے کے جو گلہ وہ بت بے پیر سفید ماہ ہے منہ سے ترے اویٹ بے پیر سفید روز رہتا ہے جو موسے کے صاف کا وہیاں دل رواج کو اپنے ہے صفائی حاصل خاکساری نے مری صاف کیا یاد کا دل ہے تصویر جو صباحت کا تھے اسے صبر و منہ سے اک بات خجالت سے نکلتے ہر گز کھینچی ہے اویٹ تر ساری گوری صورت</p>	<p>نقش غر زرد ہوا اور چاند کی تصویر سفید سبزہ خط سے ترے چرخ پہ ہو تیر سفید ہو گیا غم سے حق عاشق و لگیہ سفید کہ ہے اسے رشک قمر ماہ کی تصویر سفید کیسا اگر کرے آہن کو بھی اکیر سفید اپنی آنکھیں جو ہیں مثل قدح شمشیر سفید آئینہ رویوں کو کر دے تری تقریر سفید ہو گیا ہے قلم کا بت نقد پیر سفید</p>
--	--

<p>وہ سیدہ کارہون عالم میں کہ بعد مردن وہ اوڑا یا ہے ترے زبک طلالی فرنگ</p>	<p>منین رہنے کی مری قبر کی تعمیر سیف کاسہ مہر ہے مثل مدح شیر سیف</p>
<p>وصف اپنے دل صافی کا جو لکھون قشاح کیا عجب ہووے سیاہی دم تحریر سیف</p>	
<p>چروانہ کب ہو مالہ آتش نشان پسند انسان کے ہوتے آئے نہ جو بخان پسند او کو اگر ہے محرم آب روان پسند یہ ہے زمین پسند تو وہ آسمان پسند وہ طفل شوخ کیون نہو پیر و جوان پسند یا تہوں کو دل پسند ہے اکہو کو جان پسند اتاہے کب ہا کو بچہ استخوان پسند ناوگن کو آب ہے کیونکر کمان پسند یوسف سی جنس کیون کرے کاروان پسند حاسد کو آئے خاک ہماری زبان پسند</p>	<p>حاشق جو ہے نہو او سے شور و فغان پسند مجھ کو بہشت سے بھی ہے اوسکا سرکمان پسند ہو میرے تارا شک کے ڈورے تو ہو بجا آہ رسا سے اشک کو ہو کیا مناسبت ابو ہے اسکے شکل کمان اور نگاہ تیر کیا جان و دل بچین کے ترے دست و جسم بڑی یہ آکے تیغ شہر ہے یارنگی وہ دیکھتے ہیں قامت خم گشتہ کو مرے ہے دل مرا عزیز بتان زمانہ کو خفاش کو ہے ہر درخشان سے دشمنی</p>
<p>رہ جائیں گے مہا سے تو کھائے سگ حنم نساخ و لون کو میں سے استخوان پسند</p>	
<p>منہ سے تیرے ہو گیا روئے میرا تو سیف بام پر او سکے جو بیٹے زراغ کا ہو پر سیف سلنے دانتوں کے تیرے ہو گیا گوہر سیف ماہگ کو تیری مین سمجھارات کو اثر و سیف انتظاری میں ہے شکل دیدہ اختہ سیف روتے روتے کیون نہو سے اپنی چشم تر سیف ہے گرد دست خالی مین نرے ساغر سیف</p>	<p>ہو گئے دندان صافی سے ترے آخر سیف وہ صفائی حارض جانان کا پہیلا ہے اثر پانی پانی ہو کے غرق آب بخلت جو ہوا تیرے جو سر پر نہو کیون گنج کا جھگو کمان ای بت مر و ہماری آنکھ جو پتر اسکے صاف ہو جاتی ہے اکثر چیز نہو سے اثر ساقیا ہے یہ دل صافی جو تیرے ماتہ مین</p>

منطس گر روے رنگین ہو لو مارے نرم کے نام ہی خون کا سین باقی نہ باقی یار میں	جام میں ساقی ابھی ہو سے مو احر سفید صورت موسے مکرست یہ تن لاعتہ سفید
حضرت شہناخ بھی میں نغمہ زن مثل حسن ساقی نمی دہ کہ ابرے خاست از خا و سفید	

دل میں ہو مرے نالہ پر سوز گمان بند کیا جاے عجب ہو روے اگر بت کا دبان بند یہین جو کہ سبکبار وہ ہوتے ہیں کمان بند دشمن کا گریار کے گہوین میں ہوتا کیون چپ نہ لگے جھکو کہ دل خون ہوتا کیون واند رہے عاشق حیرت زدہ کی چشم چپ جھکو لگی دیکھ کے سیند و کا ٹید کا	رہتا میں گروں و خانی میں و ہوان بند سے غیب کے پردہ میں ہر اک تر نشان بند کر سکتی ہوا کو نہیں زنجیر گران بند خاستی کے لیے ہے درگزار حسان میت گلشن میں را کرتی ہے غنچہ کی زبان بند ہو تاسے بھلا دیدہ لظویر کہسان بند شجر سے ہو جاتی ہے انسان کی زبان بند
--	--

ولہ

جو میں خوشخوار ہو اول کو صفائی حاصل سرخ پوشاک کا ہو جا بگا عالم کو گنا میں یہ سمجھوں کہ رقیبوں نے دل و سکا ہوا ہو صفائی نہ دل تیرہ درون کو حاصل بند مردن بھی خیال رخ رنگین جو رہا یتیم خوشخوار کو قاتل نے سبھا لاجو کہین تن رنگین سے شلو کے میں ترے اچھو سارے اوس شوخ میں اپنی شمس قر کے انداز وہ دندان منہ کا ہے تصور ہر دم	میں دیکھا کہی رنگ رخ بہرام سفید پہنے پوشاک جو وہ یار گل اندام سفید بیچے کا غنچہ جو جھوٹ کا مقام سفید میں ہوتا ہے کہی رنگ رخ شام سفید سرخ ہو گا کفن اچھو یار گل اندام سفید چرخ چرخ پہ ہو خوف سے بہرام سفید لعل کے بن گئے سب پیپ کے ہوا سفید صبح ہے زرد لباس اور شام سفید اودتے روتے تھے میں دیدہ ناکام سفید
--	--

مہرے صافست وہ شہناخ بقول ناسخ ہو گئے آہ مرے ہونے یہ نام سفید	
---	--

<p>تاکہ عالم میں ہوا گشتِ ناصح کا چاند ہو گیا کیا جہنم صرقا عید کا چاند ہو مجھے ماہِ محرم سے سوا عید کا چاند آسمان صورتِ کشکول گدہ عید کا چاند زرد خورشید درخشان ہو تو خوشا انتظاری میں تھے دیدہ خواب سفید</p>	<p>اپنی اونگھی سے تو ای ماہِ تباعید کا چاند نبین آباہی نظر کا سے سینے گدہ عید گر نہ ہوں ماہِ رخ یا سے روشن کمین قطرہ حسن طلب کر نیکو آیا لیکر داغ روشن سے مرے عارضِ تابان سے تا مہ بر تو نہ پھرا اور بزرگ کا عید</p>
<p>کہ بہر صید رہے گھات میں نہان صیاد کبھی نہ مرغ چمن پر ہو نہ سر بان صیاد</p>	<p>ہے مرغ دل کے لیے خال زلفِ پین کبھی نہ عاشق جانشیز پر وہ رحم کرے</p>
<p>اور نہ سینہ او مرغ چمن طائر پر بند حاکم جبے کرتا ہے وہ مجرم کو نظر بند خوف سے ہووے ابھی نہ ہم کا شہید رہا اسیرِ حیرت افزا ہے رہا صیاد ہوا بھی بہتی ہو ایجان کبھی جا میں بند ہووے نہ رہا سلسلہ زلف کا پابند</p>	<p>کیا بلبل دل قید سے زلف تو کسے رہا آگہو کو مرے دہیان پر و دید و نگہ کا گر می داغ جگر دیکھے جو ای شعلہ غدار ہوئی ہر زلف کی زنجیر تیر آزادی ہماری جان دل صافین نہ ٹھہری گی ہو جان رہا دامِ نفس سے تو رہا ہو</p>
ولہ	
<p>خطت را مشکِ سیران آفریدند مراقبِ نالان آفریدند در چشمِ ابر گریان آفریدند مہ خورشید تابان آفریدند جبین ماہ کنگان آفریدند چہ گوہر سے فلطان آفریدند کہ آن گیسو سے بچان آفریدند ترا شمع شبستان آفریدند</p>	<p>دل را خشمِ خندان آفریدند ترا سر و گلستان آفریدند زلزلت برق خندان آفریدند ز نور آن جبین نورافشان ز نور آن کف پائے نگارین دو چشم از قطرہ اشک صافی بہ خود چہید مار آرزو از رشک قر از خاک پروانہ سبر شتند</p>

<p>سخت کنا چشم پر غم گرد کرده شده شوق سینہ صبح قیامت جہانے را چو گندم چاک شد دل</p>	<p>از آن دور ناسے عمان آفریدند که این چاک گریبان آفریدند چو آن نار در پستان آفریدند</p>
<p>دل نسلخ را روز تختین بر اسے عشق خوابان آفریدند</p>	
<p>از خند تو غنچه خندان گلدار از پنجه تو پنجه مرجان گلدار از تیغ نگاه تو که سفاک جهان از کاکل و آئینه زخما رویت از جسد سپاه تو که وز وید سپاهی</p>	<p>وز گریه من ابر بهاران گلدار وز لعل لب لعل بهشتان گلدار بیدار گرا کج شمشیران گلدار چوین و حلیت ملک بهشتان گلدار از بخت سیاهم شب بجران گلدار</p>
<p>نسلخ ازین خرقه سبکوس که داری کفایت تنگ اندر دسلمان گلدار</p>	
<p>دل که سدر گم غم همانند شد رنگ برگ پان که دزدانش گرفت دل بیاو آن پری و ابرو چون طرح بسته را کشادی رلو مهر و نبض و عداوت عالم دانع دل در سراق ماه رخسار نزد از در اسبابه اهل سعادت</p>	<p>شور عشقش در جهان افسانه شد از زمر و لعل این در وانه شد سینه زندان خانه دیوانه شد خاطر جمع من پریشان شد کم شد و بیش شد و و چندان شد غیرت آفتاب تابان شد صدای ماتم فریاد از کساری آمد</p>
<p>رویف نوال تهنه</p>	
<p>بند ہے بین یار پر رو کے دند پر تعویذ بتون یہ خاک بھی کرتا مہین اثر تعویذ</p>	<p>کہ دفع قلم ہے بہتر تعویذ جلاے ہننے تو لکھ لکھ کے عمر عجز تعویذ</p>

ہمارے نام سے بھی اب تو کو نفرت ہو رہائی اسپہ بھی گرداب چھبر سے منوئے چھک ہو عقدہ شریا کی کھکشان میں عیان اڑاے اے گلستان حسن اورام سے ہو اندر ام وہ بت یہ خدا کی قدرت ہے	رکھاتے ہیں ہمیں راہِ خوب اثرِ تعویذ میا بے بچہ میں بھی شب سے تاسخِ تعویذ بند ہیں جو رشتہ گم تری مانگ پر تعویذ بنے ہیں بیل جوشن کے بال و پر تعویذ ہمارے سیکڑوں پانی میں گھول کر تعویذ
---	--

ہے جو کو درد یہ مصراعِ معنی مستراح
لکھتے ہیں تری ہیکل کے تاکر تعویذ

ردیفِ رومی قرشت

کام کیا ز نیت سے رکھے روی خندان گہر عاشقو سنتے بھی ہو کچھ دیکھیں شان گہر پڑ گئے سوراخ دل میں آہ پھر کیا کر سکے طوطی حیران کی صورتِ خویرت ہو گئے کسنے چغمِ چشمہ خورشید میں دیکھا ہوا شک پنچہ مرجان ہو غرن دستِ خانی سے ترے سنگدل سے کب ملین ہم صحبت نازک ناز صاف دل کو دولتِ دنیا سے دوں حاصل کب گوارا کرتے ہیں نازکِ منشِ سخی کا کام جو میں عالی منزلت کیا کام اؤ کو غیر سے کب کسی کو رنج دیتا ہے جو ہے روشن ضمیر قدر کیا اوس دل کی عالم میں نہو گردِ غم صاف دل کو خود بخود موتی سے حاصل آہ	کب بھلاستی کا ہو محتاج دندان گہر گویشِ معشوقان اوٹھائیں بار احسان گہر رشتہ کو سکتا مہین ز حشم غایان گہر دیکھا آئینہ رو کو چشم حیران گہر کان میں گرداب کے پیدا نہوشان گہر پانی پانی ہو ترے دانتوں سے دندان گہر سنگے آہن قول کب سکتے ہو نیزان گہر صورتِ گل زر سے کب ملو ہو دمان گہر اوستخوان کوئی چہا سکتا ہے دندان گہر اوٹھ نہین سکتا ہے گوشِ مہ و احسان گہر کب زبان کو صدمہ پونہ چاتا ہے دندان گہر قیمتی کر دے گہر کو ز حشم خندان گہر ہو دے کب مسواک کا محتاج دندان گہر
---	---

غم میں بھی مستراح کا دل صاف اؤ آزاد ہے

پاک باگر و تپسیاست دامان گھر	
<p>تیر ہے گویا قد بالاسے یار وہ غضب ہو دیدہ شہلا یار ہو دے سو آسن لڑ پڑا یار گلشن فرورس میں شدا یار دیکھ لے کر گز گس شہلا یار اس لیے رہتا ہوں میں جو کیا ہے نہ شوریدہ کو سو داسے یار دیکھ لے کر چشم سہرہ ساسی یار لعل گویا میں وہ درو بہا سے یار ہے قیامت قیامت یالا یار آفتاب حشر نقش پاسے یار دل میں ہے میرے خیال پاسے یار ہاتھ مافی کے میں گویا پاسے یار</p>	<p>خوس گردن ابرو دیو بیار چو کڑی بھولے ہرن گردیکہ پاسے عشق ہی خود سے یقین ہی دہینا حور و نملان پر کسی ٹالے نہ آگہ نیشہ سہرے چشم آہو کا ہرن پہو شبنم جہینہ یا سب رہ بود ہو نیال انگہ کو میرے کو عشق چشم عاشق میں جان تار یک ہو وانہ گوہر ہین وہ دندان صاف اہل عالم کا پستہ ہین شکل سید ہے صد اظہال پاکی بانگ صور ہے سینہ آئینہ خانے میں کیا نقشہ روی تہان نقش قدم</p>
دین وہ نایاب و سیر و وہ جان جو کہ اے نساج میں بنیاسے یار	
<p>آواز ہے مزار کی پازیب کی جھنکار کشتون کو اگر یار کی پازیب کی جھنکار ہمد بے عیار کی پازیب کی جھنکار تم سے نہیں کم یار کی پازیب کی جھنکار اوس شوق دل تار کی پازیب کی جھنکار اوس یاد خفا کی پازیب کی جھنکار کتنی ہے یہی یار کی پازیب کی جھنکار</p>	<p>مرغوب ہو دل لڑکی پازیب کی جھنکار مر جائیں ابھی خضر و مسحا بھی جلا سے نزد ہون کو ہی چنکیز تو مردوں کو تو جیسی جی اوٹھے ابھی مردہ صد سالہ جو سن پا پاؤن کو کہی ناتہ لگانے نہیں دیتے انچھیلی کی رفتار سے کرتی ہو مجھے قتل پاؤس ہوا ہے جو وہ پامال ہوا ہے</p>

ہے غافلہ حشر و یا شور قیامت	یا اوس بت عیار کی بازی کی جو کار
نصائح ساویندار بھی سن لے تو تڑپ چاہے	اصنام ستم کار کی بازی کی جھنکار
پر تو عارض سے یہ سینہ ہے دامان بہار عشق میں لعل لب جان بخش کو اوی گلدن ہر سر نہا ہر فیضان بن گیا ہے شاخ گل باغ میں نہایت یہ اوسکے کم ثباتی سے ہوا صرصر آہ دل سوزان سے یاد زلف میں توت لعل او سکے حق میں ہے تو ای نامیہ الفت عیشم جنوں نالے صنم سے باغ میں چاہی انعام عام اہل کرم کو سسکل ابر گلشن قصویر ہون انشاخ باغ دہر میں	ہے دل نالان ہر امر مع خوش احوال بہار اشک رنگین سے بہت دامن اپنا دامان بہار بستہ ہے فیض قدم سے اپنے دامان بہار دوش پر صرصر کے تھاتخت سلیمان بہار غیرت سنبھل ہوے اوراق دیوان بہار ہر دامن غنیمت ہوتا ہے شاخون بہار نخنہ گل ہو گیا چاک گریبان بہار صورت گل خار بھی ہوتے ہیں معان بہار ہون منور از حسن ان میں اور نہ شایان بہار
فصل گل میں کیوں نہ دے تسلی کو تروہ کس	ساغر رمی وار و کیف ہر قطرہ باران بہار
رکھوں جو ساق ساقی گلغام دوش پر بال آگیا ہے ساغر بلور صاف میں جھومتے اور زلف سپہ فام سے تم سے جان سارے تن سے کھچکے مے میرن کا نجات بدوش کو نہیں کچھ غم جہان میں اعد رمی صفائی کہ بغلون کے بال سے	لبریز کیوں نہ عیش کا ہو جام دوش پر یا منکس ہے زلف سپہ فام دوش پر سر پر ترے سحر ہے تو ہر شام دوش پر نکلا وہ تہہ کہ رکھ کے جو صمصام دوش پر پاتا ہے طفل راحت و آرام دوش پر صیا و کامر سے ہے عیان دام دوش پر
نصائح جان تازہ سے مجھ کو بعد مرگ	پو لاشہ اور ٹھاکے گر وہ دلارام دوش پر
ہے حضرت دیدار رخ انور تہ مخبر	نصائح نہ کس طرح ہو مضطرب و خیر

<p>دکھلایں گے قاتل تجھے جو ہر تیرے آکے جو عاشق نے رکھے سر تیرے تریا نہ دم فوج ستارے تیرے سر کے گا ہمارا نہ کہی سر تیرے ملن نہیں ٹھہرے جو مرا سر تیرے اک بات بھی آئی نہیں لب پر تیرے گردن زدنی کیوں نہ مضطر تیرے دیکھا نہ جو جس شخص نے تجھے تیرے</p>	<p>تلی بھر ہی نہ سر کا تین گے ہم ہر تیرے جو ہر تیرے نچس میں ہے یا نقش محبت ان ضعیف یہ تیرا بی دل کی کہ نہ کی اف دہر کا ہے کہ تکلیف نہوات کو تیرے رکھے کی تڑی حسرت دیدار جو مضطر آئینہ سامنے دیکھے چپ لک گئی قاتل کیا سامنے آنکھوں کے تر ہو چکے قرار عکس مرثوہ اوس ویدہ غور پر یہ دیکھے</p>
--	---

منظور ہے نظارہ ابرو سے ستارے
نساخ رکھ چکے نہ کیوں سر نہ نچرے

<p>سینہ ہے مراد و صفہ بلبیل کے برابر جز ہونہیں سکتا ہے کہی کل کے برابر سے ناکہ دل نغمہ قاتل کے برابر مین خار سیاہان بھی رک کل کے برابر پہان دور نمایان ہے تسلسل کے برابر سرو می ہوتی کلکتے مین کا بل کے برابر اشک و گھر آنکھوں مین ہونے تل کے برابر</p>	<p>پایں داغون یہ آغ اور مین گل گل کے برابر دورخ بھی مری گنگن دل کا ہے شہارہ بیوش ہو جو حال سے جوش بکا کے عکس چمن حسن ازل ہے جو گل نشان گردش ہوئی ساغر کے تلو آنسو ہوئے جاری پالا جو پڑا ہے نفس ہر دے سے جھسکو یاد آئی جو موزونی سلک درد مدان</p>
---	--

سوق گل رخسار ولاتا ہے جو نساخ
ہے نغمہ دل ناکہ بلبیل کے برابر

<p>روشنی مین کے رخسار ہے مین یہ شمس دست موسیٰ مین ہو بیضا شرم کے مار و مار یاد دلو اگر جلا تے مین وہ روی آئین پیر گردن ہے عجب تقارچی جسکے لیے</p>	<p>دیدہ عاشق کو چہ پیار ہے مین یہ شمس پیش داغ آئین ہار ہے مین یہ شمس فرقت دلبر مین انکار ہے یہ شمس لکھنجان ہے چوب تقار ہے مین یہ شمس</p>
--	---

یار کی ڈھیسوڑھی کے ہر کار سے میں تپس کرتا	روز و شب کے حال کے پرچے لگاوتے ہیں
جب یہ شاہت ہو کہ سید سے میں تپس کرتا	شک نہیں بھرتے ہیں روز و شب تلاش تیرے
دلبر رضا کے رخسار سے میں تپس کرتا	آسمان پر کیوں نہو نساج اب اوکا دماغ

پیر غل و قافیتیں ہے

دل کرتی ہے خون اوس بت بے پیر کی تقریر	تقریر کی تقریر سے شمشیر کی شمشیر
جیسے کہ پڑے اوسکی نگہ کیوں نہو مائل	انگھون میں ہے وان مہرہ تنہیر کی تحریر
آیا نہ کسی رات وہ بالین پہ ہمارے	و کیسے نہ کہیں نہ کہیں نہ شہگیر کی تائید
دم اپنا نکل جانے گا اک چشم زون میں	آنسو میں اگر اوجت بے پیر کی تاخیر

ہزاروں کا ہو خامہ ہو پاک تعلیم است

کیونکہ اگر اوس دلف گر گیر کی تصویر

داع سودا کہ ہو فرق عاشقان راز پر	پھر لیتے دیکھا نہیں ہے پھول نوک خار پر
قتل عاشق چپ نہیں سکتا ہو او شیریں بھی	بے عیان لالہ سے خون کو ممکن کس بار پر
کشتہ جو رو جفا ہے صاحب گفتار حق	بیگنہ منہور کو لوگوں نے کھینچا وار پر
داع سوزان کا ہمارے سر پہ نہنا ہو بجا	پھول کا ہوتا ہے طرہ شیخ کی دستار پر
برق پر چٹمک زنی کرتی ہے آہ شعلہ بار	خندہ زن ہوتا ہے انسو ابرو ریا بار پر
چننہاے گل کی صورت نو عروسان چین	پس گئے لاکھوں مناسے دست و پا بار پر
قطرہ ہائے اشک رنگین کب میں شکر کا پیر	تخت لالہ کھلا ہے آج نوک خار پر

ہے میان یار سے نساج جو او بجا ہوا

رشتہ جان کا گمان ہے رشتہ زنا پر

نازک مزاج وہ ہے مرا میرزا شمش	بار گران ہوئے جو مال و مال دوش پر
اتنے گناہ کرتے ہیں جکا نہیں شمار	سنگ آگے ہیں کاتب اعمال دوش پر
ہمکو نظروں سے گریں غیر کو سیر جہان میں	کیوں نہ نالوں سے اوٹھائیں آسمان بالا میں

کلب تھلن ہووے شبنم کے دوپٹے کا بھلا	ہو روا ہے بوسے گل جھکو گران بالاسے سر
سانپ سے ڈرتے ہیں ہم دیکھو یہاں دیکھو اور یہی	اک بلا ہے کا کل عنبر نشان بالاسے سر
کیا دیکھا ہے بخت فشاخ اس سفر میں کیجیے	
دور منزل لنگا میں بار گران بالاسے سر	

قانع جو ہیں جہان میں رہتے ہیں سر بلند	پرہا ہے تاج سر بادشاہ پر
نمایان اوپر ہی رو خطا ہی تیرے روتے تاجان پر	یہ مور ناتوان چڑھ آئے ہیں ملک سیلما پیر
دور چرخ سفلیہ پر زمین کی کجرو کو عروج	ناوک افگن کھتے ہیں اکثر کمان کو دوش پر
رورو کے جان و رخسے جو چشمان یار پر	آنکھیں ہر آن چڑھانی ہیں میرے فرار پر

رولیف زاسے ہووے

رنج کو کرکیا فیض خطا مشکبار سبز	کاشٹوں سے ہو گارنگ کل سرخ یار سبز
ہو بوستان دہر میں سبز ہزار سبز	پرہو نہ رو برو سے خطا سبز یار سبز
اوس سر خوش خرام کا ہو دگر اگر گند	گلشن میں ہو دسے رولیف یار سبز
سما شیر زلف کم نہیں ابہ بہار سے	بعد وصال بھی ہے ہمارا فرار سبز
کھائے شہید سبز خطا کو جو اتھوان	طوطی کی طرح ہو دوجھا اویہار سبز
فیض خیال پر تو خیر شہید یار سے	ہو مثل ہناک خشک مرا جسم زار سبز
نیرنگی بہار و خزان سے ہر اک نہال	گر لاکھ بار زرد ہوا لاکھ بار سبز
کدتا ہوں وصف سبزہ رخسار گلزار	خاصہ ہے مثل شاح نہال بہار سبز
ای جان دورا تیرے تیرے زلف کا	یا حسی پڑھتے پڑھتے ہوا جسم زار سبز
ادگلا ہوا ہے شیر میں یہ زہر زلف	خطا سے نہیں ہو دگر مصفا یار سبز
رکھی گلوری میں جب بد رو مصفا	ماضی سبزہ زار ہوا دوسے یار سبز
پر زہر آئے کو مرے دل کے دیکھیے	دیکھا نہوا اگر گھر آبدار سبز

مضمون لکھے جو اضعی زلف سیاہ کے

	گو یا بنا ہے خامہ شاخ بار سبز	
ابر بہار سے ہو سوا سبزہ دار سبز اگر گلبدن ہو شاخ شمال بہار سبز ہو وے نہ فصل گل میں کہی چوب دار سبز مکمل نہیں کہ سنگ سے گلبدن شہر سبز شاخ غزال کو نہ کرے گی بہار سبز		اشکون سے میرے ہو خطر خسار بار سبز نازہ ہو جسم خشک مرا وصل میں خسار کیا انقلاب چرخ سے ہو بد گھر کو نفع آہن و لون میں خاک اثر ہو ہزار کا کجماز بہرہ مند نہیں فیض عام سے
	حاسد بھی فیضیاب ہیں میرے کلام سے باد بہار سے ہوے لٹاخ خار سبز	
کیون وقت بکا گلبدن نہ آگھون سے گھر سبز کشت دل نتاخ ہمیشہ رہے سہر سبز رکنا ہے سیماں کو بہت میزبان غریز		ہے خط کے تصور سے ہر ادب و تر سبز روے عرق آلودہ کا باند ہے جو تصور پیکان تیر دل کو ہے اے جان جان غریز
	رو لیف سین سعفر	
ہے میرے بلبل دل کے لیے بنائے قفس پھر کہ پھر کے مرا منع دل ترائے قفس نہ بعد مرگ بھی ہو لون گامین و فائے قفس کرے جزالہ آتش نشان جلائے قفس رہائی نیچے بلبل نے وہی بہائے قفس یقین ہے توڑینگے دم اپنا کیکے طے قفس طے جو باغ میں رہنے کو جا بجائے قفس جو آشیانے کو برباد کر کے پاس قفس وہ آشیانہ میں مجھے چین ہو سوا قفس قفس ہے میرے لیے اور میں براے قفس		ہوا ہوں خلق میں اس باغ میں برائی قفس اگر ہوتا رہے آہن کے بھی بنائے قفس جدا کیا مجھے آغوش سے نہ ایک گھڑی عجب نہیں ہے کہ فصل بہار میں بلبل ذرا تو شوق خریداری اسیر دی دیکھ وہ ہلکے ذوق اسیر ہے گر رہا ہو جان وہ عند لب گرفتار ہوں نہ آئے قفس نہیں ہے اسکی طرح اس چمن میں خوش میں نہ ہوں منع گرفتار باغ عالم میں سمجھتا ہے ایسا ہے جیسا دسے اسیری میں

وہ بان و پیرین ہوں عند لیگ نہ گزین
رہا ہوا جوین گلشن میں آسکے پہول گیا
جسے ہونو قی اسیری وہ کیا رہا سہو
کہ محکو وسعت گلشن ہے تنگنا سے قفس
ہوا سے بان کمان اور کمان ہوا و قفس
ہنو سے محو چمن جو ہے آشنا و قفس

اسیری میں لی سلاح صورت صانع
خوش از قضا سے چمن بہت تنگنا و قفس

پرواز رخ شمع سحر ہی خلوت فانوس
ہے داغ جہان تاب کی جا شمع فوزان
کیا پہول گئی شمع کو آغوش میں لیسکر
پرواز صفت شمع کی ہے گرد ہمیشہ
ہے ہر دم میں جواو س شہہ خوبان کو لہزار
اکیون شمع مدد ہر سے روشن ہونو دن
دل عشق حسینان کے لیے خلق ہوا ہے
کیا کام ہے اغیار سے عالی منشون کو
انھوش میں ہے صاف دلوں کو رخ روشن
ہر صاف درون کو ہے خوبان جہان کے
احسان نہ دے غیر کا ہرگز دل روشن

سے سمت پرواز سے خوش قسمت فانوس
ہے اس دل صافی کی طرح صورت فانوس
پرواز سے پوچھے تو کوئی راحت فانوس
صورت کی طرح صاف نہیں سیرت فانوس
زیب بدن شمع ہوا خلعت فانوس
یہ گنبد دوار بھی ہے صورت فانوس
بس شمع کے باعث سے ہوئی خلقت فانوس
کب شمع سر بلور کو ہو حاجت فانوس
دیکھا ہے سدا شمع کو ہم صحبت فانوس
ہم صحبتی شمع ہے اک عادت فانوس
کھینچے نہ کہی شمع قمر سنت فانوس

ہو داغ دل صاف ہیں شمع کج روشن
اسے اور شمع سے عزت فانوس

موسم گل بن ہوئی بیل گرفتار قفس
توڑے گل کو آگ گل چین تو ہر عند لیب
کون روشن دل کو کر سکتا ہے عالم میں آسکر
فصل گل میں سبیل اشک بلبلی تیار ہر
اس قند بلبلی کو گل نے بن میں صدمہ دیا

کم نہیں ہے غار سے ابر باغبان تار قفس
روز تار بان چمن ہووے شب تار قفس
مرغ زرین فلک کب ہو کر قفس
کیا تعجب کا محل ٹوٹے جو دیوار قفس
ہر گل گل جان بلبلی کو چوئی تار قفس

<p>ہے ہر اک چاک قفس جو چشم بیدار قفس ہو گیا ہے گرم فصل گل میں باز ارق قفس</p>	<p>جھاگ بھی سکتے مہین میں عند لبان اسیر عند لبون کو چھنایا دام میں صیاد نے</p>
<p>منا ابہ تساح کیونکہ ہوں رہا مثل سنے پڑ منہ از روز ازل ہستم گرفت قفس</p>	<p>پھر ہنکر سرخ نکلا ہے وہ جانانہ لباس میرا صفوں باد ہلکا جاسد نہ پائیگا فروغ</p>
<p>جسم پر عاشق کے پیر ہوگا شہیدانہ لباس زیب عورت کو مہین دیتا ہے مردانہ لباس ترک کر دے فصل گل میں تیرا دیوانہ لباس آج جو ہے زیب جسم گل شہیدانہ لباس چاہیے اس کے گداؤں کو فقیرانہ لباس ز انکو کب زیب دیتا ہے عوسانہ لباس</p>	<p>برخشاں دشت میں ہو جامہ سے باہر بخت پڑ گئی ہے تیغ چشم پار کیا اسے عند لب کبر و تخت ہونہ جبین بات ایسی کیجیے پیر عشق تو جوان کا دم جو مارے عیب جو</p>
<p>رکھ نہ تو مثل ظفر فساخ کچھ زینت و کام چاہیے درویش کو کیا بادشاہانہ لباس</p>	<p>مچھو کیا معلوم ہوا غار و انجام قفس - بگھوس کب دھلف قید عشق سے واقف ہوا</p>
<p>گوش زد میری رہائی میں مہین نام قفس ہرزہ پر دازون کو کیا معلوم آرام قفس خوش ہے صبح آشیان سے لبیکو شام قفس ہم صغیر و کیا بیان ہو مجھے آرام قفس میں شب گلشن سے خوشتر مچھو آیام قفس</p>	<p>اتاہے میری خبر لینے کو وہ صیاد روز آشیان میں تھی نہ یہ نہ احت جو دی صیاد نے صورت صیاد گل و سرتی ہے پیش نظر</p>
<p>تو بھی ایسا تساح کہہ صیاد سے مثل اسیر کے گرفت رہو مہینہ اندر سر انجام قفس</p>	<p>میں داغ جگر صورت داغ پر طاؤس شمع دل پر سوز کے مانند ہے محفوظ</p>
<p>کیون عرس میں پہ ہو دے نہ راجح پر طاؤس اب باد مخالف سے چراغ پر طاؤس قبضہ میں ہے ماروں کے یہ باغ پر طاؤس ہاتھ آئے نہ تا حشر سرائے پر طاؤس</p>	<p>لفون نے کیا گھر دل پر داغ میں اپنے تشبیہ جو داغ دل گم گشت سے دیکھیے</p>

مصنف میں رکھا کرتے ہیں جو حافظ قرآن	ہے عرش سے پہ دماغ پر طاووس
نساج سد اسٹل تنور دل سوزان	رہتا ہے کمان گرم آو جان پر طاووس

رویف شین منقو طو رشت

ہے دماغ جنون سے مرے دستار میں سوزش	جس طرح سے ہووے کرۂ نار میں سوزش
گر لکھوں کہ ہے اس ل انگار میں سوزش	پیدا ہوا بھی دفتر اشعار میں سوزش
ہوں منتظر اس صاعقہ طور کا ہر شب	کیون ہو نہ میرے دید و بیدار میں سوزش
جہان کے جو وہ خورشید جان تاب کسی دن	تو ہونے لگے روزن دیوار میں سوزش
کھلا جو کبھی ہو کے تو اسے برقی جہان سوز	بابل کے دلوں میں ہونی گیار میں سوزش
رکھے جو قدم قبر پر اس سوختہ جان کے	ہو فعل سم تو سن رہو ار میں سوزش
کیون جن نفس شعلہ فشان میں جو دم زنج	پیدا ہو ترے خنجر خون خوار میں سوزش
ہڈی جو اوٹھا کے کوئی اس سوختہ جانی	پیدا ہوا بھی زناغ کی متقار میں سوزش
سے وقت بکایا جو اس برقی نگہ کی	ہوتی ہے مرے انسوؤں کو تار میں سوزش
پھیل جوا تر شعلہ رخسار کا تیرے	پیدا ہے ترے سایہ دیوار میں سوزش
میں شعلہ فشان دماغ جنون میرے جو میرے	ہے مثل تنور اب مرے دستار میں سوزش

نسلخ جدا جیتے ہوا جہر و شون سے

ہوتی ہے تپ غم سے تن زار میں سوزش

بات میری دلچسپ ہو تیرے کہیں اویار نقش	روز یا بدوح کے لکھتا ہوں میں دو جا نقش
نقش بر آب ہر قوم نیا اور انسون کا اثر	اونکو دہو دہو کہ پلائے ہمنے سو سو بار نقش
مٹ نہیں سکتا کسی صورت سے بے نقشہ ہوا	دل میں ہے نقش حجر الفت کا اویار نقش
پار دیو ار عنا صر گر گئی تاثیر سے	روز بہر وصل دلبر لکھتے تھے ہم چار نقش
تیرے شمار دو پایہ سے بھی تیری چال ہے	کیون منور ہر دے دل میں نقش پاکار نقش

<p>گرنہ دیکھا ہو چھترے آب پر سنا زلفش نام ہنہ تیرا لکین دل پہ جو اے یار فتنش حاجت تعویذ کسکو کسکو ہے درکار فتنش دفع گورون مین کئے جو لکے کئے یار فتنش ورنہ او سپر بے اثر تعویذ ہن سبکار فتنش</p>	<p>فتن لبریکہ اس قلب قیق صاف پر ہو گئے شکل سلیمان تابع اپنے جن واپس جذبہ الفت کی بان تاثیر کا مشتاق ہوں بے اثر وہ ہن کہ بس مجھ کو ملا یا خاک مین + جذبہ الفت او سکویا نیک کہینچک لائے لو لایا</p>
<p>یار کی تصویر اگر نساج دیکھے اے طیفیر ہو دے یوں حیرت زدہ جیسے سر دلو یار فتنش</p>	
<p>بیک کو کیونکر منو وے ماہ الفیر کی تلاش عورتوں کو بیشتر ہوتی ہی زیور کی تلاش مور کو رہتی ہے اکثر شہد و شکوہ کی تلاش بیکشون کو بیشتر اب رنج پرور کی تلاش</p>	<p>ان دنوں مجھ کو ہے اوس مہر منور کی تلاش طالب دنیا کو سیم و زر کی ہو وے جستجو بوسہ نعل شکر خاے تنان کی ہی ہوں کام ہے عشاق کو تیری نگاہ مست سے</p>
<p>فکر کو چوگان کو راستی ہی مدام اے شہسوار ہے ترے فزاک کو نساج کے سر کی تلاش</p>	
<p>زبان تنوع کو دیکھا ہے بیشتر خاموش دیکھیں اگر اوس ترکہ کی تلوار کی بندش</p>	<p>ہمیشہ چپ ہی رہے جو ہو صاحب جوہر ہو جائیگا دم بند ابھی تین دنوں کا</p>
<p>پہند سے تیرے مکر کے اقد بجا ہے پر پیس ہے زیادہ تیری دستار کی بندش</p>	
<p>تیرے کان مکہ سناستش ماشوق زار یک جہانستش کہ بدل مثل جان بکا شستش سد نے ہست یاد ہانستش</p>	<p>ابر و سہ پر چشم کمانستش ریشک مجنون و غیرت فرما د گاہ در چشم شکل انسانے پر کہ نمی بنیش ز گوہر تر</p>
<p>حال نساج خود چہ می پرسی مشغلہ نالہ و فغانستش</p>	

زولیف صا و سقص

کر رہا ہے وہ بت خود شید و خود کام قص
 شیخ مسجد میں ہے رقصان تو بہرین برین
 رقص میل چہرہ زار و ن بلبلین کرنے لگیں
 دل ہوا اوس طفل نادان کے لڑکپن پر نثار
 کیون نہ چٹپٹا ہین گل قالین گل حشاش تاج
 رقص جانان کے تصور میں جو صحر اکو چلا
 جان جان بیتیابی دلکا اگر پہیلے اثر
 تو ہے وہ صبا و شہکو و یکہر صوفی کی طرح
 آسمان پر کون ہو کوکب کی شاد ملی ہے دہوم
 دست پر و بزم کرتا ہے اوٹھا تا ہی جو مانہ
 کم کمان سوز قیامت سی ہو گھنکدہ کی صدا

کیون نہ فصل کو نبائے چرخ مینا نام رقص
 میلکہ عین کر رہے ہیں رند نے آشام رقص
 صحن گلشن میں کرے جو وہ بت گلنام رقص
 بزم بسل کے ترپنے کا رکھا ہے نام رقص
 بزم میں کرتا ہے وہ محبوب سیم اندام رقص
 ہو گیا اسے لولی گردون مراہر گام رقص
 بس ابھی کرنے لگیں دیوار و سقف بام رقص
 یہ ترپتے کب ہیں کرتے ہیں اسیر دام رقص
 کرتے ہیں سیارہ گردون جو صبح و شام رقص
 لوٹے اہل بزم کا دل اور بت خود کام رقص
 خفتگان خاک کو کرتا ہے بے آرام رقص

مانہ اوٹھا نہیں جو ہوتا ہے بغلیگری کا شک
 وصل کا دیتا ہے اپ نساح کو مینام رقص

کیون کہے مینا عین سے یہ دل نا کام قص
 کار و لت کب شرف کو گوارا ہو سکے
 ہر مکان خاص میں لازم ہے چیز خاص ہی
 سنگدل سے عیش کیا حاصل ہو بزم و ہرین
 کار و لت کے زمین پانہ جو کجبار ہیں
 یاد حق میں بھی ہے بیتیابی دل پر شور کو
 کار و لت کب ذلیلوں سے چٹو گر ہو غور و ج

مرغ بسل کا نہیں ہے قابل انعام رقص
 بزم وینا میں کرین اشخاص ناز جام رقص
 محفل میخوار میں کرتا ہے بیک جام رقص
 اسے برہمن بندے ہیں کب کرین اضماع رقص
 روز و شب کرتے رہیں افلاک مینا نام رقص
 طائر قبلہ نما کرتا ہے صبح و شام رقص
 دور سے زہرہ کا ہے افلاک پر بھی کام رقص

صا تبا نساح کا دل خود بخود بیتا ہے

<p>میکند خجراست آتش راز بان در کام رقص</p>	
<p>قلقل شیشہ ہے گھنڈہ کی صدا ایڑ تسلیخ</p>	<p>جام ہے محفل رند ان میں بجای رقص</p>
<p>رو لیف ضا و ضطغ</p>	
<p>فجرت سے عا ہے نہ توار سے غرض رکھتا نہیں چون میں خطر خسار سے غرض سہ ہے یہ اثر تصور چشمان مست کا دل ہی ہمارے پہلو میں سینے میں نارغ میں نہ نظر سے مردم چشم تباہ کا دور مجنون دگوہ کن کی طرح مجھ کو اور صنم ادس حسن خالکی کے تصور میں کیا عجب مطلب نہیں ہے گردش بیل و نہار سے دشت جھون میں بوسرو پیا جاتے ہیں جہم فریاد و درو و نالہ و افغان و شور و آہ</p>	<p>مجھ کو ہے چشم و ابرو سے خونخوار سے غرض بلخ جان میں ہے گل بخار سے غرض ساقی سے کام ہے نہ تو بخار سے غرض بلبل سے کام ہے نہ تو گلزار سے غرض مجھ کو نہیں ہے اختر سیار سے غرض مطلب ہے وشت و نہ تو کھسار سے غرض انگور کو ہووے روزان دیوار سے غرض دل کو ہے میرے زلف و رخ یار سے غرض کچھ کھٹش سے ہے کام نہ دستار سے غرض ہجران میں ہے تپتے آئینہ دو چار سے غرض</p>
<p>دور رخ کا غم ہے اور نہ جنت کی کچھ نہی</p>	
<p>تسلیخ کو ہے پیار کے دیدار سے غرض</p>	
<p>ہے دل و ارشتہ عاشق کو دلیر سے غرض سیرت و خط کہیں نہو لعل لب شیرین کو گرد کام کیا ہے گلش عالم میں گل کو خار سے طفل اشک آتے ہیں سخت دل لیے میرے لیے کام ہے مجھ کو خیال چشم مست یار سے</p>	<p>گل سے بلبل کو ہے لڑائی کو خانہ بستر سے غرض ہوتی ہے ای جان جان طوطی کو ٹسک و غرض یار کو کب ہو ہمارے جسم لاغر سے غرض ہر دیوانہ رہے لڑکون کو پتھر سے غرض مست کو رہتی ہے اکثر جام و سانہ سے غرض</p>
<p>شیخ کو تسلیخ جام می سے کچھ مطلب نہیں</p>	
<p>کب رہے خفاش کو خورشید انور سے غرض</p>	

اے پروردگار دیوانہ ہے سلطان جهان یہ سنیں خال رخ شعلہ فشان پر اوکے جس کا دل صاف ہے پر خون نہوا کر جمال ہر دقت تیر قصدا چرخ کسں ہوتا ہے	دماغ سودا کا مرے سر پہ ہوا قسری عوض زائغ پیدا ہوئے آتش میں سمندر کی عوض بعل پیدا نہوا سیب میں گوہر کی عوض اہل دنیا یہ ہے یہ آہ شرر بار کا فیض
--	--

کور وہ چشم ہے جو او سکو تیکو فسخ
عام ہے صورت نہ نور رخ یار کا فیض

رولف طارح

اوڑاے اور حسن سبز خوبان کو بہار خط کدہ حسن کے آئینہ کو کروے غبار خط زبس اسے نامہ بر رہتا ہے جھکنا انتظار اوڑا حسن عروانی عشق سے عاشق فرمنا مورا نہ پونچے جلد گر لبیک خط دلدار نامہ بر خدا محفوظ خاکے باد صحر سے گلستان کو گدز رنگ کدورت کا نہو بیگا کسی صورت شکایت جو خیال دیدہ قنار کی لکھی ہے خط اوس محبوب گل خنار نے ایدل جو منڈایا بہار حسن پر تیرے خزان کی آمد آمد ہے بھرے زخم دل مجروح ای جراح دم بھرن زبس دروگر اینار می عم کا حال کتا بیون نصو روز شب ہے آمد خط زرافشان کا خط دلار کی جو آمد آمد کا تصور ہے	ہو سرمد آئینہ رویون کی آنکھ بھکا عین خط خزان کرے بہار عارض رنگین کو خار خط کھٹکتے ہیں مری آنکھوں میں خار خار خار خط خزان سے گلشن عارض کو کیا کم ہے بہار خط سفید آنکھوں کو کرے مثل کا غذا انتظار خط نہو دے رو در رنگین تیان پر احتیاج خط کر گیا صاف اوس آئینہ رخ کو غبار خط ہوا ہے آہوئے چشم جو زرا بھی شکار خط تو بیچی حسن نے حجام کے ہاتھوں بہار خط گل عارض کی پہلو کو دبا لیوسے کا خار خط ہوئی ہے ہر خم رنگار یا د سبزہ زار خط یقین ہوتا ہے قاعد سے نہیں دھیک کا بار خط مری آنکھوں کو کہ کتا ہے منور انتظار خط کرے گا گلکڑے گلکڑے دیکو بیسے خار خار خط
--	---

کیا ہے دیدہ فسخ مثل تو تیار روشن

	مناد مقلد دین و دل چہ اصائب شمار خط	
<p>کس طرح گردن چسب دین میں آہ و فغان ضبط کی دل میں جگہ چرسے کا فرسے جگہ نے ہر غنچہ گل بیل گریان پہ ہے خندان ہر ایک نفس بن گیا شعبہ کا زبانہ آجائے گا خود لب پہ سرے راز محبت پروانہ جو کتا منہن حال دل سوزان اپ مامشق و معشوق نے دیکھا اثر عشق</p>	<p>ممکن کسی صورت نہیں اسے جان جہان ضبط انگریز کی سرکاریں ہے دکان مکان ضبط لڑکوں سے ہنسی ہوتی ہے ایجان کمان ضبط آہوں کو جو کرتا ہے ترا سوختہ جان ضبط حق پہ ہے کہ ہے صورت منصور کمان ضبط سیکھا ہے مگر غنچ سے اے سوختہ جان ضبط پتیا بی دل ہوتی ہے پان ضبط نہ دوان ضبط</p>	
	<p>فساح کی سن تاکہ منوں خندہ زنان غیر گر بیے کو تو کرا اپنے ظفر وقت بیان ضبط</p>	
<p>کیا عجب ہووے پر سر خاب خط کیون نہوے دامن سیلاب خط جلد بیج اے ہر عالم تاب خط راہ خط و چین کو کرین کو ہرن خط کرتا ہے راہ دیر ہر اک برہمن خط یہ اعتماد دوستی جان و تن خط فساح آپ کا ہے یقینا بیٹن خط کہول کر پڑھتا ہوں سو سو بار خط قاصدا ہو گھولنا دشوار خط</p>		<p>حالت درد جاراتی کی سبب دیدہ تر کا کلمہ ہے بنے حال دیدہ عاشق منور ہو کہ بین دیکھیں تنہا سے دیدہ ناو کنگن اگر دیکھا ہے جسے مصحف خسار یار کو مرنے کے بعد بھی کہیں پتیا ہر آرتیا مہر خیم نکلتے ہیں دہن تنگ یار کو سہنے سکامیت بوسے پر تلک اے کے بین جو شوق وصل کا مضمون کامون</p>
	<p>رو لیف خامی ضطع</p>	
<p>منوے تھکوا شکر اگر میا کا سنانا نیال غیر کا مجھ کو نہ آشنا کا سنانا</p>		<p>ہو تیری تیغ کو کیا خون آشنا کا سنانا فراق میں سر بازار نا کے کتا ہون</p>

<p>کہ کافرون کو نہیں خانہ خدا کا کھانا رہا جو بد نظریہ چشم پر میا کا کھانا کہ آتشنا کو مناسب ہے آتش کا کھانا زبیر ہے بد نظریہ ہے نقش پاک کا کھانا اور ٹھکانہ وصل ہیں ہی بار دربار کا کھانا اور ٹھکانہ اب ایسا تری چشم پر حاکم کا کھانا نہ وہ ہے کہ کو گریز ہے نقش پاک کا کھانا تجھے جفا کا کھانا اور غصے و قہر کا کھانا</p>	<p>ہماری دلشکستی سے نہیں تیر کو خوف کسی کو آگاہ اور ٹھکانہ نظر و بیکہ نہ بکچھے سامنے میرے زوئے تیرے ہیں میں تیرے کوچے میں جاتا ہوں کھل کر اور پائے نہ سینے پر سے دوپٹا کسی طرح سر کا ہے میرے سامنے گھر نظر ہر طرف سے چلے نہ سوئے زمین کر کے سر فلک کی تو مجھ کو گالیوں دیتا ہی چپ میں نہتا ہوں</p>
--	---

دوسرے نہ زلف سے تسلی کیوں بقول ظفر
 پیر وہ بلا ہے بلا کو ہے اس بلا کا کھانا

<p>وانتوں کی تعریفیں ہیں دوسرے بھر عمان لفظ شمع معنی سے ہو روشن ماہر و اہل ان لفظ ہے بھرا آبِ قیاس سے چشمہ حیوان لفظ ہر دیوان میں بھری ہیں یوسف کنعان لفظ کیا عجب ہو جاے ٹھکانہ اسینہ سوزان لفظ معنی نازک مرے اشتیاق میں ہو جان لفظ گو ہر معنی سے مملو ہو گیا دامن لفظ اصل معنی سے ابھی ہو جاے خالی کان لفظ معنی روشن ہو اسے قیدی زندان لفظ چاک مانند کتان ہووے ابھی دامن لفظ</p>	<p>گل سے مملو وصف عارض میں ہو جو دامن لفظ یہ اثر بھلا ہے وصف عارض پر نور کا اسے نظر شعرون میں مضمون لب جانچش سے بیٹھے لکھا ہے جو عشق حسن بازار کا حال ہجر میں لکھتا ہوں حال سرور و مہر تی جان جان جان تیری نزاکت کا جو کرتا ہوں جان میں جو موزون کئے وصف روز و دن و صبا جان پر خون کے نکل جانیکا اگر مضمون لکھوں ای غریب و وصف روئے رشک یوسف کر وصف جو اس ماہر و کو رہور روشن کا کھانا</p>
--	---

مخل صانع غم طہ زن ہووے اگر تسلیاں تو

گو ہر معنی سے توانی یافت از عمان لفظ

ردیف حسن سہم

پروہ فانیوں میں اسی ماہر و چپ جاو شمع
چشم پروانہ میں گر اسے ماہر و ہو جاو شمع
ساق سین میں کی گداز کی دیکھ کر گہلاے شمع
جو شہرارت تم میں ہے کیسے کہاں سے کا شمع
وایتے کیسے کہم مہین سے قامت زیبا شمع
تاب گستاخی تری محفل میں کیونکر لاو شمع
عند لیسن محو گل پروانہ میں شیداے شمع
سوز دل کا حال جب اپنے زبان پر لاو شمع
ماہ تابان کیا تعجب ہے اگر دکھلاے شمع
جس طرحے جنبش دامن سے گل ہو جاو شمع
بارہ محفل میں اسے خورشید و یو باو شمع
غم تنگے کا جلاے سر سے لے تا پاو شمع
اپنے اشک گرم سے پر اکھڑا پائے شمع
غم میں پروانے کے گھلتا ہے قہر غناو شمع
کو منسایا روانہ ہے بسکو مہین سو داے شمع

ماہ کب نہ کر عارض روشن کے تگے لاو شمع
روشنی میں دیدہ خورشید پر شہک کرے
پانی پانی سے خیر افشان روشن ہو جو شمع
جائے انور جس تہم میں کرتے ہو سبے گریبا
چشم پروانہ میں جو ہے جوہر گدہ شمع
گر مہیاں کیا کر کے پروانوں سے آگے ترے
طوطی کا پسند نہا جیران میں ہون عاشق بایکا
جواب کیا پروانہ لائیں جل بھیجیں ادا شمع
گر چاہے کہ چھو بیٹا اوس خورشید رو کر شمع
دور واران سے بھیجا میرا چہرا رخ زندگی
ہوئی ہے آفتی زبانوں کی رسائی ہر جگہ
مرگ عاشق کب لکے اس میں کسی معشوق کو
تیرے چہرے کی زبان پہوختی ہے ادس کو ضرر
سوز عاشق کا اثر ہوئے دل معشوق میں
پہرے دل سے پروان کو میرے عشق روی آسان

کیا غم فلاح دیکر کہ صاحب نے کہا
کے غم پروانہ دار حسن چہرہ داو شمع

مہر تابان کو پہونچتی ہے کوئی تنویر شمع
غیر جانے کی مہین ہے کہ خطاقت پر شمع
اہل محفل کب سین میں پروانے سے نور شمع
شمع کی صورت کیسی روشن ہو تو ہو پر شمع

پیش رو روشن جانان مہین تو قیر شمع
تیسرے کی زبان دنیا میں جلتے ہیں درم
وصف میں معشوق کے ہوتے نہیں عاشق کو با
کب مری تقلید سے ہو ویکا حاسد کو فروغ

روئے روشن نے جلا مارا میرے عشاق کو تیز ہے جسکی زبان خاموش رہتا ہے ملام	پھونک تیتی ہے تنگن کو یہ ہے تاثیر شمع بزم عالم میں منوہے گوین زو تفریر شمع
---	---

رویت غیب ضلع

یاد روئے یار میں دغا سے تن چراغ داع سوزان کا جو اے گار و گردن روشن چراغ شمع کی حاجت نہیں آئین گامہ نور شید رو یا روئے یار میں حکلا تو آنکھوں میں میرے حلقہ کامل میں یاد آئے رخ تابان یار آتش افروزی کرے گلشن میں جب ہر ہوش ترع میں بھی داغ سوزان کو نہ پوشیدہ کرو رونگٹوں پر پیر پروانہ کا جھک گان کشتہ ہے اوسکے طلائی رنگ کا یہ خاکسار داع سوزان سے ہوا پنا خانہ دل جلے خاک شمس اور شمع کو پہ جو شبنون کا خیال پر گیا ہے عکس کیا اوس عارض پر نور کا	خانہ مرقد میں بعد مرگ ہے روشن چراغ ہو سیر و بزم میں مثل گل ہوسن چراغ اوسکے نقش پا سے ہو گا گور پر روشن چراغ ویدہ غول بیابان ہو گیا روشن چراغ بن گئے ہیں خانہ دل کے مرے روزن چراغ ہون تنگے عند لیبیں اور گل گلشن چراغ میں جھاتا ہی نہیں ہرگز دم خفتن چراغ دغا سے تن سے ہیں یان زیر پیران چراغ روغن اکیر سے ہو گور پر روشن چراغ برق کے بدلے جلا لینگا مرا خرم چراغ ہو فروغ عکس تن سے حلقہ جوشن چراغ بحر میں گرداب ہراک ہو گیا روشن چراغ
---	--

بزم میں نور شید و تکی اور قسطل حزمین

خون پروانہ سے ہو دو لعل کا معدن چراغ

داع دل کا ہو بغیر از اشک کب روشن چراغ رے تابان شمع ہے قصر بلند یار میں تیرہ دل کہ پیش روشندل نہیں ہوتا فروغ اشک چشم تر ہے باعث ہے فروغ داغ کا فیض مردہ و لے دنیا میں پہونچتا ہے کسے	بزم عالم میں نہیں جلتا ہے بے روغن چراغ خانہ افلاک میں ہے مہر کار روشن چراغ مہر کے لگے منوہے ماہ کار روشن چراغ تیل گھاتا ہے جب ہوتا ہے گل روشن چراغ آتش خاموش سے ہوتا نہیں روشن چراغ
---	---

<p>شمر و چہتا سنین بر گزرتہ دامن چسراغ مرگ پر پروانے کے کرتا سنین شیون چراغ جان پروانہ کا ہے او شمر و دشمن چراغ نالہ و اتقان سنین کرتا دم مرون چراغ مرومہ کا چراغ پر جلتا ہے نور و غن چراغ</p>	<p>روے روشن کو کر عاشق سے کیا پنہان درو عاشق کا نہو صد مہ کبے معشوق کو روے روشن نے جلا کر خاک کر ڈالا مجھے عاشق دل سوختہ بے جان بنے فریادوی چہین عالی منزلت ہے خود بخود او کو فروغ</p>
<p>تنگدل کو کب ہوا نساح دنیا میں فروغ کب کرے روشن جہان میں خانہ مدفن چراغ</p>	
<p>بلبل گل جس سے ہوں بستان میں داغ بس ہے مجھ کو کلیہ اخوان میں داغ لگ گیا زہد ترے ایمان میں داغ دل کے بلے سینہ سوزان میں داغ پڑ گئے ہیں گنبد گردان میں داغ</p>	<p>ہے وہ اپنے سینہ سوزان میں داغ اب نہیں کچھ حاجت شمع و چراغ اپنی طاعت پر جو تو مغرور ہے تیرے فرقت میں ہے اسے ماہ تمام چہر رخ پر کب جلوہ گرھیں مہر و ما</p>
<p>ملکی ہے تعریف جو اس ماہ کے پڑ گئے قساح کے دیوان میں داغ</p>	
<p>خانہ زنجبیر میں ہوں حلقہ غل چراغ کفش کا تیرے ہوا زور شد روہر گل چراغ میکدے میں ہے کف ساقی پہ جام چراغ روے روشن سے ہوا جو حلقہ کا گل چراغ روشنی میں ہو گیا جو دیدہ بلبل چراغ</p>	<p>اپنے داغ دلکار روشن کر کروں او گل چراغ فندق پائے خنائی کی عجب تائید ہے پڑ گیا ہے عکس جو اس کے رخ پر نور کا دل ہمارا بن گیا پروانہ سوز و گداز اوس گل پر نور کو دیکھا ہے شاید باغ میں</p>
<p>نغم شب تار کیا بھراں میں سنین نساح کو پڑ شمع رو ماتھون کے اوسکے ہو گئے گل چراغ</p>	
<p>کیوں عرش پر چڑھائے تہ اپنا داغ داغ جلتے ہیں روز و شب دے مثل او باغ داغ</p>	<p>پائے جوزلف مہر و شان کا سراغ داغ ہے جس سے شعلہ رخ آتش نشان کی یاد</p>

دکلا میگاہا رستجہ لالہ زار کی	فساخ ہو گون سے تن زار داغ داغ
نہیں پیری میں مرے داغ جگر میں گری	ہر دوش وقت سے کہیوں نہوں پیر چرخ

یہ شعر صنعت تلون میں ہی یعنی نوو بکر میں ہے

دوسے تیرے تازہ سپہ دلہر دلا	کہیوں خواب عرش کے اوپر دلا
-----------------------------	----------------------------

روایت قافی معص

وہ لڑائے انگراؤں سے جو کہ ہو سے مکلف	چشم قاتل ہے نگاہ تیرے سے شہر تکلف
نیف سے تیرے چین دریا میں صدف کو کلف	کیا تعجب گر پٹاؤں میں بھون بھون کر کلف
ہے یہ روشن چمکتی کرتے ہیں مکان نکلف	روز و شب پھر تیرے ہیں ہر دلاور کلف
اسے گل شاداب یونین گل ہمارے ہاتھ میں	بکھر میں جس طرح سے ہو دیا صدف کو کلف
انتظاری ہے بت ترسا سے سیکش کی ججے	دیدہ ترانہ کے قلمروں سے ہر کلف
یادوں کی کیا فیوری اور نہیں منظور ہے	گل قاتل ہے جہاں جہاں میں رو کلف
وہ ہم ہر سیراؤں میں نوش کو کلفی ہے	جوش رستی سے جہاں سیر میں ہر کلف
اس طرف سے نہ پھر سے تیغ قاتل چاہی	ہے صدف عشاق فستاق شاد و کلف
آج کس میں نوش کی آواز ہے جو گلشن میں ہے	شہر و زگس ہر جگہ در انہل سا غر کلف

دیکھئے فساخ کیا محشر میں ہوش فل فل
ہو دیا اے سال بد کا اپنے جب فر کلف

ہے جلوہ زلف دو تا ایک اس طرف ایک اس طرف	یا آسمانی ہے بلا ایک اس طرف ایک اس طرف
ہر دوش و کدہ پر قربان ہوں فتنہ و فتنہ	کر دیکھئے پائین ذرا ایک اس طرف ایک اس طرف
میں تیرے دو پر لگے پیرا ہر دوسے پر خم ترے	بینی کے کب میں دلربا ایک اس طرف ایک اس طرف
تیغ و دوستی سے دلا متعلق میں اوسکی بر ملا	دکھلائی دے گی کربلا ایک اس طرف ایک اس طرف
محبوب و ہودین اگر میرے بغل میں سیما	بت زندگی کا ہوتا ایک اس طرف ایک اس طرف

ہے منہ پہ تیرے بتلا جوڑے پہ تیرے کو فدا	ای ماہر و صبح و مسا ایک اس طرف ایک او طرف
	لشاح کو اب دیکھ کر رخ پر ترے کیوں تیکہ بل کرتی ہے زلف دو تا ایک اس طرف ایک او طرف
ہو رنج و ہرین پر ورون سے بھی انسان کو جو گوشہ گیر ہے تسانی سے اوسے کیا کام نہین ہے چشم مری اشک صاف سے خالی خالی نہین ہے صن سے شام فراق بھی عنبہ خطا صنم ہو ہر اک خال خالیہ نازک ہے اس قدر کہ چمکتی ہے بار بار بڑھا یا رتبہ ان آنکھوں کا اشک صافی نے	کہ موتیوں کے لیے توڑیں استخوان صدف ہوئی ہے قابل گفتار کب زبان صدف بھرا ہے گوہر شہوار سے دامن صدف آنکھوں میں اپنے خلعت بیت اکھن ہر زلف آنکھیں ہرین ہین ناؤ اشک خن ہے زلف اون کی کمر سے اوٹھ نہین سکتا ہے بار زلف جہان میں گوہر تر سے ہے آبرو صدف
	رو لیت فاف فرشت
ہو گیا جب سے بتلاے فراق دیکھتے کچھ نہین ہواے فراق وصل ہووے نصیب طائر فراق مجھے یکدم جدا نہین ہوتا بکیسی میں نہین کوئی غم خوار کھجیے اب بیان کس کس کا پہ ڈاسے گی صورت گندم زندگی ہو و با رہ پاؤں جان آہ و افغان و شور و نالہ زار	نظم اب ٹھائے سے جفا و فراق اپنی آنکھیں نہین سب اے فراق کسین مل جاوے یہ بلاے فراق میں ہوا قافل و فاسے فراق جسہ غم و درد جان کز اے فراق لاکھ صدے سے ہوا فراق دل عاشق کو آسیاے فراق اگر آئے قضا بجاے فراق چار چیزیں ہیں مقصاے فراق
	حرف سارے ہوں شعر میں مقلوع کرین موزون جو ماہر اے فراق

ہے طیفیل سے انور دہوپ سونیکا ورق اس قدر تاثیر سیلی میرے رنگ زرد کی دیکھ بے تیرے سنہری رنگ کو گر آفتاب پر تو داغ دل عاشق بھی وہ اکسیر ہے اس قدر تیرے سنہری رنگ نے چمکا دیا تیرے رو سے صاف سے میرے رنگ زرد	ور نہ بن سکتی ہے کیونکہ دہوپ سونے کا ورق ہو گئی ہے صاف زرد گرد دہوپ سونیکا ورق صروش ہووے مقرر دہوپ سونیکا ورق ہو ابھی اسی کیمیا گرد دہوپ سونیکا ورق ہو گئی اسے ہر انور دہوپ سونیکا ورق چاندنی چاندی کا پتر دہوپ سونیکا ورق
---	---

ہے اویسی کی شاعری فسخ اب و تاب کی باندہ یو سے جو سخن ورد دہوپ سونیکا ورق	
---	--

یہ نخل دو قایتین ہے	
---------------------	--

ہے جسم مرا اے گل رخا شجر عشق بے پردہ مری نقش کے ہمراہ وہ ہو گئے کان او سکے بھرے ہین مری جانب سے نظرون سے گرا خواہ ہوا چشم جہان مین پہلو دل و سینہ کیا خاک جلا کر لب خشک مین تر آئین مین اور زرد و چہرہ	انگور ہر اک زخم کا گویا شجر عشق دکھ لایگا اک روز تماشا ہنر عشق سنتا مین وہ یار دلا را خیر عشق بسیر کہ پڑے اے دل شیدا نظر عشق ہے نار جنم سے زیادہ شہر عشق صورت سے مری صاف ہر مہر عشق
---	--

ہے خشک جو حیران مین تنہا قد سار پہو نچا یگا اک دن او سے صدمتا تر عشق	
---	--

کرنار ما تصور قاتل شب ساق افلاک پرستارے ہوں مانند آلبا مرگ سے راضی نہوا انسان کبھی	مڑیا کیا مراد لب بسل شب ساق آکھوں مین داغ ہو مکمل شب ساق کب گوارا ہووے دلبر کا فراق
--	---

رویف کافی کلشن	
----------------	--

نہ نکلا کچھ بھی تیرے ماتہ سے کام آسمان اتنا بک ہیکتا ہے جو ٹوک ملک سے لعل روان اتنا بک گرا پنا یا کو چہ محبوب کا دل نے نشان اتنا بک مرا ہے شربت پہلو فریکا منہ میں یہاں اتنا بک لے ہر دم میں میرے نالہ وآہ و فغان اتنا بک پری و حور و علمان و فرشتہ انس و جان اتنا بک	تہ آیا مرقد عاشق پر وہ سرور روان اتنا بک کسی کے لعل میگوں کے لکے تھے و صفی کیا بک اوڑا ہی خاک بھی گا زمین سے ٹوڑنا بک مسی مالیدہ لب تیرے جو چوسے بک چپے ہیں گو قرار و صبر تیرے عشق میں بک نہیں واقف تر سے اسرار سے کیا نشان تیری بک
--	--

نہ آتے تھے تو کبکے امیری جان کو ح کر جاتے دل و دین عقل و ہوش و خواب و خورنا بک	دل جا رہی ہے اگر نازک رشتہ عمر سے سوا ناسا ح
خوی جانان ہو بیشتر نازک ہے مرے یار کی کمر نازک	

ر و ل ف ک ا ف فارسی

نہان ہے سنگ میں ایشو خ فتنہ گر رگ سنگ شعاع مہر سے چمکے گی بیشتر رگ سنگ ہزار رنگ نکالے اگر بشر رگ سنگ زبان شمع صفت جن جھمکی ہر رگ سنگ کہیں کے بالکو شیشہ کے شیشہ گر رگ سنگ رگ جگر سے منو و کی سخت تر رگ سنگ ہے انتظار میں ہر رشتہ نظر رگ سنگ رگ بدن ہے بت غیرت قمر رگ سنگ عجب نہیں کہینہ رشتہ گھر رگ سنگ تو ہو رنگ رگ لعل جلوہ گر رگ سنگ بہین کے تار نظر اپنے سر سیر رگ سنگ	تری قرہ سے جو کرتی ہے ولین ڈر رگ سنگ گردن کا کوہ میں جا کر جو آہ شعلہ نشان برابر میری آہوں سے کر کے گی کمان رہا سہ میں ہی گرا اپنے سوز دل کا اثر رشتا بہت بت چینی کی جو کمر سے ہے ہزار دن توڑے ہیں تلوار میں سخت جانی میں خیال ہے صنم سنگ دل کے آئے کا جو جھپٹ آپ کی سختی و سر دھری ہے زمین گلو سے بت سنگ دل سے ہے چپان خانی پاؤں جو سنگ فرار پر وہ سکے خیال آمد و رفت تان ہے آنکھ بھر
--	--

<p>اوپر سے سوئے دیوار ہا تو بین پتھر کسی منہ کی کر سے ہوئی ہے شہر سبز</p>	<p>بنی ہے فصل بہار ان میں مثل پر رگ سنگ نہان جو رہتی ہے نظر من سے بیشتر رگ سنگ</p>
<p>موا ہے عشق بہ شکل میں جو شاخ بچے میں تار کن اس کے جسم پر رگ سنگ</p>	
<p>خیال زلف بتان میں ہو بارگر رگ سنگ بتوں کے شتر قزاقان کو دیکھے گر رگ سنگ وہ گلبدن جو رکھے پاؤں سنگ مدفن پر خیال جو بت یسین کا شبکو سوئیں ہے نہان ہے چشم گمان سے ہو اس قدر بار بیا یہہ شوق وید ہے پتھر اکھن مری اکھن اثر کرے نہ کسی منطق کی تیغ زبان یہہ جوش ماتم فسر باد ہے جوا شیریں مدام رہتے ہیں عالم میں تنگ سنگین دل نہیں ہے سختی تنگی دہر سے ایمین ہمیں ہے سخت و لون کو زبان تیز ہو کام بتوں کے دل میں کر یگی چارے آہ می گہ بتوں کے غلم سے کیا خوف گو شہ کیوں کو دلون میں سنگ دلون کے ہو جاو رو شندل</p>	<p>وہ بال لاینگی مرقد میں جان پر رگ سنگ ٹپ کے سنگ سے ٹپکی سر مہر رگ سنگ قوزم ہو رگ گل سے زیادہ تر رگ سنگ ان آنکھوں کو ہو رگ خواب تا سحر رگ سنگ تری ہے کیا منہ شکل کر رگ سنگ عجب نہیں کہ بنے رشتہ نظر رگ سنگ بند ہی ہے ایسی صفائی سوا پیر رگ سنگ عجب نہیں ہے رگ ابر ہو اگر رگ سنگ ہے روز و شب یہی درہ زبان ہر رگ سنگ ہوئی ہے گوشہ گزن سنگ میں اگر رگ سنگ جہان میں رکھتی ہے کب خوف بیشتر رگ سنگ کہ کو ہمار میں ہے مسکن شہر رگ سنگ ہے اد کے شتر قزاقان سے بچو رگ سنگ شہر کو دیتی ہے اپنی بقل میں گھر رگ سنگ</p>
<p>سے خامہ دو زبان رشک تشہد سرباد زمین سخت یہ شاخ ہے اگر رگ سنگ</p>	
<p>پھونکدی ہے یاور خ نے داغ و عین ہے مسی بالیدہ لب پر پنجہ رنگین کا عکس چشم پر خون کو تصور کب سے لعل یار کا</p>	<p>لگ گئی افسوس کیا پوئے پہلے گلشن میں آگ شاخ مرجان سے لگی ہے تختہ سوسن میں آگ آتش گویا نے پھونکی لعل کے معدن میں آگ</p>

ویدہ پر غم کو اوس گلگون تبا کا ہے خیال	اگ گئی ہے موم آبی کے بھی سکن میں آگ
نقش ہے دلمین تمہارے الفت نساج کا ہو شرارہ شکستہ میں ایشعلہ زن آہن میں آگ	
رویف لام کلین	
بتلا جب ران میں ہو کر بٹھکے غمناک دل کام ہے کی کنی کا کرتی ہے یاد شرہ کیا غرض ہے سیر وشت و کوہ سے او گلزار رنگی جو آگھ اوس مست شراب حسن سے مشرم سے موسی چپا رکھین ریضا کلیوں قیس کا تڑکر کیا ہے خضر کا جی چوٹ جا کے شعلہ روت جب کرے عاشق سے شہد گریہ جاوہ فرما ہے خیال و س غیرت غور شیدا کا مثل جسم و سایہ تجھ سے میرے دل کو ربط ہے عشق کی حقیقت سے جب گرد و درت ہو حشا جب کرے غمرون سو گریہ میں احو شمع و جل بجھے ہر قیامت حشر کے دن ماہر و	حیف دل انوس دل و احسنا دل نا و دل کیا رہے ناسفتہ او جان کو ہر کیتے ل ہے خیال روے رنگین لالہ حمرائے دل ہے شراب عشق سے ملامت مینائے دل داغ ہے غور شیدا سے روشن بھلین جائے دل ہے بد و حشت زامرا صحرای و حشت او دل انگھوں کے رتے سے پانی ہو ہو کو کہہ جا دل کیا تعجب کا محل ہے آسمان بن جائے دل تو جہان جائے پر پر و سنا حقیرے جا دل آئینہ خانی کا جلوہ یار کو دکھلاے دل صورت پروانہ نار رشک سے چلی جا دل داغ ہائے آتشین اپنے اگر دکھلاے دل
ہجر کی شب سینہ میران میں اسے ابرو کمان ہو تراز و ناوک آہ فلک پیاسے دل پ	
مہر بے مہر پر جو ایک دل چمن میں نغمہ پیرا ہے مراد جو اوس دل سے ہو ویکجا جہاد نظر سے یار کے جو گر گیا دل	ہوا ہے مورد و جور و جفا دل بین میں اسے شک گل شور و عناد کرے کا نالہ و آہ و بکا دل پہلا کسی نظر میں پھر چڑھال

<p>چرا کر کے گیا وز دست دل ہمیں آنکھیں دشتان جان بادل بنا ہے طائر قبلہ نما دل ہوا ہے شعلہ رویوں پر زلزل ہے گرم نالہ ہر صبح و مسا دل ر عایا کو کھے خوش شاہ عادل</p>	<p>گر قتا راو سکو ہاتھوں ہاتھ کر لو نہیں کہتا ہے کچھ ای یار جانی منہ او سکا جانب دیر تیان ہے نہیں ہے مرغ آتشخوار سے کم خیال زلف و رخسار تیان میں ہوئے بندش سے میر و حیت مضمون</p>
<p>ہے غم من قول خسرو درد نساج کجا ما و کجا جان و کجا دل</p>	
<p>ای میکشود دل بریان سو ہے کہا بخیل ہے سائے گلگون سے آفتاب بخیل ہے پاؤ صاف سے رخسار ہتاب بخیل ہماری آنکھوں سے ہو دیدہ رکاب بخیل ہے ماہ و زہرہ و برجیں قہ آفتاب بخیل</p>	<p>سرخ شک دیدہ پر خون سے ہو شراب بخیل بخیل ہے ساقی آتش لباس سے میخ ستارہ خال کھدست سے ہو شرمندہ ای شرمسوار اور نور حیر میں ایسا سرخ و جبین و کف دست و پاؤ روشن</p>
<p>بخیل ہوئے دل بنیاب سے جو برقی پیمان ہے چشم پریم نساج سے سحاب بخیل</p>	
<p>دست پر سر رہ گئی چہرہ سے جاسوس ہینال</p>	<p>دور چشم باری نے پیمان جو دکھو لے لیا</p>
<p>گر دین لیل و نہار چرخ سے روشن ہر صاف ہے یہ قندیل فلک نساج فالوس خیال</p>	
<p>کم نفع صورت سے نہیں شور بکایے دل لاون زبان پہ وصل میں کیا مدعا دل آٹھون پہر فراق میں ہی یہ دعا دل ایسا منو کہ باتہ سے جان کو گنوا دل</p>	<p>چونک او چھین مروی سن لین اگر نالما دل چشم سیاہ نے مجھے سرمہ کھلا دیا پچھڑ چھین میں بون وصل کی یار کین نصیب رکتا ہے پاؤں کو چہ الفت میں دیکھ</p>
<p>جب پیچ عشق میں برے نساج کھل گیا</p>	

کمال

کوئی نہیں ہے جان کا دشمن سوائے دل	
جو صلہ ہو دوسے نہ کم ظرف کو اصلاً حاصل	ظرف خم کر نہیں سکتا کسی شیشہ حاصل
ہرگز	کپ نہ بٹنی کو ہوا عجب از مسیحا چل
بھر دنیا میں تنک ظرف نہو دریا دل	ہو دوسے نالاب کو کپ وسعت ویرا چل

مثل قساح نہو دوسے کبھی حاسد کو فروغ	
سامری کر نہیں سکتا یدر پیغا حاصل	

خال کو گوشہ ابرو کے نہ چوم او قساح	جسکی موت آتی ہے کما تار ہو وہ تلوار کے پہل
اے از خیال عارضت دارم گلستان و بفل	وز یاد زلف پر خمت صد سنبلستان و بفل
گر شبنو بیک نفع کلک اسخ مرا	منقار خود سازد نہان مرغ خوش اسخان و بفل
ہر تار گیسو سے ترا تار و چین زیر نگین	یا قوت لباسے ترا کوہ پاشان و بفل
حدی بیا ایک بہرین کر پار ہائے سخت دل	پر طعل اشک لالہ گون دار و گلستان و بفل
رخسار پر نور ترا جمع وطن و راستین	چشم سیہ مست ترا شام غریبان و بفل

نسلخ و تو صیف آن رشک گل باغ جنان	
ہر شجر را باشد نہان فردوس عنوان و بفل	

رویف میم کلن	
--------------	--

عمر بھر تک وہ رہا نسلخ زیر بار غم	پڑ گیا اکبار جب پر سایہ دیوار غم
بہتر اس چیتے سے ہو موت ایدل بیمار غم	آفت جان خزن ہے صد مہ آزار غم
او گل گلزار خوبی حالت ہجران نہ پوچہ	نیشتر سے بھی رگ جا بگو سواہین خار غم
ہجر جانان میں کنارہ کش ہو جو بھونج خور	غم ہوا غمخوار میسہ امین ہوا غمخوار غم
کھاتے ہیں اور رشک یوسف غم تر و خاق ام	گرم رہتا ہے نہایت اندون باز غم
گیسو سے پر سح کا ہجران میں بند تھا ہر خیال	پٹی رہتی ہے مری گرون میں ہر دم مار غم
اسے بطیبو یہ نہیں ممکن کہ ہو میسہ علان	حضر شعیسے سے بھی اچا نہو بیمار غم

روی شادی خاک آئے میری آنکھوں کو نظر خالی رخسار پر پیرویان کا رہتا ہے خیال تیرگی آنکھوں میں چھا جاتی ہے اور خوشی چار دیوار عمارت کا مجھے رہتا ہے خوف کافر ہے پیر کو میرے کوئی کر دے خبر	پیش چشم خود نشان حائل ہوئی دیوار غم کھائی گا اک دن مجھے زندگی آدم خود غم ہے شب و بجور سے بھی بڑھکے روتنا غم موج زن جسوقت ہوتا ہے یہم و خار غم اوٹھ مہین سکتا ہے نسل خیزین سے بار غم
--	---

درگاہ علیجناب عشق میں جانا جو ہو
باز ہلے نساخ اپنے سر پہ تو دستار غم

ہے مجھے خال سے اور زلف سیہام سے کام شیشہ و ساغر و مینا نہ ہے و جام سے کام گر ہوش چشم صنم دیکھ کے دوران ہوا انتظاری میں کہیں قاصد جانان آجائے	نہ غرض دانہ سے رکتے ہیں نہ کچھ دم سے کام ہے نقطہ کیفیت ساقی گلہام سے کام اسے طیبو ہے تجھے روحن بادام سے کام دیدہ و گوش کو ہے نامہ و پیغام سے کام
---	---

صبح سے دان تو ہے چنی کی گندہاؤں کا خیال
بیان نساخ کو ہے خواب ہر شام سے کام

سینہ معمور از فروغِ روئے زیبا کردہ ام نامہ شوقِ لقایت در دل انشا کردہ ام گرچہ ہر موئے دراز تو سننے وار دوسرے در جگر سوراخ می دارم پے تکیہ دل مے مکارم معنی یار یک در وصف بیان	شمع خانہ روشن از نور تجلای کردہ ام نقطہ از مردمان چشم بینا کردہ ام من مگر گیسوئے مشکین تو پیدا کردہ ام غرقہ بہر تماشا سے رخت واکر کردہ ام رشتہ نمکِ رسا را دام غنقا کردہ ام
---	---

رولیف نون کلین

یہ جو تیر شک گرم ہے چشم پر آب میں دل چاک چاک ہے جو وہ رخ ہے نقاب میں بجبران میں تیرے دم جو ہے چشم پر آب میں	او بحر حسن ہے یہ سمندر جاب میں پردہ دری ہے صاف کسی کے حجاب میں او بحر حسن گویا ہوا ہے جاب میں
---	---

عالم چکور کا ہوا رہسرو پہ شہسوار سوسو طرح سے کھاتی ہے بل ارٹھے بیٹے طنلی میں نیچہ کیسی چلتا ہے تو جو چال ہے چشم مست کا دل پرداغ کو چنال خط سیاہ عارض روشن سے کھل گیا ابلیس کو بھگا دے وہ اور نصیر رقیب کو وہ شہسوار گرم عنان ہو جو سیر میں سفاک کی نگاہ کی ہے یاد وقت فرج اوسکی ہنسی سے یہ دل پرداغ ہے نگار	نالے میں تہہ ہے پاؤں نین ہو رکاب میں کا کل سے بڑھ چلی وہ کرتی تاج میں جیتا ہے گا کوئی نہ تجھے شہاب میں ہے بے بھری ہوئی قدح آفتاب میں زنگ آگیا ہے آئینہ آفتاب میں ہے طور تیرا آہ کا تہہ شہاب میں دوڑے گا سرو تنگ بھی اوسکر رکاب میں خجر نزار وں ٹوٹے مرے اضطراب میں بکلی کی ضرب ہے سپر آفتاب میں
---	---

ناموش اہل نرم کو کر دے یہ ہے اثر
نسخ اپنے ہر سخن لا جواب میں

اوس دلربا کا جلوہ ہے چشم پر آب میں ہے عکس داغ و لکار ہے حجاب میں روے ضم کا جلوہ ہے چشم پر آب میں سوسو طرح سے باند ہے میں مضمون یاد میں پہتان سرخ محرم آب روان میں ہے خالی ہیں ساکنان فلک عشق سے اگر ہے منعکس جو کا کل پر پیچ دلربا اوس ماہر کی نرم میں چلتے ہے جو شراب رخسار پر عرق کے تصور میں مرتے ہیں دیکھی تڑپ جو کان کی مچلی کی بحر حسن اوس ماہر کی یاد میں روشن ہیں داغ دل مکن نین گناہوں کا میرے شمار ہو	ہے پری کو بن کیا ہے حجاب میں تصویر ماہ ہے ورق آفتاب میں تحویل ماہتاب ہے برج حجاب میں ماہوں سے میرے قافیہ میں اک عذاب میں مکڑا شفق کا جلوہ نما ہے حجاب میں پھر داغ کس لیے ہے دل ماہتاب میں گو یا زبان مار ہے ہر موج آب میں ہے دور آفتاب شب ماہتاب میں - کشتی عمر اپنے روان ہے گلاب میں ماہی کی طرح عمر کٹی اضطراب میں تارے چٹک رہے ہیں شب ماہتاب میں معروف ہوں جو سارے فرشتے حساب میں
--	---

نقشِ سمِ فرس سے جو تشبیہ پہننے دی چو نابین کی خاک میں منہم کے ہڈیاں کہنک کا گیا فراق کا امید و وصل ہے	اے ہر ہے یہ گرم روی آفتاب میں بیجا غور کرتے ہیں دیرِ حسرتِ اب میں دیکھا جو وصل عاشق و معشوق ڈار میں
---	---

دیوان اپنا پن گیا ہے شمسِ بازغہ
نساخِ شعر لکھتا ہوں وصفِ شراب میں

جو خبرِ زمین وہ نہیں رہتے حجاب میں جو ہمارے دل پہ وہ نہ ہے سچ و تاب میں خطِ جلوہ گر میں ترسے رخ کے ثواب میں کیا عیشِ تنگ نظر ہوں کو دیرِ شراب میں کیا کام شکے نام سے دیرِ حسرتِ اب میں سے تلخ عیشِ عاشقِ چشمانِ مست یار انسان کو وطن میں بھی ہو چین ہو محال خطِ سیمہ نہیں رخِ تابان یار پر اوسکو نہیں ہے اس دل پر داغِ زلف ہرستیوں سے کام لے رہے رشہ لوں کو کیا ہر دم بجا ہے اس دل پر روشن کو شور خطِ کا نہیں ہے اس دل پر داغِ کو خیال دنیا میں کیفیت میں ہیں جو میں رفیقِ قلب رویِ یلغ کی دل سوزان کو پاؤں ، مو حاصلِ صفا سے دل نہ کہی بد گہر کو ، مو اتین دلوں کا دل تو پگھلتا نہیں کہے برو خاں سے منہوا چسا نہیں سنرور	دیکھا مہینا ہے ہر کے رخ کو نقاب میں ہوتی ہے موج بھی کہیں موتی کی آبا میں لکھا نہیں ہے کچھ ورقِ آفتاب میں ہوتی نہیں ہے محی کہی جامِ حباب میں کب روشنی ہو گنجھ کے آفتاب میں رند و ضرور ہوتی ہے تلخیِ شراب میں - پانی میں پھلیاں بھی ہیں اک اضطراب میں کب بال آئے آئینہ آفتاب میں سنہ کون دیکھے آئینہ آفتاب میں اک قطرہ سے نہیں قدرِ آفتاب میں پیدا ہے رشکِ ماہِ جنِ آفتاب میں کیون رنگ آئے آئینہ آفتاب میں عقدِ یہ کمل گیا مجھے دورِ شراب میں غیرِ نمکِ نرا نہیں ہوتا کباب میں پیدا نہو گہر کہے گنجھ کے آب میں آفسو کا نام تک نہیں چشمِ رکاب میں فرخون کو ڈبو دیا سو سے نے آب میں
---	---

ہو صاف دل کو صحتِ کدِ ظرفِ ناپسند

<p>کون سا روز ہے جو نالہ و فریاد نہیں ہے مکان یار کا کچھ گشت شداد نہیں خامہ اپنا تو کم از خمہ فرولا و نہیں کون دنیا میں حسین ہے کہ وہ جلاوٹ نہیں کوئی دن شاد ہمارا دل ناشاد نہیں کون کا فہرستہ کہ وہ بانی بیداد نہیں یہ سہ مجال تسلط مانی و سہزاد نہیں بے اثر نالہ مرغان چمن زاد نہیں ہے سدا تیری زبان پر ستم ایجا نہیں نور و سان چمن مورد و سیداد نہیں کب عیان کوہ پہ خون سر فرما و نہیں کچھ بھی تجھ کو عزم حال دل بر باد نہیں</p>	<p>کون سی رات مرے دل کو تری یاد نہیں اوسکی جو کھٹ پکھٹے پاؤں پہن کی نصیب وصف فرکان سے کیا ہے دل جاسد کرے قتل عشاق کیا کرتے ہیں خوبان جہان ہجرین رنج و غم و درد و الم کا ہے ہجوم سیکڑوں نکتے کیسے دیدہ فغان و دنیا کمنازک جہان کی جو کھینچے تصویر فصل گل آتے ہی اوڑ جاتی ہے گلشن بخت طلب وصل یہ کیا مان کی توقع ہے بلبلیں کہتی ہیں گل چین نہ لگے گل کو ہاتھ بیستون پر کل لالہ کو تو دیکھ اے شیریں خاک میں سر نہ ملے ٹھٹھے کہیں آئینہ</p>
<p>اک غزل اور پئے خاطر جاب لکھوں یہ زمین گو کہ پسند دل ناشاد نہیں</p>	<p>دل کو کچھ غیر خنوشے تباہ یاد نہیں کو فساد ہے کہ جس دل میں تری یاد نہیں بیچ سے دام و درم کے میں رہا روشن دل جو کہ خادم ہے وہ محنت و دم ہوا آخر کا راست بازوں کو نہیں ہم حوادث کا خطر ظلم گلچیں سے ہوئی باغ میں نالان بیل یاد گلرو میں مرے نامے جو بیل نے سنے دل را ہر ہے نہیں ذکر تباہ سے خالی</p>
<p>اس لیے لب پہ مرے نالہ و فریاد نہیں کون سا گھر ہے جہان میں کہ وہ آباد نہیں مرغ زرین کو ذرا خطرہ صیاد نہیں کون سا طفل دل بہتان ہے کہ استاد نہیں مورد ظلم تنہا ان باغ میں شمشاد نہیں ورنہ کچھ گل سے ہو سے شکوہ و ریا و نہیں گم ہوئے ایسے کہ انداز فغان یاد نہیں سیکڑوں گھر میں جہان میں کہ وہ آباد نہیں</p>	<p>دل کو کچھ غیر خنوشے تباہ یاد نہیں کو فساد ہے کہ جس دل میں تری یاد نہیں بیچ سے دام و درم کے میں رہا روشن دل جو کہ خادم ہے وہ محنت و دم ہوا آخر کا راست بازوں کو نہیں ہم حوادث کا خطر ظلم گلچیں سے ہوئی باغ میں نالان بیل یاد گلرو میں مرے نامے جو بیل نے سنے دل را ہر ہے نہیں ذکر تباہ سے خالی</p>

<p>بے اثر و نہ مرے خالہ و منیر باد نہیں تیرے قمرگان کم از شتر فضا و نہیں کون ہے جسکو مرے شہر پر ایراد نہیں کچھ بھی اس گیند و وار کی ہنسنا و نہیں کوٹنا سر و گلستان ہے کہ آزاد نہیں اب تو مرغان چمن راہ کو کچھ یاد نہیں میرا لونا جو نہ مانے کوئی حسد و نہیں</p>	<p>گوش ز دیار کے ہوتی نہیں غم ہر تو ہے چھوڑتی ہے رگ و گلو اشاریے بدام میں تو محسوس ہوں عالم کا سخت دانی سے تالہ شعلہ فشان دم میں اوڑا دیوین دہون صدے میں اوس قد بالا کے بہلائی تری سیٹیان بھول گئے زمرے سن سن کے مرے لاکھوں بخیرین تو را ڈالین ہیں فصل گلین</p>
---	---

موم کی طرح تب ہجرت کیوں کر نہ گئے
 دل فستان ہے کچھ آہن و فولاد نہیں

<p>محتاج آب نرگس باغ ارم نہیں خند چاک سینہ شانہ زلف الم نہیں کم آفتاب چشمہ سے نقش قدم نہیں کب چاک چاک واسن و جیب قلم نہیں معلوم زندون کو رہ کچھ عدم نہیں کم عند لب مست سے پناہ غم نہیں معلوم مجھ کو جاوہ راہ عدم نہیں یہ خوف باد سے کبھی شمع حرم نہیں یہ سے تیغ اہلار وہ ہے حسین غم نہیں شہباز مہر بیتہ دام و درم نہیں ہمارا نگاہ پاس سے یہ نہیرو ہم نہیں</p>	<p>یاد گل عذرا میں آنکھوں میں غم نہیں فیض شہنشاہ وصل سے ہجران کا غم نہیں ہر ہر قدم پہ شور قیامت بپا ہوا نکلتا نہیں ہون کب دل و حشر زدہ گال عشق وین کا حال کہلا بچہ بعد مرگ گناہا ہے و صدف پھول سے رخسار کا ترے زلف رسا سے یار سے پوچھوں کہ کا حال ڈرتے ہیں دور چرخ سے روشن ضمیر ہی کرتے ہیں سید ہی نظروں سے عاشق کو قتل پڑتے ہیں بچت بچن کب جو میں ہر لب بند صبرت پھر نکلتی ہے جو سانپ سے صدا</p>
---	---

دلبر چٹا کپکا کوئی چال پر پاؤ
 تنویر حب و بغض سے نقش قدم نہیں

<p>کب چاک اپنے کا تنویر سے زمانہ غم نہیں</p>	<p>کب فیض شہنشاہی و صلت سے ہم نہیں</p>
--	--

<p> لیتی ہے مجھے کام جو تیغ ستم نہیں گالی مجھے جو دے تو جلے غیر لشک سے ہوتا ہوں قتل لطف و عنایات یار سے کھاتے ہیں غیر حال مراد کہہ دیجیے کہ لاکھوں کا خون ہو تسلی ہے جو ہر سیم دوز جان پاتے ہیں رقیب جو حیران میں دیکھ کر اے جان طلب یہ بوسہ زلف سیاہ کے کرتا ہے قتل جھکو ترا وعدہ وصال آسمان بھرا مل دول ہے جہان کی سپر اوس بت کی ہجر میں جو ٹھیکے میں اشک نشا سیر جہان جو ہوتی ہے حاصل کتاب سے مل ہو گیا ہے مسئلہ جسے اختیار پر تو فک ہے عارض رنگین تیغ زن کیون مد آہ بلب نالان سے بے اثر </p>	<p> دل خون ہو گیا ہے سر سے وہ بہاؤ نہیں اوس بہاؤ کی دشمنی بھی نسبت ہو کم نہیں میں زیر بار منت تیغ ستم نہیں + تیغ جھاسے تیری ہوا پار کم نہیں کم جو ہر ون سے تیغ سے نقش و رسم نہیں ہے چشمہ حیات مری پیشم غم نہیں کم زہر سے نہیں ترے سر کی مسم نہیں و صبار تیغ تیرے کم تیرا دم نہیں کم خط جام سے کسی نقش و رسم نہیں سنگ چکان سے کم سر سے چشمان غم نہیں حرفوں کا دائرہ بھی کم از جام جم نہیں میں قید زلف یار اوسے میرا غم نہیں خون عاشقوں کا جو ہر تیغ و دم نہیں اگر گل جہان سے باغ میں جذر احم نہیں </p>
---	--

نسخ ہے جو طائر مضمون کی فکر میں

شہباز تیرا ہے ہمارا ستم نہیں

<p> یاد رخسار اشک افشان میں دل ہے پابند زلف بیچان میں ایک یوسف تنہا چاہ کنتان میں یاد لب میں بھریا پارہ لعل ہے جو زور و شہا اپنا دوست خون دہشت زندان ہے ہر تسمہ ادا دل زخمی ہے شاعر خفاک </p>	<p> سورہ شمس پر ہے قرآن میں اپنا مسکن ہے سبستان میں لاکھ دل ہیں ہر زخمدان میں اشک کے جلے چشم گریان میں ہمار ثابت نہیں گریان میں کیون نہ بھلیا گرسہ نہیں یاد افی زلف حیران میں </p>
---	--

	<p>ہمیں یہ زلفوں میں درہنشان یا کہ جگہوں میں سببستان میں</p>	
	<p>کہ نہیں فرق جسم میں جان میں یا کہ یوسف سے چاہ کنگان میں جان آجائے جسم بجان میں سیکڑوں چاک میں کربان میں گور میری بنے صفایان میں کہ خنق میں ہوں گہ ہشتان میں بیلو شور ہے گلستان میں کیا کھلف ہے گوی و چوگان میں اگر آجائے موت ہجران میں جان نکلی ہے یاد دندان میں نظر آیا میان جانان میں تیر کی پردے میں تاوان میں اجر زاید ہے خیر نیان میں</p>	<p>نوار ایسا ہوا ہوں ہجران میں ہے پسینا چہ زرخندان میں تم جو آجاو محبت اخوان میں یاد ہے گلبدن کی ہجران میں جان دی عشق تیغ بران میں کبھی زلفوں کی یاد لب کی کبی اوس گل تری آمد آمد کا شانہ و زلف سے ند و تشید پھر دوبارہ ہو زندگی اپنی غسل دلو آؤ آب گوہر سے عالم خط جوہری آئے دل توڑے بازو و جوناوک انگڑنے پوست لب چپا کے دو بعد</p>
	<p>چشم شہلا کا کشتہ ہے شہلاخ اوسکو دفناؤ ترکستان میں</p>	
<p>عجب کج رست ہوا اپنی نہ جیتے میں نہ مرتے ہیں تو بڑھکر کوہ کن اور قیس استقبال کرتے ہیں برا برگیسو دن کے وہ جو بالوں کو کترتے ہیں کسی ہرہہ نشین کے عشق کا ہم دم جو بھرتے ہیں ملا یکا دیکھتے کو آسمانوں سے اترتے ہیں کبھی مسجد کی جانب ہو گئے جو گھر گزرتے ہیں</p>		<p>امید وصل و ہم خبر میں بس دن گذرتے ہیں جو ہم خوش ہوں میں کوہ و صحرائیں گذرتے ہیں پیشیان ہوش جمع عاشق مضطر کو کترتے ہیں نہیں ہیں آشنا نالوں سے اپنے کان کو کترتے ہیں ہم میرے عشق کے باعث جوتیرے حسن کا شہرہ ہزاروں نالے کرتا ہے مؤذن صورت بیل</p>

<p>پریشان ہوتے ہیں منہ کی صورت پر گلشن میں بجلا کیا اصل پر یونکی وہ شہرہ اوسکا ہیلان سیاہی سی سہ واخیم کی آنکھوں میں چھایا دماغ اونی کا ہے چوتھے آسمان پر مہر کی صورت بنادیتے ہیں وہ حیرت کا پتلا رہ نور دل کو</p>	<p>ہمارے آہ و نالے سے جو بال اوٹے کھرتے ہیں فرشتے بھی خفاک پر نہ کر حسن یاد کرتے ہیں شب و حساب میں کو تھکے جسم وہ آدھن ترسے پاؤں چو اور شک عیسیٰ سر کو دہرتے ہیں روح آئینہ سان لیکر جو رستے سے گزرتے ہیں</p>
<p>بیابان میں قدم جب عالم وحشت میں دہرتے ہیں ہمارے نالے آہن کو گلا کر گھومتے ہیں چمن میں بلبلوں میں ہے بیابان کا گمہ محشر بجرازد وہ و حیران خاک مائد آتا ہے عالم میں ہلاتے مرد و صد سالہ کوہین باتوں باتوں میں مثل شہور ہے دنیا میں ہر کار سے دہر و ہوار عب فروغ حسن سے خورشید بھی لرز لب حجر نما کی یاد میں اسے غیرت عیسیٰ ہے وہ صیاد گل و سانسے آنکھوں کو ہر سات قنا ہوتے ہیں اک آن میں سیل جوادیت سے بڑا ہو یا بھلا ہو سوچتے مطلق نہیں ہرگز</p>	<p>سدا اور زبان فصاحت سپیدہ صفت آفتاب سیجا میں مگر ہمارے پر ہیز کرتے ہیں</p> <p>برنگ گل سہ ہر خار کو ہم لال کرتے ہیں پر اپنے خوبی طالع سے وہ کب کا کافی ہوتے ہیں روح گل رنگ تیرا دیکھ کر فریاد کرتے ہیں رہا میں بند غم سے وہ جو دنیا سے گزرتے ہیں سیجا کالب مجھ بیان دم بند کرتے ہیں جوہن کمطرت میخا میں دیکھ پاؤں دہرتے ہیں بود وقت غسل ہ منہ اپنا دھوئے میں کھرتے ہیں حیات جاودانی پائے میں جو تھپہ مرتے ہیں قصص میں ہر صغیر درستی کے دن خوش گزرتے ہیں جبالوں کی طرح جو جوش مستی میں ادھرتے ہیں جو اونکے جی میں آجاتا ہے کیسر کر گزرتے ہیں</p>
<p>وہ ایسا پد گمان ہے دم چہانیکا ہوشک اوسکو جو کوئی اوس سے کھدے حضرت فصاحت مرنے ہیں</p>	
<p>ہرم اجار میں وہ شب کو رہا کرتے ہیں سائپ کی طرح سبھی سچ و یا کرتے ہیں بوالموس کے لیے عاشق کو جدا کرتے ہیں</p>	<p>ہم میان شمع کے مانند جلا کرتے ہیں پہنچ کیا کیا ترسے گیسوے دو تا کرتے ہیں جوش میں آئیے صاحب کہ یہ کیا کرتے ہیں</p>

<p>محبوبہ و غلام دستم جو رو چھا کرتے ہیں ہاتھ میں چھتیا ہے وہ رشک کے ہرہ دل زاہد کی طرح ہوتی ہیں آنکھیں پر نور ایک بات بھی بات ہماری نہیں سنتا حدیث خاک کی طرح رہا کرتے ہیں ہر شے میں غبار کوئی شے نہیں باقی نہیں رہتی جو بڑی خاک کا سہارا ہو توں سے ایسا نہیں جھکے جب سے گئے ہیں بیباک میں ہم صورت</p>	<p>خوب کرتے ہیں جو کرتے ہیں سیکارتے ہیں لوتی چرخ کے بھی ہوش اور کرتے ہیں وصل میں بند قباؤں کے جو کرتے ہیں جان و دل جس بت کا فریب نہ کرتے ہیں زاہد خشک جو دستہ ریا کرتے ہیں غم کیا کیا سر عاشق پر ہا کرتے ہیں دست کش بھی کوئی حاجت کو نہ کرتے ہیں دفعہ شغریہ بیان رہا کرتے حسین</p>
--	---

فی البدیہہ جو غزل کہتے ہیں ہم اسے تسلیح
 قافیہ شاعر کے تنگ رہا کرتے ہیں

<p>دنیا کا عیش جس میں ماتم کر کہ نہیں دشت میں خوشنشان جو ہوئی چشم چشم شکار افغان مشکین کی یاد میں ہر رشک لالہ رنگ نیکہ سے لعل کا اللہ سے اثر رخ تابان یار کا رہتا ہے وصل میں بھی جو ہر کافور کا اوس رشک گل و زیبا اور ایسا اور کار اس وقت میں بیچ تاب میں جو ہم سیاہ بخت اوس رشک صحر کی جو توجہ سے اس اثر ہر شے سے سوا کا وہ غیرت سے جس میں کے جلتے ہیں نے مرنے میں پھرتے جوا ب صاف ہے میں کا سوا</p>	<p>آب حیات خضر مجھے سم سے کم نہیں صفا تمام گلشن عالم سے کم نہیں جھکو غزال دشت بھی شبنم سے کم نہیں حلقہ ہماری آنکھوں کا خاتم سے کم نہیں درہ ہر ایک نیر اعظم سے کم نہیں شادی کا روز بھی شب کا تم سے کم نہیں مرنے تک بھی قطرہ شبنم سے کم نہیں ایسا بھی حال کیسو سے پر خم سے کم نہیں ہر رشک چشم قطرہ شبنم سے کم نہیں زخم وہن کو بوسہ بھی نرم سے کم نہیں مضمون گرم ناز جسم سے کم نہیں اس عہد کے بچیل بھی حاتم سے کم نہیں</p>
--	--

تسلح اپنے لیے سمجھ میں قبول فوق

سب ہنسے ہیں زیادہ کوئی جسے کم نہیں	
جسکو سودا اور سکے جوڑیگا نہیں کب خیال زلفِ عنبرِ سائیں بات تجھے وہ چشم کرتا نہیں جسے مضمون زبان باندھا نہیں جائے بت اسیں نہیں بزدل حق چشم گریان دیدہ یعقوب ہے پیچ کسے کیا عشق کے واقف ہو وہ نہرِ تودہ اسے ماہ یہ خط شمع زار جو یاد کب میں ہو گیا وصل میں بھی حیفِ نجاتِ نارِ سا ضعف ایسا ہی منہ ابرِ پار میں جز فغان و نالہ و شرمِ یادِ آہ وصل میں بھی اوسکا یہ انداز تھا شورِ محشر ہے صدا اٹھال کی	عقدہ عشق اوسے حل ہوتا نہیں کب معطر بہ دل شیدا نہیں لب پہ میرے نالہ اُجا نہیں بات کا اوسکو فرا اصل نہیں کعبہ دل ہے یہ بت خانا نہیں وہ مہ کفانِ نظر آتا نہیں دام میں جو زلف کے آیا نہیں عکس رخ پر تار گیسو کا نہیں اپنا سایہ صورت عفا نہیں ماہہ اوسکے پادں تک پہنچا نہیں نالہ بھی توب پہ آسکتا نہیں بہر میں جدم کوئی اپنا نہیں ایک ٹان گر کی ہے تو صد ناس نہیں ہے قیامت قیامت پالام نہیں

ہام می نساخ وہ دسے یادگر

دست ساقی پر مرا قبضائیں

بگڑتے بنتے ہیں لاکھوں جناب دریا میں جو اوترے غسل کو وہ آفتاب دریا میں کسے ہوا ہے یہ شوقِ شراب دریا میں گر اہے عکس جو زلفون کا سانپ کے مانند میں وہ ہوں بہت کہ جاؤں جو نہ بیا کو پیشہ کنارے پہ چلکر جو شمع کو مہر بار	یہ مثل دور زمانِ انقلاب دریا میں ہر ایک جناب ہو جامِ شراب دریا میں کہ واژگون ہیں یہ جامِ جناب دریا میں ہر ایک مون کو سپے پختاب دریا میں بھنگی پانی کے برسے شراب دریا میں ہر اک جناب ہو تر نو شباب دریا میں
---	---

ہے مثل برق تیان مہن آب دریا میں کہ چیلون کو ہواک اضطرار دریا میں ہے تیری دید کے خاطر حباب دریا میں	گرا ہے عکس ترے کان کی جو جھیلی کا سنی ہے کیا ترے کانوں کی چیلون کی پڑ تو وہ ہے اور کا تیلہ کہ اب ہمہ تن چشم
--	---

اگر اسے عکس کیسے کلبدن کا احوال
نئے جو روضہ پیل حباب دریا میں

بارغ جنت کے گلون کو حاجت سببم نہیں کو نسا دل ہے کہ رشک خانہ مہم نہیں فرہ سے ہویں زائد نیر اعظم نہیں عیش ہے شمشیدین ای تیغ زن گر خم نہیں یہ وہ چشمہ ہے کہ حسین نام کو بھی خم نہیں فرہ پر کس ن نگاہ نیر اعظم نہیں کچھ رنگ دل سے زیادہ خطا جام خم نہیں دار پر بھی گردن منصور احوال خم نہیں بیل تصویر سے انگیا کی پٹر یا کم نہیں چشم الطاف تیان سے دل کم ازہم نہیں دور دامن گردش خرم برین سے کم نہیں ناکہ مہتاب سے کم حلقہ رمتا تم نہیں	گر پینار دے خوبان پر نہیں کچھ خم نہیں کون ہے ایسا کہ جسکو عاشقی کا خم نہیں فیض شاد تیان سے داغ سوزا کے خم نہیں ابروی پر خم سے تیرے محبوبہ عقدہ کہلا تشنگان شوق کب ہیراب خنجر ہے ہو عاشقون پر چاہیے چشم گرم اور شکار خم نہیں حال عالم سینہ صافی کے سبب ہو شکست سنگون من کو ذرا مت سے نہیں ہوتا ہی دیکھ کر حیران جو ہو وہ پھول سر پستان سرخ بھڑکے زخم جگر او سلی نگاہ لطافت سے اک جہان کیونکر تہ و بالا نہ ہو ہنگام رقص تیری روشن اونگیوں کی پور ہو ماہ مینر
--	---

داغ دل کو خوف کیا نسا آہ گرم سے
گلشن سر دوس کو پاؤ خندان سے خم نہیں

اب طوق گلہ میں ہونہ زنجیر گلے میں آتی ہے نظر بان کی تحسیر گلے میں زار کے بدلے رکھے زنجیر گلے میں ہو بند اسے طوطی حری تقریر گلے میں	ہے وصل میں وہ زلف گر گیسر گلہ میں ہے کیا ہی صفا و جوت ہے پیر گلے میں ویوانہ ہوا و سب جو تجھے دیکھے برہمن نہ سن کے کسی اوس لعل سن کو کی جو باتیں
---	--

<p>لو لکھا ہے یہ پھر تے میں شمشیر گلے میں تو یہ نہ کہے پھر تے تری تصویر گلے میں اب موج می ناب کی زنجیر گلے میں پٹکا ہے وہ آب دم شمشیر گلے میں</p>	<p>دیوانہ ابرو سے تہان طوق کے بدلے اسب پر ہی سر سے او تر حیات جو باغ ہے ڈوڑیگا اون آٹکھونکے میں دیوانہ ہون پہناؤ مانگے مرے قاتل سے جو یانی کوئی نہ خیر</p>
<p>اوس طفل کی کلفت کا کرون وصف تو نسلی ہر بات رس کے پھر دم بقت پر گلے میں</p>	
<p>ہر حباب بھر ہو خانوس روشن آب میں ہو گئے گڑد اب مثل طوق آہن آب میں کا پنتا ہے پر تو غور شید روشن آب میں گو ہر شہوار کا ہوتا ہے مسکن آب میں رنگ سے آنودہ ہو جاتا ہے آہن آب میں مثل درک لعل کا ہوتا ہے معدن آب میں جس طرح ہوتا نہیں مخلوط روغن آب میں سینہ گوہر میں کب پھوٹتا ہے روزن آب میں آٹکھ ہوتی کی نہیں ہوتی ہے روشن آب میں</p>	<p>ہوں جو اپنے داغ سوزان پر تو انگن آب میں اوس پر ہی کے دم آبی بھی دیوانے ہوتے صحبت اسفل سے اعلا کو مناسب ہو گریز قطرات اشک کی جاویدہ پر خم میں ہے دل ہوا اوس کا کدہ جسکو روت دیکھ کر آٹکھوں میں سخت دل پر خون نظر آتے نہیں کوئی بھی ہوتا نہیں مانوس جس غیر سے ہے بلا کے دہر سے آئین وطن میں ہر کوئی غیر سہاچی نہیں ہوتا ہے انسان دیدہ ور</p>
<p>راستی نسلخ کا پیشہ ہر سچ ہو قول فوق شیر سید یا تیرتا ہے وقت رفتن آب میں</p>	
<p>اب نشان جس کا نام نہیں کسی مذہب میں یہ حرام نہیں یعنی سوداے زلف خام نہیں یہاں تھناے مہر جام نہیں ایک دن نامہ و پیام نہیں</p>	<p>چشم میں اشک لعل نام نہیں مے الفت کو نوش کر زاید خواب میں بھی خیال رہتا ہے لب ساقی پلاسے لعل مذاب دیدہ و گوشت کیوں نہ کھوٹھوین</p>
<p>دل وہاں ہے کسی کو اسے نسلخ</p>	

جوٹ یہ تجھ پہ اتھام نہیں	
دل بیت میں نہو کیوں آہ عاشق کا اثر نہان فراق یار موش میں جو ہم گریاں ہوں تو کوئی جنازہ پر تجھے اسی رشک عیسیٰ کہینے کر لائے چھپا سکتا نہیں غماز ہر گز بید کی باتیں وہو میں دم میں اور اسے گنہ گزہ نکلا اور بھرنی ہی ملو جلوہ نہاد رخ دل روشن نہ ماتھے آسکتی ہو وہ اور نہ اسکو عیم سکتے ہیں	اگر میں سنگے اور بہن ہووے مگر نہان اسی ہو شکل بویاں آب میں چند رنگ نہان سین ممکن کہ ہووے جذب عاشق کا اثر نہان کمان کر سکتی ہے باز محبت چشم تر نہان - نر کمون ولین اپنے نالہ سوز ان اگر نہان رہے داماں شب میں مہر تاباں تا سحر نہان کہ چشم عاشقان سے ہے وہن نہان کر نہان
ہمالی کی طرح فضا بھی کتنا ہے قاتل سے دل صدا یارہ و ہر بارہ در خون جگر نہان	
ہو میں نہ سادہ لوح سے عاشق کا میاں محو شب فراق سے تیرے سینہ پہنا نمرہ نہیں ملا کسی خوش قد کے عشق میں کیونکر رقیب قصر بلند صحنہ پہ جاوے کیا خاک کو پیچھے منہ تیرہ درون سے فیض	ہو آب آئینہ سے لب خشک تر کمان انسان کو ہووے موت سے ایجان مفر کمان پایا ہے سرو بارغ جہان نے مگر کمان شیطان کا آسمان پہ ہووے گزر کمان دامان برق ابر سے ہوتا ہے تر کمان
فساح تیرے کوپے سے باہر ہو گئی جاتی ہے عند لب چمن چوڑ کر کمان	
پرتیا ہوں شہید متبہ گلزار میں فروغوشی سے بچو لین نہ عاشق وصل میں دم بجز تری نگاہوں کو ہوتا نہیں شرار آرام ہو تعلق دنیا سے چھتے ہے کاشا ہے چشم غیب کا میرا حق نزار	ہر عند لب نفسہ سدا ہو بہار میں کب خار خشک سبز ہوا ہے بہار میں بیاد پھرتے رستہ میں شوق شکاری میں سب سو میں بعد مرگ لحد کے کنار میں مزدگان ترے کشائے حوشم ہزار میں
گلستہ میں ہو قدر کسی میرے شہر کی	

<p>ازران سے مشک چین تھا و تیارین</p>	
<p>پڑا غل جھلکوں کسے والا جال پانی میں چاہوں تھے کیسے میں اپنے سر پر ڈال پھین لب ہر مردم آبی سے چٹکی رال پانی میں بہاؤے نقش عاشق کو تو راعی غسال پانی میں ہوئی ہے منعکس اوس گل کی جو شمال پانی میں زبان ہر مردم آبی کی ہو دے لال پانی میں</p>	<p>ہوے جو منعکس صبا و تیرے بال پانی میں تیرے تیرے گہکے روکنے کو مردم آبی تو نہ شیریں دہن ہو کر کرے کلی بے بیا ہو اسے آتشیں رونے جلا کر خاک کر ڈالا پر پانی پر بلبل کا دیتا ہے مجھے دھوکا جو سیر کچر میں ہو منعکس سیند و رک ٹائیکا</p>
<p>ہال جن کا عالم ہے او تساخ موجوں پر ہوئی ہے منعکس جو یار کی تھال پانی میں</p>	
<p>ملواریں میرے سینے پر کس دن چلیں نہیں سپلو میں مالہ زن مرے جان خیرین نہیں تیرے ہی طرح جہان میں کوئی باز نہیں نہیں خزمین کا میرے کون ہے تو خوش چلیں نہیں وہ کون سا ہے دل کہ جو انا وہ گین نہیں کرتے ہر قتل یار کی جھکے نہیں نہیں</p>	<p>کب یا وابر دے مستم مہ جین نہیں بلبل چین میں کرتی ہے نعمتہ سراپان گدڑے خیال بوسہ تو پر جائے لب پیک حاسد بھی فیضیاب ہیں میرے کلام سے اس دور میں گز رہیں جس نے غم نشاط کا یہ تہ ہے غضب ہی ستم ہے کہ وصل میں</p>
<p>تساخت کون قدر کرے تیرے شعر کی سلمان نہیں کمال نہیں ہی خیرین نہیں</p>	
<p>انگلیں وہ محض ہے بیکار حسین نام میں کہ آسیا کو دہن ہی مگر کلام نہیں کہ مزع رنگ خفا کچھ کسیر ام نہیں کہ تنگدل کہ جہان میں کہیں قی نہیں اوٹھائے شگاہ کا صدہ شعر جو خاتم نہیں ہو اسے گل نہوا سیسا چلیخ بام نہیں</p>	<p>وہ دل نہیں ہے جہان عشق کا نظام بچا غموشی اصنام اسے برہن ہے ہی خون جس کا جگر کب کسی کا ہو پابند جہاں بکھر نہ دنیا میں ویر پاب ہو جہان میں نچتہ مزاجی ہی باعث ایندا سبب زوال کا ہو دے کمال و نہایت</p>

	<p>نہ شکر کہنے پہ ہونا تو مست اے نساح نہیں ہے نقشہ جہان میں کہ وہ حرام نہیں</p>	
<p>مرجان کبھی پیدا نہوا آب کھڑ میں سووی کو جگہ کوئی بھی دینا نہیں گھر میں لازم ہے جن سنگدلو ہو وے شر میں اندہ گنگار کو ڈالے گا ستہ میں شانہ بھی اونچتا ہے کین ہوے کمر میں</p>		<p>نحت دل پر خون نہیں اس جیدہ ترین اغیار کو اسے یار نہ کھہ ہرم میں اپنے ہین گرم مرے دیدہ پر سوز کے آئسو عاشق کو جلائیگا وہ بت آتش غم سے دل چاک جو میں اونکو نزاکت سے نہیں کام</p>
	<p>کب بخت سیہ عارضہ لدار دکھائے کب رابطہ ہوا جو حرج کشم کشم سو میں</p>	
<p>آب حیات جلوہ نما ہو سہراب میں ہر موج چٹاب سے ہے خجرات میں انکھیں بھی کوئی تپا ہے کوئی گوہر آب میں باقی ہے نہ فرق سہراب و شراب میں</p>		<p>ہو خضر راہ دیدہ تحقیق میں اگر لہرا گئی ہے ابرو سے خم دار بار کے مردم وطن میں ہوتے نہیں دیدہ و کبری گر ہووے فکر صاحب تو جیدہ نکتہ چین</p>
	<p>وہم ان آبدار سے نساح فنک ہوا کان نمک میں ہوئے میں یا گوہر آب میں</p>	
<p>بیقراری ہوتی ہے او شعلہ رو سیاب میں ہو وے پیدا بھر خوبی شاخ مرجان آب میں کب برہن کوئی جای مسلخ قصاب میں ہے اثر اصلاح خون کا چارہ گر عتاب میں سجدہ کب کرتا ہے ہندو کعبہ کی محراب میں روشنی ہوتی ہے ہوے مر حالت اب میں</p>		<p>لہے ٹپ بچلی کی سے میرے دل تیاب میں دیدہ ترین خیال خبہ گل رنگ ہے کوئے قاتل میں خجائے زاہد گمرہ کہے جوش و دشت ہو سہارے لعل جاتان سو رکا سر کو کب زاہد چمکائے پیش ابرو تباہ جو کہ ہو فیاض دیتا ہے اوسے خالق فروغ</p>
	<p>صاف باطن جو میں دل و کمانہ پر خون کبھی کب ہو پیدا شاخ مرجان آئینہ کی آب میں</p>	

<p>میں سینہ میں ہوتی ہے خورشید کے پیمانے میں چین روشن دلوں کو ہر دے سے عالم میں مست کہ طرف ہوا ایک ہی پیمانے میں ساقیا جان ہے منور و کی سنجائے میں</p>	<p>کب ہوا میرا گزریا کے کاشانے میں تبرین اس دل پر داغ کو آرام ابو الہو میں ایک نگاہ میں ہوا ساتی مدہوش دل مرا کو چہ جہان سے نہ نکلا ہر گز</p>
<p>مستم ہو چھپنے نہ گشت کا نہ خبر خدا کنگھی دلشون میں جو کی درو ہوا اٹھانے میں</p>	
<p>ہوا ہر دم آبی کا سینہ چاک پانی میں جباب آسا بیگاہ دل غمناک پانی میں جباب انگور ہر ہر موع ہوئے تاک پانی میں یقین ہے غرق ہو گا گنبد افلاک پانی میں صدف کا بھی کوئی ہوتا ہے سینہ چاک پانی میں</p>	<p>بوا و ترا میرے کو وہ بہت سفاک پانی میں ڈوبو دیوے کا مہک ویدہ منناک پانی میں وہ مست باوہ شوخی اگر جاے نہانے کو رہیں گہ موج زن ایسے ہی اپنے دیدہ گراں وطن میں کچھ بلا انسان کے سر پر نہیں آتی</p>
<p>جبابوں پر گمان فساخ ہو و بکا سمندر کا ہوا جو منسکس و دروے آشناک پانی میں</p>	
<p>گو یا اندھیرے گھر میں ہے یہ چراغ روشن ہوے چراغ گل سے اوی شمع باغ روشن مانند شمع کپ ہو منقار زراغ روشن ہو نور و سواتی چشم ایام روشن ہے ہر ویر سے زائد سینے کا داغ روشن</p>	<p>نار یک گور میں ہے سینے کا داغ روشن ہے یاد روی روشن اس داغدار دل میں کیا خامہ سیہ رو داغوں کے وصف لکھو لازم ہے دل کو یا و چشمان مست جاناں شمع تجلی اوسکو کیسے اگر بجیا ہے</p>
<p>حسن شباب جاتاں پر حلق مر رہی ہے پروانے جان دیوین جب ہو چراغ روشن</p>	
<p>غیرت خلد نظر کے چین دریا میں جب گیا غسل کو وہ سر و چین دریا میں ہر زخشان کو ہے اویاہ گن دریا میں</p>	<p>غسل کو اتر سے جو وہ غنچہ دہن دریا میں دور گرداب ہوا باہی کو طوق مڑے سبزہ رخ ہے تصور میں جو نہ کام بکا</p>

	مردم دیدہ شب روزین یون اشکین حق حسبے قوم آدم آبی کا وطن و ریامین	
یہی ہے قندر مکر رمی زبان منہ میں ہوا اوٹھائے اگر میرے استخوان منہ میں ہنسی میں کوندتی ہے برق آسمان منہ میں کہ میل سرمہ بنے ہر رمی زبان منہ میں		یہی ہے وصل میں لعل شکر فشان منہ میں زبانہ آتش دوزخ کا ہوزبان منہ میں جلالین خرمین دیکھ وہ کیوں نہ باتوں سے یہہ او سکی سر گلین آنگھون کی مٹنے کی تریف
	میرہ کان لعل میں پیدا ہوا ہے فیروزہ یسا ہے اوستے جو فشاخ برگ پان منہ میں	
آگاشن فردوس پامال حشران ہوتا نہیں وہر میں عتقا کا پیدا آشیان ہوتا نہیں ایک دم موقوف دور آسمان ہوتا نہیں مثل دریا آب چاہ احو دل روان ہوتا نہیں		سبزہ خطا گورے گا لو نہر عیان ہوتا نہیں بجسے موزون شعر میں وصف میان ہوتا نہیں بہشت میں کہ ویش میں ظالم چاک کی صورت بد نگار فون کو او لوالا غری میں ہوتی کہی
	دانت پنهان میں لب شیریں سے اوشیریں وہن کون سا حشر ما ہے حسین استخوان ہوتا نہیں	
داغ کب مر کے ہے چہرہ نورانی میں کب گزر خواب کا ہو دیدہ قربانی میں چھلیاں پھرتی ہیں ایشیا قمرانی میں جو ہر ایجان کھلے تیغ کا عسریانی میں		نام تشفقہ کا سین یاری پیشانی میں میں آرام مجھے حالت حیرانی میں اشک کے ساتھ ہیں نحت دل بتایا ان چاہیے معرکہ وصل میں عسریان ہونا
	کیون نہونگ دریا کا مائے یہ نشان داغ سجد کا ہو زبا کی پیشانی میں	
آسیا سے دانہ تریخ کو خطہ زمین چشم آئینہ کو روشن تو تیا کرتا زمین بار سے حاصل شجر کو کچھ بغیر اندامین -		شکد لگو گروش گردون سے کچھ پروان خوش خطوں کے خطے بڑھتا حسن غار گل زمین اپنے پروردون سے خبر نہج والہ ہو کیا حصول

نہونگ

عالم اطلاق میں ہو کر روش پر حال دل	خون کچھ فصل خزان سے سرو کو اصال نہیں
پروہ پوتی دامن بد طیتان کو چلبے	پیر میں یوسف کا محتاج زوہ تو نہیں
لطف ہی غیر یہ وہ لطف و کرم کرتے ہیں مشق ماضی نہ گئی ماسے جوانی میں بھی مال کیا ف بھی میں کرتا نہیں اندھے ضبط	اور خلعت یہ کہ مجھ پر وہ ستم کرتے ہیں مثل خامہ سر عاشق وہ قلم کرتے ہیں خلم پر ظلم ستم پر وہ ستم کرتے ہیں
خلق کتنی ہستم میں سیف بان اور نساخ	وصف جبار و سے قاتل کار تم کرتے ہیں
سنگوں خال صنم کے آگے کب گیسو نہیں شعر و صفت گوہر دندان ہے یہاں در زبان دل پیچھے صاحب زر کا یہ ہے امر محال	اے برہمن جہنہ پوچھے ہنگوہ ہندو نہیں گوہر خطلان کو چین یکدم کسی پہلو نہیں ویکے پیچھے دید کا خاتم میں اک آنسو نہیں
دل کو پری میں نہیں پروانہ سان سوز و گداز نالہ عاشق سے وہ معشوق کیا ہو مطلع باد و سہ بر عرق میں اشک اندا ہے طرح	کیا پیش ای شہر ہو آتش خاموش میں پونچھے بلبل کی صدا ہر گز نہ گل کے گوش میں فصل باران میں رہا کرتا ہے دریا جوش میں
سے احمر کی ہریہ جلوہ گری شیشے میں تن رنگین ہے کہاں زیر قبا اے ساقی گلوہ مست ہو یہ چشم خوار میں بہن ترسے	یا کہ او ترسے ہو کوئی لال پری شیشے میں می گلگون نظر آتی ہے بھری شیشے میں بابے ساقی یہ ہے بھری شیشے میں
می بھی عاشق ہو کسی ماہ کی شاید نساخ	سنتے ہیں تہقہ کباب در می شیشے میں
نظر آتی تھی کیفیت میخانہ پانے میں وطن میں کچھ نہیں ہم گزند انسان کو ہرگز	جباب بھر میں ماسے کسو چاہنے پانی میں کوئی - وراخ ہوتا ہے دل در خانہ پانی میں

<p>تعب ہے کہ سوزانِ تپلیاں ہیں چشم پریم میں جو اذرا غسل کو وہ شہو آتش کا پر کالہ</p>	<p>سند آتش سوزان ہیں ہو پیدائنی میں پرما ہی ہوا گویا پر پروانہ پائے میں</p>
<p>وطن میں قدر انسان کی نہیں ہوتی کہی ہرگز خدا کے مول بھی کہتا نہیں دردانہ پائیں</p>	<p>در ہزار پچی لگے بھرتی ہے ماری ماری ہر سیر خیرے شرکان منوئی چنگل باز</p>
<p>راست کو چیل نہیں پائے چین و پناہ میں مہک کو کپ بوسہ لعل لب جان بخش سلسلے</p>	<p>بیٹھ رہنا کہیں ساحل کے مقدر میں نہیں زور شاہین کا بازو سے کبوتر میں نہیں بار کا نام کیوں سم و دھنوبر میں نہیں</p>
<p>اے خضر آب بقا بخت سکندریں نہیں</p>	<p>دل میں رہنے پر گئے ہیں فتنہ سنجی کی سبب بلبلو سوراخ ہوں منتقار موسیقار میں</p>
<p>جو کہ طالع ہو وہ چانی خاک لے دل زبرد قریب منہ سے ہو ذرے خاک غفلت کو حصول فروغ شگرفان خاکانہ دنیا میں کب ہو سکے جہان میں شگدل سے ہوتی حیرت کیل گمستان جہان میں نیک و بد کا ساتھ ہوتا ہے نزدون سرمہ سے ہو و سہ دیدہ ہفاک کا تہ حق و باطل جو ہر دین جمع اور نسخ کیا ممکن کردن خط میں رقم جو سوز چہر شمع روایں کو پڑے کب آنکھ اوس ابرو کا کئی اشک تابی جو لولی ہو اوسے گردش رکارتی ہو رز و شب</p>	<p>زخم بھرنے کا اثر ہے مرجھانگار میں شاخ کیا ایسی لگی ہے نرگس بیار میں</p>
<p>کستے دیکھا گھر میں بیٹے رہتے ہیں ساحل کمان آب وریا سے ہوا ہے تر لب ساحل کمان نہیں دیکھا ہے ہنہ نور ہرگز چشم روزن میں کہ دفع تشنگی کا کب اثر ہے آب آہن میں رہیں کانٹے ہمیشہ چھوڑ کو پہاڑین گلشن میں کہ ہے بیکار گر جو ہر بنو و سہ تیغ آہن میں محبت ہو نہیں سکتی کہی شیخ و برہن میں پر روانہ کا عالم ہو بازو سے کبوتر میں کہی گشتی روان ہوتے ندیکہ آب گوہر میں کہ زہر آسمان پر بھی ہے اور شیر چکر میں</p>	<p>دل میں رہنے پر گئے ہیں فتنہ سنجی کی سبب بلبلو سوراخ ہوں منتقار موسیقار میں</p>

<p>آج کل چمکا ہوا ہے بخم نخت باغبان کس طرح پہنچتی ہے بے گل جان سخت باغبان خندہ زن شاویسی میں گھبراؤ نخت باغبان کم نہیں جیاد سے طبع کرخت باغبان برق کے شعلہ سے جلاؤ زن باران نہیں خضر سے پنہان نشان چشمہ جیوان نہیں شور دیوانہ سے خالی خانہ زندان نہیں</p>	<p>گل بجائے تان سہ سبزہ ہے تخت باغبان کتے تے فصل قران میں عندلیب خستہ دل صحن گلشن میں ہوا جلوہ زن اوہ رشک گل دام ہے ہر اک رک گل عندلیب زار کو آہ کرنے سے نہیں تختا ہے اشک چشم دار اوس دین کا حال ہے معلوم خط سبز کو قالہ سے زار کرتا ہے سرے سینے میں ل</p>
<p>سر جبکا کو کس طرح فساخ کراگی جسدہ سجدہ آدم سے گر شکر بنو شیطان نہیں</p>	<p>پڑا ہے عکس بل ساقی بے پیر پیشے میں جو وقت بیکشی زلف مسلسل اوسکی باو آئی دل اوسکا صاف ہو میرے طرف سے شاید آؤ گا آفتاب سرخ ہو اور ساقی آتش لباس کیا عجب ہو پر تو افکن زخم دل میں روی یار ہے مکا ہون کو غاش خط سیاہ یار سے</p>
<p>سے گلفام کی ایسی نہیں تنویر شیشے میں مری نظروں میں موج می ہوئی بے پیر شیشے میں ارادہ ہے جواب خط کروں پیر شیشے میں سیہ دعا و روزاں ہے بر شکالی عید میں یوسف یعقوب بھی تھا جلوہ فرا جاہ میں رہروں کو دیتے ہیں تکلیف کاٹے راہ میں</p>	<p>کپ مقابل ہر ہو داغ دل فساخ کے روشنی شکل پر سیدنا منوے ماہ میں</p>
<p>بچو میں صورت ایمنہ حیران ہو گئیں بوند پن اشک گرم کے خورشید تابان ہو گئیں او گلگیاں اپنی بزم شاخ مرجان ہو گئیں ہندون کو راہ کب ویر برہمن میں نہیں یا قوت کے ہیں ہاتھ عقیقہ یمن کرباؤں یا میں رکاب بہن بت شمشیر زن کے پاؤں</p>	<p>دیکھو سیر چمن میں روے صاف مار کو یا وجہ آیا وہ روے آتشین وقت بکا وصل میں جو ہاتھ اوس پائے خانی پرکھے کوچہ محشوق میں عشاق بے کھٹکے گئے پیر سے کی چاتیاں ہیں تو نیل کی ہٹیاں یار ب دل فگار میں کشتوں کے داغ میں</p>

	کرنے لگیں اگر تہ چین و چکل کے جھف نساخ گہر چم لین اہل سخن کے پاؤں	
خیال روئے دیکھیں مین دل پر داغ تازہ ہو ہے اپنے چشم پر ہم کو تصور تہ بالا کا	بہار دن پر چمن رہتا ہے ادا گرو بہاروں میں چمن میں سر و کاسا یہ پڑا ہے آبشار زمین	
	تبان شکدل کے سر پہ ہے سنیدور کا ٹیکا دل نساخ لالہ کھل رہا ہے کو بہاروں میں	
پیدا ہوں لالکہ کو ہر شاداب آب میں ما تہ ماہ داغ نہیں ہے ہلال میں تو بچھڑتی ہے کہیں پائے خیال میں لباس کعبہ کا کس دن بتو سیاہ نہیں دشمن جان ہو گئی ہے فوجی رشت ہائے خاک صحن بلخ سے کیا ہے سرشت بلخیان بیکار ہے جنگ کہ نہ نقش نگین میں نساخ صفائی ہو دل کو شہ گزین میں بچھڑتا ہے شعلہ سا کچھ پیر میں تراؤ کر ہوتا ہے ہر انجمن میں + شہد کب ہووے مسلمان کو خدا کی ذات میں خط ہے یہ دانہ بسیج سیلانی میں		ہم سر ہوں اور سکے وانتون نساخ کیا حال ایراد و صفت ابرو سے حصار پڑو آدا و قید دہر سے رشتے میں سر بلند ضرور چاہیے دل کو خیال سبب خط فصل گل میں گنتی تھی رورو کے بلبل غم بے گلستان چین آتا ہی نہیں یکدم کہی میرے دل پر خون میں چوداغ الفت لب کا موتی کو صفائے صدف میں ہوتی حاصل دل زار سوزان ہے اپنے بدن میں ترے نام کا ورد ہے ہر زبان پر برہن کو کب خدائی میں بتوں کے شک ہو آؤ پر ہی اشک کے تاروں میں نہیں جھنم
	آپ کو حضرت قساح کسی گل کا ہو غم طور ہے نالہ بلبل کا غزل خواہی میں	
شربت قند مکر کا مزا	مچھو جا مل ہو تری تکرار میں	
خوف ازادوں کو اہل دہر سے ایدل میں چرخہ مارے گور ہر گز چشم بنیا کہ مرے	سر و گلشن ضرب سنگ و خشت کے قابل میں حیرت منی کا نظر آتا کوئی سال نہیں	

<p>و قفا و میری نقش کو خاک کشت مین قرآن بغل مین رکھتے مین تفسیر راستہ مین بھجے دفن شان عالم زمین مین صبا کے پادشاه مین زنجیر موج آب مین اس لیے مین نالہ و آہ و فغان کرتا نہیں رکھی ہوئی ہے یہ ام الکتاب شیشے مین چلبے دانٹوں سے لوبیکے چو کیل نہیں مسی لب سر سے ہو گئی مجلس حیران</p>	<p>مارا ہوا ہون نازبت سنگدل کا مین کس کس طرح چپا تے مین عشاق ناز عشق نہیں مگر کشتی دریا فی مین لازم مکہ تر و ن سے نہیں چو لطیف طبع کو کام حسن او سکا عشق سے میری نہ سوا نہیں نہیں ہے مصحف رو سے صنم کا دل کو خیال بوسہ خال پہ تو دانت نہ ہیں اسی نساخ چشم فغان سے چو دوستہ تر گس حیران</p>
--	---

گذر گب بزم رندان مین ہوا و اعظ کا ایسا قی
 جگہ بیوہ کو پاتا نہیں شہا ہون کی محفل مین

<p>دین سدا مرا تماشا کن غمگسار مرا تماشا کن چشم زار مرا تماشا کن بخت تار مرا تماشا کن چشم یار مرا تماشا کن جسم زار مرا تماشا کن</p>	<p>عسار مرا تماشا کن اہل گران جانیم غمے دارو دامنم رکھ نہ زگو میر تر شب بجا و سوا و زلف کجا ز گس گلشن خنک گوشت سایہ ام سایہ مثلث شد</p>
--	--

صبح کردم ز شام او نساخ
 انظار مرا تماشا کن

رویف و او ہوز

<p>کہ شیطان کب جبکے پیش آدم اپنی گردن کو نہیں ممکن جبکے وار پر منصور گردن کو کہ رنگ آلود کرے آب باران تیغ آہن کو</p>	<p>نہ دیکھا غامیوں سے جبکے لئے پیشنگو جو حق گوہن ہنودین سر زانویم مردان سے ضرر ہو بد گم کو رحمت اللہ سے احوال</p>
--	---

<p>جو عالی ظرف ہوں کشکاشین کچھ اونکو اونکو پہلاؤن یاو کیونکر دیدہ غوریز قاتل کی رہیبوں کو نہ اپنے نرم میں اید و ستا کرد منے محشوق کیونکر نالہ و فریاد عاشق کے ہو اوس مہر کو میرے رانغ دل کی دید کی ہوش مکدر دل منو مانوس ہرگز سینہ صافوں سے ضرر کیا سینہ پر داغ عاشق کو ہوا ہوں فراق پار میں ہی شغل دل کو آہ و افغان کا تو افسوس سبکی کرتا ہے جو حالت طرف ہوتا ہے</p>	<p>او بختے خار سے دیکھا نہیں دریا کو دامن کو سیاہی دوست رکھتے ہیں نہایت تیغ تہن کو جو مائل ہیں جگہ شیتے نہیں وہ گمزن و ننگوں کسان استیسا ہے گوش دسے گل ہل کر شاد کو کیا خورشید کا محتاج حق نے ماہ روشن کو کسی نوا آب سے ملتے نہیں دیکھا ہے روعن کو کہ برق آتش افشان کیا جگہ سے کے خزن کو خران میں غیر نالہ کام کیا ہے مرغ گلشن کو جو کا دیتا ہے نرم میکشان میں شیشہ گرد کو</p>
---	--

غزل خوانی کراۓ شام بزم یار گلرو میں
سواۓ نعمہ سبخی کام کیا مرغ نوا زن کو

<p>کیا ہی یاد کیا دل نے مرے ارے لڑکپن کو لگا کر تیغ بار سے جو مجھ کو رانی دی ہماری سخت جان کو سمجھنا کہ نہ اے قاتل کیا ہے سچ و زنا کا پابند گیسو نے نکلے پاؤں پہر جوش جنوں تو مہم گل میں اثر جوش صفا کا شہسوارا ایسا ہی پہلا ہے دل صافی کے ٹکڑوں کو کیا خون چھریں تیرے نظر میں میرے کیساں خویش دیکھنے نہیں میتا جاو داتی ہر دم شمشیر او قاتل یہ ہے پاس ادب بر باد ہو جانی چہی مجھ کو مسی آلودہ ہونٹوں کی اگر تیرے لکھی ہو زمین پر چو پڑا رہتا ہے اے پردہ نشین ہر دم</p>	<p>ہے بیانی جو گوار کی صورت میرے مدفن کو کیا ہے زیر بار احسان کا تو نے میری گردن کو کرے گی تیغ چو میں سی فزون شمشیر آہن کو پنچوڑا مسجد و تجمائے نہیں شیخ و برہمن کو اوڑاؤن ٹکڑے ٹکڑے گلبدن مچھو کو دامن کو سبختے میں مہ نوسم نشان فعل تو سن کو پنایا کان فعل ای سنگدل بہر یکے معدن کو سہلا یا یاد نے تیری مرے ہر دوست دشمن کو سمجھتا ہوں میں آب زندگانی آب اتن کو چو ہرگز نہ خاک اپنی کہی دلبر کے دامن کو قلم کرتے تھے اب ہر خامہ شاخ سوسن کو سمجھتا ہوں دل صد چاک عاشق تیرے چلن کو</p>
---	---

زمین پر جو پڑا رہتا ہے اسی پر وہ نشین ہر دم
بہر اک ولین برنگ غازی گلہ و گلنگتی ہر

وہ طفل سا وہ رو کر کوئین جواب گرم بازی ہر
ہزاروں حسرتوں سے یاد کرتا ہوں لڑکپن کو

بڑھا کر کیسوی مشکین فروغ حق جانان کو
متاری شان سے نسبت نہیں ہو جو رو غلام کو
خضر ہو کب نہاں ہوتا ہے حال چشمہ میوان
امید و بیم از او نہ کو کب ہو باغ عالم بین
مرد یوانہ پر رہنا بچا ہے داغ سودا کا
دل پر خون کو کیا حاصل ہو دید روی رنگین سے
جہ دنیا بین امین اہل بصارت دوست رکھتے ہیں
جو افتادہ ہیں وہ اندازے مودی سر بین ہیں
نہیں اوتھتا ہے پروردون کا بھی جہ کہی تر
نمایان کیوں نہ خط سید اوں کو روشن پر
نہو پوشیدہ راز عشق ہرگز چشم پریم سے
گوارا دشمنوں کے ہم تواضع ہی نہیں کرتے
نہو کیوں عشق مجھ کو یار کے روی کتابی سے
نہر عالی منش کو پست ہمت سے نہو ہرگز
حسینوں میں کیا ممتاز تجھ کو قد و بالا سنے
جراتی ہو گئی عالم سے دور چشم و لب مہین

دل فسخ بیکش کو ہے یاد کو فوسے افشان
کہ ناسخ دوست رکھتا ہے ہر اک میخواریاں کو

فیال عارض رنگین میں جاؤنگا بیا بان کو
کر ونگا گل سے رنگین تر بہر کیا نامعیال کو

<p>جوانوں بہر قری دار ہر سر و گلستان گوہر محبت مجھ سے از حد ہر نری شہا ہر بجران کو سمجھتا ہوں میں رو بہ سے بھی کم شیر نشینان کو قفارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ہر تاربان کو کیا خون چھڑنگین نے تیرے شاخ و مرجان کو یدریضانہ پوچھے آفتاب داغ وجران کو نہیں ٹانگوں سے کچھ مطلب ہمارے رزم خدانگو یقین ہے چاک کر دے صبح محشر کے گریبان کو</p>	<p>جو کہیں چون آہ موزون یاد کر کے قد جانان کو نہان ہو تین بہین دم بہر مری انگو سوا و مر کل جاتا ہوں جب چشم شکار افکن کے سیوہین تار سے جھڑتے ہیں جو کھنکھار پائے ارمہ تابان دل لاس جگر کے ٹکڑے ہر دزدان صافی سے نخل ہے جلوہ وادی لہمن اوستے اور موسی نیلین جراح کا احسان کہی ہم اپنے گردن پر قیامت میں بھی گردست جنون زور و نہر چکا</p>
---	--

جدا ہوئے بہین تلون سے دم بھر دشت گردین
نقصین آبلون سے ہر دمے خار میٹلان کو

<p>سرمہ کی حاجت بہین چشم سیاہ یار کو ولین پینے دی جگہ زلف سیاہ یار کو چشم جان پر ملی جا ارد سے حنہ ار کو بزم خوابان میں ہے گردن دیدہ خونخوار کو نبد چشم شکمیں ہے ساتھ سوتے ہیں مرے یتیم کی برش برہی زخم سرمہ سو دانی سے ہر بحر میں ہوں یاد زلف یار میں بین بقرار آہ دل نے ایک بیج و تاب میں ڈالا ہے ڈرتے ہیں کوئی بھی عاشق شعلہ زخار عاقبت میں کام کیا آئیگا زہد زہر خشک نور حاصل ہے جبین ماہ کو خورشید سے سرمہ تلون سے صراقتاد کو ہوتا بہین</p>	<p>کام کیا سنگ فسان کو تیغ جو ہر دار کو بند کرتے ہیں تپا کے میں سپیرے مار کو یتیم زن دیکھا ہے اکثر سالن پر تلوار کو سورکھ میں تیغ زن چمکاتے ہیں تلوار کو صلح میں دیکھا ہے اکثر میان میں تلوار کو تیز کردیتی ہے گردن سان کی تلوار کو دن سے جاری رات ہوتی ہے ہر ہر اک پیار کو کہ کوئی عاقل باقتا ہے استین میں مار کو اگ سے خطر بہین ہے مرغ آتشخوار کو رتبہ اعلیٰ بہین دنیا میں حاصل خار کو بہرہ و بر عالم ہوا پر ہر حکمرے اشعار کو آبلون سے کیا غلش خار سردیوار کو</p>
--	--

پیچ سوار دل پر داغ کو اوس زلف نے

	دشمنی طاؤس سے شہناخ ہووے مارکو	
<p>سایہ قدیم بر کیے جسم زار کو ویدہ عاشق بنایا نرگس بیار کو پانی پانی کر دیا ہے ابرور یا بار کو سیدہ کالاسہ کہ کر دے آبِ قہر مار کو شہناخ مر جان سمجھے عالم زلف کی متعار کو ویدہ حیران بنائے روزن دیوار کو صل کر دیتا ہون سنگ آستان یار کو ہے شرف نعل پہننا پر سایہ دیوار کو خشاک بھلی نے کیا ہے ابرور یا بار کو ٹانکے سے مطلب بہین زحمہ دل آوار کو</p>	<p>یاد کرتا ہوں جو میں موسے میان یار کو قوسے وکملایا جو اپنے ویدہ سرشار کو یاد روئے ہوں جب آئی سہنے وہ زلف پر وقت زلف چھان کا پوچھو حال ایاضو گرو استخوان شہناخ ہست خانی گروٹھارے ایک دن چہاٹے جو وہ آئینہ روزن گس کطرح وقت گریہ ہے جو اسکے دست رنگین کا خیال سلطنت کر دیا ہے سب سے دیوانہ دار آہ سوزن ہو نہیں آگہوں میں باقی نام افکار درد کا خوگر رنگین سے ہوں اور جاح من</p>	
	<p>کانپتا ہو مہر ای شہناخ کی طرح کیستہ ہوں جب میں دے آہ آتشا کو</p>	
<p>سر و مہر حق صنم نے کیا سنڈا مجھ کو کاش کرتا نہ خداد ہرین پیدا مجھ کو گر دشمن دیدے کے بس چرخ میں لایا مجھ کو خشاک ہو جائے نیکون دیکھ کے کاٹھا مجھ کو کیا اللہ نے دنیا میں جو پیدا مجھ کو یاد آتا ہے جو وہ چاند سا ٹھہرا مجھ کو آیا غنچہ میں نظر عقد نر یا مجھ کو گرد حق چشم صنم کا ہے جو سودا مجھ کو وصل میں بھی جو رہا ہجر کا دہر کا مجھ کو درد نہ ان صنم کا ہے جو سودا مجھ کو</p>	<p>جو چڑا ہے غم تنہائی سے پالا مجھ کو وصل اہتمام کی ہوتی نہ تنہا مجھ کو دور شہناخ تہاں یاد جو آیا مجھ کو گرم روزہ ہوں اور آتش قدم ایسا ہون عشق اہتمام دیادوں کی محض ہای نصیب وار غم سے کم نہیں روز شید فلک نظرون میں ہرین تنگ میں چہے نہیں دانستہ ای گرو دور گردون سے میں چکر میں رہا کرتا ہوں کیا قہر ہے کہ شادی میں ہواک غم پیدا عقد پروین کی ہوز خمیر مرے پاؤں میں</p>	

چشم غوریز کرے گی تہ تشیر و دم پہلوئے گل میں جگہ ملتے جگے اور گردن پاؤں بیخانے کے جانب کو نہ کھینچ کہ ہر	وار پر کھینچے گی وہ زلف چلیس ہا جسکو گلش دہرین کا ٹٹا ہے بنا نا جسکو سر کی بگڑی کے اوتر جائیکا دہر کا جسکو
---	--

ضبط ہر چند کیا اشکون کو لیکن تساح
دیدہ تر نے کیا خلق میں رسوا جسکو

مورت آئینہ حیران بنایا جسکو عشق پانے جو کیا باد یہ سپنا جسکو تاب کیونکر رخ پر نور کی میں لادوں گا پہلے پہلے دیا کرتے ہے آخر اک رات نوجو تھا ہے وہ مجھے چھیر کے حال دلدار فرہن یار کا جس روز سے بانہا ہر خیال ہوش بیل کی طرح طوطے اور سے پاتھو ہوئی تقلع نہجے حق کی صدا ای ساقی ملک الموت کی بھی ہو گئی بیکار تلافی ہیں وہ مجنون ہوں کہ ہر دشت میں اٹھائی	نقط حیرت میں لکھا پار نے ناسر جسکو سر پہ دیتا ہے جگہ دشت میں کاٹا جسکو وصل کی رات بھی دشوار ہے جینا جسکو مار ہی ڈالے گی وہ زلف چلیس ہا جسکو جان دلوائی فحوشی ہی نے گویا جسکو نہیں کہتا کہ نہ دل کا مہسا جسکو اوسکی انگیا کی نظر آئی جو چہرہ یا جسکو خلق منصور ہوئی گردن میں بنا جسکو کرد یا یاد کرنے تری عنقتا جسکو سر پہ پھر تا ہے سبیلے خار کھٹ پانہ جسکو
---	--

فصل

جسکے قبضے میں کہ ہے رشتہ جان تساح صوت ہوتا ر شعل اور ہو خورشید و ات	اوس سپکا کا پڑا و صف جو کھتا جسکو چاہے بہر قلم سوزن عینے جسکو
نہیں گردن سے فرصت ایک دم چشم رافضو تری آنکھوں نے الفت ہر دل شوریدہ ملقو رکھا جو خمد میں جسکو دو چشم ساقی نے بجایہ چشم پونہ میں نیال قمارت جانان	نہیں پایا کبھی چکر سے خالی ہنر گردن کو غزالوں سے بہت مانوس پایا میں جھون کو بٹھایا گنبد دوار نے خم میں فلاطون کو لب جو بیشتر دیکھا ہے ہنر سوزن کو

<p>سین چلتی ہے مردان خدا کے گلوں میں کی ہمیشہ بول و عشق میں گھر عشق صادق کا صحبت سے ہو مشورت و سرور میں ای غیبت بلی ہر قسمت جسکی اوٹنی کوئی سید ہی کر سکے اوکو ہر ہائے عشق طفل سادہ رو و اونچائی تابی ہنوسے بغیر خاری جمع زہر سے فائدہ حاصل عداوت سے مدد کی کیا ضرر عاشق کو اویلی</p>	<p>لا با خاک میں ہو ہی نہ کس نالت سے تار کو کہ دے نہ تک نہ بلی نے بھلا یا یا و مجنون کو کیا ہے عشق نے مشہور عالم نام مجنون کو سین ہے گردش گردون سے صل سخت وار کو ترقی دن پہ دن ہے حسن ماہ روز افزون کو دیا خاک میں دولت نے کس نالت سے تار کو ملا ہے جام شربت کا بجائے زیر غبون کو</p>
---	---

<p>سکندر چشمہ دیوان سے اب تشنہ پیر آخر ملائم میں نہ ہر گز قطرہ می ہی فلامون کو</p>

<p>چہاں دل میں ای گلر و جو عشق اصل گل کو رو لایا موسم گل میں جو مجھ کو جوش و خروش گمان ہو صلیحہ قراس دیوان پر بختان کا</p>	<p>بناؤں لعل گون گوہر میں ہر اک قطرہ خوکو نیا ہے سمندر سینے ہر اک کوہ و دامو کو کروں تحریر اگر لعل لب رنگین کے مضمو کو</p>
--	--

<p>گرا ہاتھوں سے جام می ہوا بہت میں ایسا جو بزم میں سینے یاد کی چشمان میگوں کو</p>

<p>دیکھتا ممکن نہیں روی بہت دل خواہ کو منتقل کیا ہو زمین پر غرور یون کا مزج قائم و سنجاب پر اہل دول کو کیوں ہر زمان روی و لبر سے بھل ہوتے ہیں ساری خور حسن یوسف کا ہے شہرہ پر نہیں بکھو تیر بہمن سے دشمنی لازم نہیں ای بت تیر پایہ عاشق کو تپا ہے کوچہ معشوق کا آہ سوزان سے ہمارے جل گیا جسم تزار</p>	<p>آکھیر سے دیکھا ہے کس نے جلوہ اللہ کو چرخ گردان و ورہین رکتا ہے سرواہ کو اک کفن مرنے پہ ملتا ہے گداو شاہ کو کیا ید بھیا سے نسبت بچم و نہرو ماہ کو جو کہ عاقل ہے کبھی سنا نہیں انوار کو اپنے بندوں سے عداوت کب ہوئی انش کو بھونتا ہے کی میکیٹ سیکہ کی راہ کو شعلہ برق سفیر افشان جلاوے کاہ کو</p>
--	---

<p>عام قیغ عشق جو نساح مانع کا ہے قول</p>

<p>مستی می ہوتی ہے یکسان گدا و شاہ کو مقتل عاشق کیسے اور سکے بازی گاہ کو انکہ واسے سر پہ چین میری گرد اور کو آسمان پہونچے نہ تیرے قدر عالی جاہ کو میکھ لے کر مر ہی حسن بیت گمراہ کو راہ پیرا مندر لا یا زرا ہسد گمراہ کو رکھو تم تہ کیسے اپنے چیمہ و خر گاہ کو خاک سے زرا نہ نہیں ہن تیرے دور خواہ کو در بیان میں لاتا ہوں کب پست و بلند راہ کو گلستان کہتے ہیں بدیل تری بازی گاہ کو</p>	<p>قتل عاشق کھیل ہے اوس طفل نمک کو خاک چنوا تی ہے مجھے الفت چشم چمیل اوسین شمع مرومدا میں ہن روشن رخ کو دراغ بر دل وہ ہی ہو واداد و دل شکل راہ چھر کے آیا تکیہ ہے میں کھبھی ای برہن کہتے ہیں اہل دول سے رہو ان کو ی یاد فطرت استغنا کے باعث توہاوی سیم و زر کوہ و صحرا کو نکل جانا ہوں جب مانند باد کیلئے کو اے میں طفلان گمراہ و سیکڑن</p>
<p>غصہ ہوتا ہے وہ بت لساخ ناسخ کی طرح یاد کرتا ہوں اگر سچو لے سے بھی اللہ کو</p>	
<p>پر ہی سے ہے قوت پرواز حاصل تیر کو دور نہیں او تران سے گلشن تصور کو آئینہ چران کیسے طوطی خوش تقریر کو سبیل اکثر توڑ دیتا ہے کون تیر کو رہنما رہتا نہیں ہرگز کمان سے تیر کو نہیہا گرا گیا ہے نہ پایا نسخہ اکسیر کو کام کیا دیا ہے سے ہو بہل تصور کو پڑھ نہیں سکتا کوئی پاشائی کی تحریر کو ہرگز نہ سہجہ بنا کی ہو ہر تشبیب کو کسب ہو شمار ملاو انداز و شہ حاصل تیر کو کون ناسخ سے کون نسخہ قلم تیر کو</p>	<p>عشق نے میرے اوڑا یا اور اوس سبے پر کو آئینہ رویوں کی چیران کو نہیں آفت و خوف کیون نہیں ت مجھے شمار صاف یار سے کیا تعجب ٹوٹے سورج اشک و قمر فلک عاشقان پر سے بھاگے نہ کیونکر وہ جوان دلین پوشیدہ ہے عشق او سکی سندھی رنگا سج میں دام و درہر کے آئین کی شہریت عقذہ چین جب میں یار کشتاوی نہیں صحبت جھانی زبان سے ہو کما رتد خو ہو مل جاتی کو لازم اہل شیر کا تیر اس طرح چھپر کے لساخ سال مرچہ</p>

یہ نزل بحر جز مشن سالم میں شتلی اور صنعت تلون و لاحق بتلون کے ہے یعنی اگر ایک
 ایک سبب خفیف رکن اول ہر مصرع کو گرا دیا جائے تو ایک نزل بحر مل مشن مقصور
 و مخدوف میں نکلا اور اگر ایک ایک سبب خفیف رکن اول و رکن سوم ہر مصرع کو
 نکال لیا جائے تو ایک نزل دو بحرین یعنی بحر مل مشن مقصور و مخدوف و بحر منسرح
 مشن مطوی موقوف یا مکشوف میں پیدا ہو

بحر	ہو گیا شوق شکار	اب	ابن بنیاد پر کو	بہ	لوٹے دیکھا ہزار	ہون	دشت میں پتھر کو
وہ	لغزشہ روئے نگار	ان	گرم ہو خورشید کو	جو	مائے کردی فردن	تر	کاغذ تصویر کو
اوس	ویدہ شفاک نے	یس	گرم جو کی کینٹ	شب	کشتے ہی دیکھا کیا	ہی	برق کی شمشیر کو
اب	سو سم گل میں یہاں	جو	پھولوں میں گھما گھما	پہلو	سینے نسبت نہیں	ہاں	گلشن کشمیر کو
سب	حیرتی یار کو	یہاں	روئے سے ہو پتھر کو	کیا	آب ہو پاؤں خنداں کو	گلشن	تصویر کو
یاں	جو کوئی ہو شکر	میں	نور سحر عاری ہو	جب	کو رہی دیکھا کیا	ہے	دیدہ و پتھر کو
یاں	جو کہ میں حیرت زدہ	میں	پتھر میں جوش ہو	کب	دیکھا ہو شستے کسی	نے	غیر تصویر کو

اس	عاشق شہساز ہے	تم	نظر میں تو سید ہی
سب	سید ہاوی اور کمال کو	پتھر	پتھر میں تیر کو

رہتی ہے آٹھ پھر یاد چہ بیان مجھ کو
 پہل سے جوش جنوں سوی بیابان مجھ کو
 اپنے ویرانے سے گہرا کے پکھلا ہون حیرت
 پہاڑوں سو دے میں جو اوس چشم شکار انگن
 بیت انہاں چگمان حشر کے میدان کا ہے
 خوش بیانی سے ہر کی صورت طوطی تقریر
 لہر روشن کی تصویر میں ہے زلفوں کا خیال
 وصل اور گل کا پیسہ جو ہوا اسے بیل
 ابرہی نعم پر مے روتا ہے آٹھ آٹھ آٹھ

ہر پستان ہر اک گوشہ زندان مجھ کو
 چاک کرنا ہے ابھی دشت کا دامان مجھ کو
 دیکھا بہا گئے ہیں غول بیابان مجھ کو +
 دہن شیر ہو ہر چاک گریبان مجھ کو +
 یاد آتا ہے جو وہ غار حق تابان مجھ کو
 شکل آئینہ کیا یار نے حیران مجھ کو +
 روز وصال میں ہے یاد شب حیران مجھ کو
 کیوں نہ گریبان ہوں عدو دیکھے خدان مجھ کو
 دیکھا ہے موسم باران میں جو گریبان مجھ کو

دوست کی یاد نے دشمن کو بھلایا ایسا فی الحقیقت قد جانان کا تصور ہوا اگر گفتش پاؤں میں نہ دستار ہر سر پر میرے جلوہ یار ہے ہر گل سے عیان ای موسیٰ کثرت داغ سے سوختن پہ لباس کھو اب قتل کرنا مجھے پوشیدہ کہیں اسے قاتل آمد نظر رخ روشن پہ جو یاد آتی ہے خسرو وقت ہے قریب و ترا اسے شیرین نام روشن ہو عظمت کدہ عالم میں لب جان بخش صنم کے جو لکھ میں اوصاف	مژدہ آہو کی ہے ہر خار فیضان مجھ کو دار پر نہیں چھینکا ہر سر و گاستان مجھ کو دشت گردی نے کیا بیس و سامان مجھ کو دادی طور ہے گویا چمنستان مجھ کو فصل گل رکھتی نہیں ہر کہی عریان مجھ کو عشق ہے ابرویں خود تھوڑے پنہان مجھ کو داغ دیتا ہے چراغ تہ و اماں مجھ کو سوختہ گنج ہے داغ دل سوزان مجھ کو داغ سوزان نے کیا سرو چراغان مجھ کو دیدہ صدا ہوا چشمہ حیوان مجھ کو
--	---

بندہ بت ہوں میں نسخ بقول ناسخ
شرم اتنی ہے جو کہتے ہیں مسلمان مجھ کو

اوس صنم کا دھیان رہتا ہے دل ناشاد کو دیدہ نادان کو کب شرم وجہا کا ہو خیال فرق خوبان پر سے جا راست باز و نکو دام خامو کا خاموں سے ساتھ ہوتا ہے دام جان سے بھی اپنی شعور نکور کہیں شاعر غریب جان دے پر راز پر شکا کی ہنوس لے شمع کا	بھوت ہے کب دل راہ خدا کی یاد کو فکر کب بلبوس کی ہو عورت مادر زاد کو زلف تک ہووے رسائی شاد شمشاد کو رکتا ہے قاتل کمر میں خنجر فولاد کو سب سے زائد کرتے ہیں انسان چار اولاد کو دھیان کیسے عاشق کرے معشوق کی بیداد کو
--	---

نائدہ افہم کو کب شعر روشن سے ہوا
شمس سے کیا نفع ہوا عمامی مادر زاد کو

کس طرح دنیا میں دیکھوں اوس رخ پر کو کو میرے آگے حاسد شیطان صفت کیا ہو جانا امو غریب کے پاس ہی ہوتی ہے دولت شہسو	کس نے جو کہا عالم غافل میں رو سے حور کو خیم مہین دیکھا ہے ہرگز گردن محسوس کو اس خرابی میں غسل حاصل ہوا زنجور کو
---	---

<p>بارکب قصر بلند یار مین پاسے رقیب سے میسر عاشقوں مین داغ سے حیم نزار چرخ کجور راست باز و نکو ستا تا ہے دمام منعون کا دل طمع سے ہی کہیں خالی ہوا لال ہے دست خوابتہ کے وصفو عین زبان خال کار ہنسا پہا ہے روی مصافی پر ترے کب حزان سے گلشن حسن تباں یا مال ہو</p>	<p>تھا نا فلاک مین کب دخل ہے مزدور کو سر بلند ی باغ و نیامین سے نخل طور کو حرف حق کہنے سے کہینچا دار پر منصور کو ربع مسکون پر تباہت کب ہوئی ظہور کو گنگ کر نیکا اثر حاصل ہوا سیندور کو خلق فضل سے جدا کرتی نہیں کافور کو باد صحر کب بچھا سکتی ہے شمع طور کو</p>
--	---

<p>بیخاطر نساج دور چرخ سے مین اہل عیش ڈر نہیں ہے آسیا سے دائہ انگور کو</p>	
--	--

<p>جہان مین در و غم صد مذہلم ہوتا ہے بزر کو ہو تیری چشم تر کا حکما تصور ہر دم ایو قائل دل پر سوز کو کیا خوف باد شمع و یان سے اوارے رنگ خوبان جہان وہ عارض رو جو مصافی مل بین قدر او کی ہو ا کرتی ہو عالمین وہی اندو غم ہے سہان مربی جو نہیں رکستا مرے دل کی طرف کیا یا مگر جلوہ فرما ہے جو مین اہل دول سرتے ہے وہ دوزخین ہو ٹھنکے</p>	<p>پہونچتے مین ہزار و ن رنج اہل مرغی پر کو سیا ہی کب جدا کرتا ہے دم بہر تیغ و خنجر کو ضرر کب شعلہ آتش سے ہو بال سمندر کو چپا دیوے فروغ مزن تابان ماہ و اختر کو کہ دوکان جہان مین آبرو حاصل ہے گوہر کو پہونچتا کب ہو صد بد معرکہ مین جسم فی سر کو کبھی دیکھا نہیں ہے پھولتے مین صنوبر کو جو کہنہ ہو خلائقین اک سے پائوش پر زر کو</p>
---	---

<p>ند مینا اینا دل نساج دل کو کہی بہرگز حوالہ طفل کے کہتا ہے کوئی مرغی پر کو</p>	
--	--

<p>یاد کرتا ہوں تیرے چھوٹے رخساروں کو گنتے مین شام سے تا صبح پڑے تار و نکو آہ سوزان سے رے خشک ہو جسم نزار گرم و دجوشش و حشت مین اگر ہم ہو وین</p>	<p>پھونکے ناکہ سوزان مرا گلزار و ن کو نہند کیا آئے شب ہجر کے بیدار و ن کو باد صحر مے اگر خشک کیا خار و ن کو کاہ کی طرح جلا دین اہی کسار و ن کو</p>
---	--

یاغ کروین ترے کو چکیو نہزار دن میل وصف لکھتا ہے شرارت کا مہتا رہے تھا کر نہیں وصل تو ہو جاے کین اوکھا ہمال کیا غوتا بائی میں خور شید تو کو کونست	دیکھ پائیں جو ترے پہول سے رخسار کو کبک اور شک قمر کھاتی ہے انکار وں کو سم قاتل ہے دوا ہے ترے بیمار وں کو بد بیٹا بھی نہ پوچھے ترے رخسار وں کو
---	--

میل کرینے دے دیدہ ترے تسلیخ
ڈٹا دیا خانہ ہمایہ کے دیوار وں کو

کیا ہے جسم زار چہ جو رسم یار کو دلین مہین ہے دخل سر زلف یار کو یاد آئی زلف جو رخ روشن کی یاد مہین خوش فکر لکھتے سنج سمجھتے ہیں میرے شعر آئے نہ جلد عاشق دل سوختہ کو موت خط سپ سے بند ہتھیرا امید صبح وصل	سب دیکھتے ہیں چشم ہدایت سے خار کو دیتا نہیں ہے گھر دین چکھ کو سے یار کو گل کر دیا چراغ شب انتظار کو پہچانے دیدہ و گہر آب و ار کو عمر دراز ہوتی ہے حاصل چنار کو ہے عید وقت شام ہر اک روزہ دار کو
---	--

زخم وں سے بن کیا تن تسلیخ رشک باغ
باد حبار کیے دم تیغ یار کو

جلوہ از آجب وہ نور اندام ہو گر خیال زلف عجب نام ہو ساتھی زہرہ جبین کے قیض سے تا کہے ہجران میں چشم و گوش کو کان کی مچھلی کا گر ہو وے خیال کھس دو چشم ساتھی کے سبب سید و طاغز عشق بت میں ہے	آسمان مہر شبت پام ہو صبح ہوتی ہے ہماری شام ہو بر رنج میران سے فزون تر جام ہو انتظار نامہ و پیغام ہو سپند حمد چاک مشعل دم ہو میکشی میں جرنج گردان جام ہو یا خد اپنا بخیر انجام ہو
---	--

گر ملی ابروی بران اس طرف

نام ہو قاتل کا اپنا کام ہو

<p>بمقرراری ہوتی ہے کب کشتہ سیلاب کو چرخ سے فرصت مبین خار و خاشاک کو گرچی آتش اور آدے شیشے سے سیلاب کو کتے اکثر بہو نکلتے ہیں دیکھ کر جتا پ کو سے طرب دیکھا نہیں آئینہ کی سیلاب کو</p>	<p>بجہد کرنے کے قرار آیا دل بیتاب کو کیا لے گردش زد و نکو دور چرخ سے نجات عشق زنجیر دل مکمل ہوا گاہ پہ پہلو سے اوس رنج روشن کی لگے لگے کشتہ میں چرخ صحبت آئینہ رویان میں ہے دل کو یک قرار</p>
<p>خاک ہو کر بڑھ گیا رتبہ دل فصیح کا ہوئی سب اکیر چپ کشتہ کرین سیلاب کو</p>	<p>دلو آؤ بوسے ہو گی ترقی جسمانی کو پریوں کو کیوں گر نہ ہے دیو الوان سے ہلا بالوں سے کیوں نہ گوشتہ آبرو نظر ٹپے</p>
<p>ایو جان جان نکات بڑائی ہے مال کو مجنوں سے بہا گئے نہیں دیکھا غزال کو دیکھا جسے پتے پر ہیں اکثر شہر ہلال کو</p>	<p>پروردون سے ہووے کسی طرح فائدہ نہ کچھ نفع مشک سے نہیں ہوتا غزال کو</p>
<p>سچہ قوت و دور پریشان سے بھی سنبل محبو تقریر ہو ہو افسانہ پہلی ٹپک یہ بیجا ہے مرے ماتہ کا ہر گل محبو نہ وہ دوا کا زنجیر کا ہے گل محبو یاد ہے سنا دور مسلسل محبو دانت شایہ کا ہوا باز کے پنکھ محبو</p>	<p>بچہ میں کم مبین انگارے سے ہر گل محبو باغ میں ساتھ وہ غور شہر قیامت بوئیں مردمہ او سکو پہر پختے ہیں کب او جلوہ طور باہر اوس طفل مفتی کی جوتہ بان میں ہے سکر کو چکر سے ملام اشک ہیں جاری ہر شا زلف جانان میں ہوا طائر جان کو صد</p>
<p>یاد جنت میں بھی آئے تیری زلف سیاہ پہو گیا مار سیہ خلد کا سنبل محبو</p>	<p>چٹنا ترے جوڑے نہیں دنگو گوارا اسمان نہ کہی غیر کالے ضاحب جو ہر</p>
<p>ہے قید رمانی قفس جسم سے جان کو کیا کام فغان سے ہو پہلا تیغ زبان کو</p>	<p>سچ شمع کے پائے نہیں ہر مہین فصیح</p>

بہر نیم مین کیوں ہار تھو چرب زبان کو	
کہ روشن کرے شمع ہر آئین کو پریشان ہوا چوڑا کرہ سین و طین کو	مستو ہے یہ بزم شہون سے میرے ہو یا مال برگ خندان ہم صغیر و
دلہ	دلہ
ترا اب سے دیکھا نہیں دامن صبا کو بتلاے گا کعبہ کوئی کیا بتلے مت کو جا ملتی ہے افسر سر بال ہسا کو	کیا کام کہورت سے دل اہل صفا کو ماجت ہے رہ عشق مین کب خضر کی جھکو وینا مین ہے قانع کیلے رتبہ اعلیٰ
دلہ	دلہ
کہ اڑے ہوئے مین خوش دیکھ کر غافل کہ گوش گل نہیں سنتا ہے فریاد عنادل کو کسی صورت نہو سیر کی کسی کشکول سائل کو جو مین اہل کرم محروم کپ کرتے مین سائل کو	بشاقت فوج عاشق سے نہو کس طرح قائل ساعت کپ وہ کہتا ہے ہمارے ناکہ دل کو ترے دیدار سے آسودہ کب ہوں دیدہ جائل جو آیا سامنے دینار داغ او سکودیا تو نے
دلہ	دلہ
کہ لکھ بھی قیام نہیں ہے جاب کو۔ حاصل نہو سے روشنی چشم رکاب کو دیکھا ہے دور مین قریح آفتاب کو کہ فصل گل مین بیتابی سے ہو جاتی ہے پیل کو بھلے باد صحر کب چراغ لالہ و گل کو مکائے شانہ شمشاد کیونکر خرچ سنبل کو خزان مین ہے قفس سے نکلے گلزار پیل کو مثل مردم مری آنکھوں مین سما و آؤ کو اپنے عاشق کو اجی ہوش مین لاؤ کو دل کہ کتلے کمان جاستے ہو آؤ کو	دنیامین ویر با نہیں ہوتے مین عنکرفت آہیں دون کو نور سے بہرہ نہو کہے روشنیوں کو چرخ سے فرصت نہیں کہی ہوا مستطرح جو دیکھا مینے روی غیرت گل کو ضر کہ طرح پہونچے داغ و لکھ گرم آہوں کو جو کج مین راست او کو گر نہیں سکتا کوئی ہرگز لگے کیا کشن جنت مین دل بے یار گل و کے روٹھکر وصل کی شب مجھ سے بچاؤ آؤ دیکھتے ہی متہین غش لگیا جاتے ہو کدھر راہ گھوڑے کتر کے جو تم چلتے ہو

<p>ہم محبوبی کا اسے جان نہ ملتا وہ آؤ غم فزون ہو روزن دیوار سے مجھوس کو کرتی ہے گل باد صرصر شمع بے فانوس کو کشان ہے اپنے جانب چرخ سے نور شبنم کو سحرانور سے دیکھا ہے سینے چشم خاتم کو سلیمان دیو بن سکتا ہیں ہے لیکے خاتم کو ایر مرقگان سے مرے خار و نیلان سبز ہو کشت و پھان کی طرح بزم سخندان کبیر ہو تار سنبل کی طرح تار گریبان سبز ہو شکل طوطی باغ میں مرغ خوش بحان ہیر ہو دیکھ کر رہرو ڈرین صحرا سے وحشتناک کو</p>	<p>پھرے جاتے ہو عبت عاشق ناکام سے تم سنگ چاکون نے کیا ہے اس دل انوس کو گردنکے خطر وال حسن جانا نکاح خوف سرانگھون پر حکم اقتاد و نکو دیتے ہیں رشیدل طبع ہو یسوم و ذر کا جسکے دل میں چودہ نابینا مرے مضمون کو لیکر کس طرح شاعر بنے حاد دشت چٹائی میں یاد آئے جو ادسکا حسن نہر گریبے اختیار کی کا اگر مضمون سناؤں دھجیان لیتے ہیں ای وحشت جو یاد آئے وہ خط زردمہ سنجی مری سن لے جو آئے آیتہ رو یاد و لبر کو پریشانی دل دیران میں ہے</p>
<p>غرض کیا نرم سے خلوت نشین کو رکھیں شیشے میں آب آتشین کو کمان شل فلک گردش زمین کو مشرف ہونام سے حاصل نگین کو ہو گیا جل عقدہ لازم نامی رات کو کرتی نہی خصال جانان پاسبان کو دیدہ تر تھا جو صرف خون نقشان کو</p>	<p>میں ہے قبر میں دنیا سے مطلب ہے اپنے چشم تر میں اشک پر خون جو افتادہ ہے ہے آرام میں وہ بڑا ہے دل کا رتبہ عشق جانان غوب لوٹا گنج حسن یار جانی رات کو یاد تک کیا مہم پہنچا تا کوئی مقادیر کس اب رنگین کا باز ہا تھا تصور</p>
<p>نابش خورشید سے کیونکر سمٹ خشک ہو اشک کا قطر وہی کوئی مثل کو ہر خشک ہو دن سے ہوتا ہے زیادہ ضعف طاری رات کو کیونکہ بجلی کی طرح ہو بقیہ راری رات کو کھینچی یہ اوس سنگدل کی انتظاری رات کو</p>	<p>دید رو سے کیا سے کب دیدہ تر خشک ہو آبرو حاصل ہوا و سکھو جو اکاہون سے گرا یاد آتی ہے کراہی جان ہتھاری رات کو بجلیان بے برق و ش دیکھیں ہتھاری رات کو پھر گئیں پھر گئیں اور ہو گئیں آنکھیں سفید</p>

چھلکتے تینے دیکھا ہے سدا جام لہا لب کو	تعجب کیا جو شکے دیدہ تر سے مرے ہنس
نمنا عت پڑیوں پر ہے ہما کو نہیں دیکھا ہے آنکھوں سے خدا کو مٹے رات دن اٹھیا کو	ہے عالی حوصلہ سے کوا ایدا ہت کافر کا چہرہ کیا نظر آئے منو سے سنگدل بھی اوس ہو خودم
اقتش سے کچھ گزندہ پوچھے خلیل کو رازوں سے تیرے عالم نہیں جب پتیل کو معلوم ہوا حال جان جام سے جم کو	ماشی بین تیرے سوز میں پھر ان سے بھیل انسان پر کس طرح سے کہلے کتہ ماہیت روشن ہو دل مست یہ کیفیت عالم
داغ دل پر سنو نہیں لساخ کو پیار سے سب دوست رکھیں دہر میں دینار و درم کو	
بھرتے کہی دیکھا نہیں ناسو کمن کو خیر نقہ زنی کام نہیں مرغ چمن کو جز سنگ نوبار سے کچھ نفع بخشہ کو کیا لطف ملے نغمہ داؤد سے کر کو صباد مہر صید بچھاتے ہیں دام کو روز رہتا ہے نئے طرح کا ماتم جھک کو قطرہ نہیں ہے موج سے ہر گز رشک کو کیونکہ نہ سر جباب اور شاہوار کو سدا چکر میں دیکھا آسمان کو دنیا میں ہے عروج ہر اک کج نہاد کو خاک ہووے فائدہ سرمہ سے چشم کو شہر کیا آئے پستہا ہوئے صحرا کی کو کیا مور و گنہ کا مانع باران رحمت کو شیعہ کافر چلا دیتی ہے پروانے کو	بہت مری آنکھوں کا کسی طرح نہوید لساخ پڑھو نرم میں گلہ دیوں کا استعار پروردون سے شر نہیں ملتا ہے بشر کو نافع کا دل خوش منو شعرون سے ہمارے مزلغون کو اوس پری نے جو کولا عجیب نہیں فرقت یار میں ہوتا ہے عجیب غم مجھ کو ڈرتا ہے کون حد مہ آفات دہر سے سیاہ نکلن جو آب میں دندان یار ہلو جو کج ہیں رہتے ہیں گردش میں مردم عقذہ یہ سرمہ لندی گردون سے کل گیا دیدہ و رشور سے سرمہ کب ہو نابیناے علم غیر خیمون کی کسی ہووے گوارا صحبت مکر و نئے سے چھکو منع اسے ناصح کہ خالق سرو مہری بنان سے ہو سوزان دل ناز

<p>شرف ہو بادشاہی پر ترے در کے گدا کی کو دیکھا ہے نہیں عقدہ کشا پنجم شل کو پروا سے سیل کب ہے زمین بلند کو کب خوف خزان کا ہوا گلزار ارم کو ہوتی ہے دست نوازش کو شمالی سار کو</p>	<p>منو نرو دابر کیچم ہسر کسی صورت شانے سے درے دل کی گرہ کھل نہیں سکتی کیا پست فکر و عمل کرے سرے شعہ میں ایمن ہے حوادث سے سدا حسن خدا داد گو شمالی چرخ سے عالم نہ کھلے کبھی</p>
---	--

رویف ہائے ہوز

یہ شعر صنعت ازومین ہی یعنی لفظ صاف کوہ شیعہ میں لازم کھاو

<p>کیون منو وے صورت طوطی سے ہزار آئینہ خاؤ غار کی بنجائے دیوار آئینہ ہو گیا ہے معدن لولو کے شہوار آئینہ بست قاتل میں نبی شمشیر جو خوار آئینہ جسم صاف دلبر سفاک ہے چار آئینہ کرتے ہیں آئینہ گر پنجہ سے تیار آئینہ ہے گھر کجاسیہ شفاف دلدار آئینہ صورت طوطی سے کب ہو پایا ہے ہزار آئینہ صاف قلب صاف ہے گو پاکہ مودار آئینہ کیا تعجب ہے کہ سے پیدا جو زحکار آئینہ پانی پانی شرم سے ہو صاف ای یار آئینہ ہے زمین پر صاف نقش پایا ہوا آئینہ صاف بنجائے بھی ابر کھربا آئینہ جسم صاف شمع پر قانون ہے چار آئینہ</p>	<p>دیکھ لے اگر خط سبز صاف رخسار آئینہ پر تو افکن ہو دے مستی میں اگر وہ روی آئینہ فیض عکس گوہر دندان صاف پایے عاشقوں کی موت کی صورت نظر آتی ہو صاف زخم تیغ چشم بستے وہ جو ایمن ہے مدام تربیت سے کیون منو آئینہ دنوں کا دل بھی صاف ولین اس کے ہے جو کچھ نہ کو نظر آتا ہے صاف خط سے رو سے صاف دلیر کو نہیں جھلا طال دہریان جو منہ سے میان سادہ رو کا ہر عام ہو نمایان سبز خط روی صاف یار پر روی صاف پر عرق تیرا نظر آے اگر شمسوار سادہ رو گزرا ہے جو اس راہ سے دید نہ گریان کا میرے عکس پر چاہے اگر بے اثر کیون وار تیغ مون صرصر کا منو</p>
---	---

کون سے صاف دیکھو دہرین ایجان مضمون دست اسکندرمین بھی ہووے نہ بیکار آئینہ

عش ہے خط سبز دل صافی صرا
ہو گیا طوطی کا دیکھو عاشق زار آئینہ

انٹھار یارین ہے میرا غمخوار آئینہ
روز و شب حیرانی سے رکے سروکار آئینہ
مہر کو کہنے لگا ہر شخص مودار آئینہ
کیا تعجب ہے بے گزشتش دیوار آئینہ
دست غرابان میں رکھا کرتا ہے ای یار آئینہ
کیا تعجب زانچ کی ہو جا کے منتظر آئینہ
مہر کا ہے گنہ گرمون پہ بیکار آئینہ
ہو گیا ہے چاک شکل شانہ اسے یار آئینہ
ماہ کا بھی چمنخ پر ہو جائے افکار آئینہ
عکس پتھر نہ ایسا ہو ازار آئینہ
کو بہن کا حال کر دیتا ہے کسار آئینہ
خبر دیون کا گر ہے عاشق زار آئینہ
پنکیا ہے ماتہ میں قاتل کے تلوار آئینہ
طوطی کی تقریر سے ہووے نہ بیکار آئینہ
رکھتا ہے شکل سکندر بخت بیبار آئینہ
عکس چشم خون نشان سے ہووے گلزار آئینہ
اکیا جب وقت پیش رو سے دلدار آئینہ
سے منان مشت پر طوطی بین اسے یار آئینہ
نیکی لے آئینہ روتیری جو رفتار آئینہ
ہے زبس فرط سفا سے پیکر یار آئینہ

انٹی اکھنوں کی طرح رہتا ہے بیکار آئینہ
دیکھ پائے گرنج شفاف دلدار آئینہ
جب نمودار اوس رنج شفاف پر بندہ ہوا
اس قدر جو ہے صفائی حسن سے حیرت زدہ
کو صفائی قلب حاصل تاکہ ہو ہر دل عزیز
استخوان کشتہ آئینہ رویان گرا دھاس
پر تو عکس جال پای سے محروم ہے
عکس رویان کام میرے کے کنی کا گر گیا
تینخ ابروی ہلالی کی اگر دیکھے چمک
شکل اوس نور چشم کی نہیں دیکھی ہے کیا
لاکھ جہین بگو سے اے بت شیرین دہن
دیدہ جو ہر سے کرتا ہے جو نظارہ مدام
اوسنے چوہا آئینہ کو اور میں کشتہ ہوا
کیون خطا ہے عاشقوں کی بات سے اوساؤ
ملک حسن خبر دیان جو سخن کر لیا
دیدہ جو ہر رنگ گل ہوا ی گھر و تمام
شکل طوطی ہو گیا حیران قلعی کھل گئے
سبز و خطا کب عیان ہے عارض شفاف پر
صورت نقش قدم حیران ہووے سرسبز
اوسکے ہر عضو کا ہے عکس ہر عضو میں

<p>طوطی حیران اگر نچلے چڑیا کیا عجب ہے صفائی سینہ سے اگلیا کی دیوار تہینہ</p>	<p>منکس اع دل نساح گہو دے کبھی شعلہ رو ہو صورت سیماں فرار اپنے</p>
<p>یہی تو کم کھولتے ہیں مردم بیار آنکھ سوزن غیرت سے چوڑے نیکے تری ہمارا کلمہ رہ گئی اب دیکھتے ہی کورے اے مایہ آکلمہ چشم روزن سے مہین کم تیری ای دلدار آکلمہ تیرے کان پہنکے نچرے اور تلوار آکلمہ وگس و یاد ام سے کدے کے کر لین چاکلمہ حسرت دیدار میں پتھر اگلی اے بار آکلمہ گو کہ آکلموں سے ملا تپ ہے وہ بھرکار آکلمہ مقامت کو لے کے ہم مہین و نہار آکلمہ</p>	<p>کیون نہ رکھیں بند بیار ان چشم بیا کلمہ ای سیجا خیر سے جب تو کوے کا چار آکلمہ روتے روتے کوئی بنیانی تنہا سے بھر میں دیکھتی ہے عاشقوں کو کیا مگاہ تنگ سے پرزے پرزے کیون نہ اوڑ جائیں جگر عشاق ستھسے ہم چشمی کا دعویٰ کرتے ہیں اک چشم یار اب بھی تو لہہ اپنی صورت زیبا دکھا دل سے دل اس کا فیر کیش کا ملتا مہین حشر پر ہے وعدہ دیدار اوس خوش چشم سے</p>
<p>وصل میں رخ کو کرے مہین دیتی ہے بند ایک لمحہ کے لیے بھی حسرت دیدار آنکھ</p>	<p>دھبے سے رات یار جو نکلا چوڑا کے ہاتھ اوسنے جھٹک دیے رے شب کسمسا کو ہاتھ ہاتھوں میں آئین اوس بت نا اشتا کے ہاتھ عاشق کے رہتے ہوا موسو کو کیا شہید ہمیرے کی ہیں کلایاں باز و بلور کے پھیلاے پاؤں چاک گریبان نے سرسبز کھولی شب وصال میں ولفون کی جو گرہ بنے صفائی ہاتھوں کی اے دلبر رنگ کیونکر زبان سے اوسکی نزاکت کا ہو بیان</p>
<p>گویا شکار چوٹ گیا میرے آنکے ہاتھ کھینچا بیل میں اوسکو جو لینے پر پا کے ہاتھ اللہ سے ملتا ہوں و ماہیہ اوٹھا کو ہاتھ انصاف ہے مرا تری تیغ جنا کے ہاتھ ترشے پورے ہیں لعل کے اوس دلبر کا ہاتھ پر دے میں جو چپا لیے تھنہ دکھا کے ہاتھ ماخن شے ہیں شانہ عقدہ کشا کے ہاتھ دل ہاتھوں ہاتھ لے لیا مجھے ملا کے ہاتھ منہ دی لے سے لال ہوں جس منہ نقا کے ہاتھ</p>	<p>دھبے سے رات یار جو نکلا چوڑا کے ہاتھ اوسنے جھٹک دیے رے شب کسمسا کو ہاتھ ہاتھوں میں آئین اوس بت نا اشتا کے ہاتھ عاشق کے رہتے ہوا موسو کو کیا شہید ہمیرے کی ہیں کلایاں باز و بلور کے پھیلاے پاؤں چاک گریبان نے سرسبز کھولی شب وصال میں ولفون کی جو گرہ بنے صفائی ہاتھوں کی اے دلبر رنگ کیونکر زبان سے اوسکی نزاکت کا ہو بیان</p>

رویف پائے حلی

بھرتی ہے اشکوں سے دامن تمننا بدلی
کرے سیناے کو اندر کا اکھڑا بدلی
سرخ پوشاک جو تونے گل رعنا بدلی
ساقیا بن گئی ہے گیسو سے لیلا بدلی
ابھی برسانے لگے عقد ثریا بدلی
اشک باری سے ہوا اکٹھ کا پروا بدلی
وہ سہیخت ہوں ہو جائیگی عقاید بدلی
دیکھ کر خوش نہوا عاشق شہدا بدلی
میکشی کا مجھ کرتی ہے اشارا بدلی

بھرتی رات کو روائی ہے کیا کیا بدلی
میکساری کے لیے آئینہ گریون کا، جو م
باغ میں بلبلین غون اپنا کریں گی دسمیر
بادہ خورون کو جو ہے صورت مجنون لفت
یاد وندان میں اشارہ ہو اگر انگھون کا
گوند نارقی کا ہے ناکہ سوزان میں کرے
فصل باران میں کروں قصد جو مینا نیکا
ہجر عشوق میں ہے ساغر عشرت ٹکڑے
ہوئی برسات میں جو وصلت ساقی حاصل

جو کہ میں مست می شعر و سخن سمجھیں گے
باندھی ہے حضرت فساخ نو کیا کیا بدلی

سو تون میں اوس سے پٹکر ہے تنہا بدلی
پیرے دیوانے کا سن لے گی جو نالا بدلی
چو تون اوس یاد جفا کار سے بجا بدلی
خط کے آتے ہی ہوا ای گل رعنا بدلی
چشم و دامن سے خجل ہوتے ہیں دریا بدلی
دیدہ زار کا پردہ ہے مرے یا بدلی
دیتی ہے زلف سیہ کا مجھے دھوکا بدلی
آہ سوزان سے مرے خشک ہو دریا بدلی
گوند کا مجھ کو سنائی ہے تڑا بدلی
اکاشغہ کا ہونی زخموں کو سفید بدلی

دیکھے ہیر موسم باران میں تماشا بدلی
بھول جاتی گی صدار حد کی اور ٹسک پردہ
غیر کو اکٹھ اوٹھ کر بھی نہ دیکھا میں
نالہ زن صورت بلبل سین کوئی عاشق
پاد ہے ہجر میں زلف عرق آلودہ کے
جھمکو تمیز نہیں اشک نشانی کے سبب
برق پر عارض روشن کا گمان ہوتا ہے
کو دھوا کو باجوہ دیوے اسرائیل مر شک
فصل باران میں ہے سرگرم غنا نہر میں
اشک صافی سے ہمارا دل مجسروح بہرا

نام رندان خرابات نے رکھنا بدلی
 دیکھتے رنگ نیا لاتی ہے کیا کیا بدلی
 یاد دلاتی ہے وہ زلف چلیپا بدلی
 ماہ و آنجنم کو چھپا دیتی ہے کیا بدلی
 کم نہیں تخت سلیمان سے ہے اصلا بدلی
 کیوں یہ پوشاک سیدای بت ترسا بدلی
 ہو گئی زخیم دل افکار کا بھابھا بدلی
 سور کو جب دین لاتی ہی ہمیشا بدلی
 برق خندان سے اگر کرتی ہے گریا بدلی
 جام سے نشیشہ صراحی خم صہبسا بدلی
 رخسار لالان سے اگر کرتی ہے گریا بدلی
 جو روند و نرہ وارا و سین ہی خم غلاطون ہے
 دل صد چاک کو کب اپنے یاد چشم بیگون ہے
 مرے دیوان میں کب اضطراب دل مضمون ہے
 یہ سب کچھ باعث بد قسمتی بخت وازون ہے
 شمال آتہ مخون صدائے چاک قانون ہے
 تمھاری نگاہ میں ای منعمو کیا گنج قارون ہے
 دل پر داغ کو کب یاد گیسو ہاں شگون ہے
 جنون کا خوش ہی زرقدم بھوکو ہامون ہے
 مری زنجیر کا ہر خار مشعل موحہ خون ہے
 مسی دیوان سے موجود ان مان خون ہے
 کمون کیا زنجیر میں ہر کے قسمت وہ وازون ہے

چٹک گیا ہے میرے نالہ سوزان کا دھوان
 اک غزل در بھی ستانہ سنا دیتا ہوں
 سپر لاتی ہے بلا جس میں کیا کیا بدلی
 میری رونے سے ہون داغ دل رشتوں انک
 دوش صریرہ روان ہوتی ہے برساتوں میں
 سوگ کس شتہ گیسو نے چلیپا کا رکھا
 کام مرہم کا کرے گی مری چشم پر نم
 یاد کا کل میں ہے مالان دل پر داغ مر
 کوئی خوش کوئی غمیں جھمکے دیر میں ہے
 بین میسر بجے ساقی ازل کے باعث
 غم فسخ کا عالم میں اثر پیدا ہے
 غزل میں چمکتے چشم تباں کا وصف موزون ہے
 پندہا و دام میں میری غزال ست اور ساقی
 کمری برق چندہ خرمین شعار موزون پر
 وہ عہد میری گھر تک آگے شب کو پھر گیا اولٹا
 وہ لیلی و شبنم جو جلوہ افزا زم زم عشرت میں
 پر پر و جسے سن پایا ہوا دیوانہ سودا
 خراسان کے قہر سے تین ہولی ہو دولت پر
 غضب لہر ہے ہیں چشمہ خورشید میں کا
 پر پر و پھر توڑا تری بان ترے دیوانے زنجیر
 رو لایا باد صحرائی جو افشک سرخ زندان میں
 خدا جانے صفت عشاق پر اب کیا بلا آتی
 ہوا انکس ای مال طالع میں مرے لچان

<p>تصور وہ ہے ہنگام بکا اوس روی زمین کا خیال گردش چشم سیاہ مست ساقی سے کہ رشک لالہ چراہاری چشم پر خون ہے سر سودا زدہ کو جو ہے چکر و گرد و ن ہے</p>	<p>مناسب ہو کہ او سکود فن کر دے خاک بابل میں تراخ ایجان کشید چشم پر افسون ہے</p>
<p>وہ میرے عشق صادق کے اثر سے حیرت منور جہنم کا حالت وحشت میں جو غم غیب منور فسون بیکار پیش رہ رہا زلف شکیوں ہے خرامان جو لب جو باغین وہ سر و موزوں ہے مرے دلہان میں موزوں در حلقہ فانی تنگ جو مجنون تھا وہ لیلی ہے جو لیلی تھا وہ مجنون قلم کو میں سمجھتا ہوں کہ شاخ بید مجنون ہے سیر وہ کالا ہے افسون گر جان بیکار فسون انظر بین قمریوں کے سر و گویا بید مجنون ہے مراہر مصرع موزوں بزمگ سر و موزوں ہے</p>	<p>نشان باقی رہا جز نام کسا پیر فانی زن چنا آئینہ اسکندری نے جام بیم کا ہے نہ عذرائی دہم ہے اور نہ شیرین ہے نہ بولی بیمانی پیاس میری سنت ہجران میں ساقی اثر ہے پر تو لعل لب رنگین کا اسے گلو بیالک تیرے رندوں کو ہے جام می غزل تہ رگ سنگ بحد پر ہے زبان مار کا دہو کا تیرے رخسار و گیسو کا اثر پھیلا یہ عالم میں جلا یا عشق روی شعلہ افشان نے مجھے ایسا سیر و درودہ براق جانان کا اثر پھیلا بدشواری کسی کے گوشہ دل پر نہو قضا ملایا خاک میں دید کیے چکر تو نے رندوں کو خیال روے آتشاک میں رنگ اپنا اور تھا</p>
<p>الہی درپے کین کس قدر یہ دور گردون ہے نہ باقی طاق نو شیر وان ہی نے تھر فیدون ہے نہ واسق ہے نہ ہے نل کو پہن ہے اور مجنون ہے گلو می خشک اپنا خجہ قاتل کا ممنون ہے پینے پر ترے سبکو گمان قطرہ خون ہے جو وجد صوفی صافی ہے گویا رقص موزوں ہے تصور میں جو بعد مرگ او سکی زلف شکیوں ہے پردیشان کا کل سنبل ہے دل غنچہ کار خون ہے شتر آتش کا ہے تہمین مرے جو قطرہ خون ہے مہ و خور چرخ میں چمن روز شب گر بزمین گردون ہے سہتا آسان قنچہ ملاوہ ربع مسکون ہے مگر گردش تری آنکھوں کے ساقی دور گردون ہے مگر سیاہ کا قطرہ مرا پر قطرہ خون ہے</p>	<p>نشان باقی رہا جز نام کسا پیر فانی زن چنا آئینہ اسکندری نے جام بیم کا ہے نہ عذرائی دہم ہے اور نہ شیرین ہے نہ بولی بیمانی پیاس میری سنت ہجران میں ساقی اثر ہے پر تو لعل لب رنگین کا اسے گلو بیالک تیرے رندوں کو ہے جام می غزل تہ رگ سنگ بحد پر ہے زبان مار کا دہو کا تیرے رخسار و گیسو کا اثر پھیلا یہ عالم میں جلا یا عشق روی شعلہ افشان نے مجھے ایسا سیر و درودہ براق جانان کا اثر پھیلا بدشواری کسی کے گوشہ دل پر نہو قضا ملایا خاک میں دید کیے چکر تو نے رندوں کو خیال روے آتشاک میں رنگ اپنا اور تھا</p>

<p>شمال چرخ روز و شب جو گردشگر و روشن گردون ہے ہر اک پہنکش تر سے دور میں ایسا قی فلاطون ہے</p>	<p>شہادت کا سر کے جدا کر نیکی چاہا ہے ہوئی کیفیت اشراق حاصل می کے مینے سے</p>
<p>دل فسلح کو گندم کی صورت پسٹ الیگا ہشمال آسپا جو روز و شب گردشگر و روشن ہے</p>	
<p>کہ زیب قرق عاشق داغ سودا کی ہماون ہے زوال دولت قارون کا باعث گنج قارون ہے مستعد علم سے اپنے ہوا خم میں فلاطون ہے کہ حسن یاد نوا خیر شناسا سور و زائستہ دن ہے دلیل صاف اسپر دور مہر و ماہ گردون ہے روان لہیر زمین ہر ادقارون گنج قارون ہے ہر اک کے سبب غنچہ کا دل گلشن میں بر خون ہے بجلا کب مردم آں بیکو قدر و زکون ہے</p>	<p>نہیں زینت کی خواہش اور سکویا میں جو محبوب ہے بغیر سہنگونی جہج زب سے خاک حاصل ہو ملا انسان کے سر پر جو ہر ذاتی سے آتی ہے ترقی حسن طفل سادہ رو کی کیون نہ ہمہ فرم جو روشن لہن روز و شب رہا کرتے ہیں گردشگر جو ہے کنجوس دولت او سکی او سکے سا غنچہ جاتی ہے زبان ہے لال او سکی اس چین میں جسے کہتے ہیں وطن میں آبرو پانا مینیں ہم حشون میں انسان</p>
<p>مہین پونچھیکا صدہ کو شہ کیر و نیر کسی صورت بلا سے آسمانی سے رہا خم میں فلاطون ہے</p>	
<p>عشرت دنیا جیسے نے عیش عقبا چاہیے بہم کو اب ای جان لے آرام اور کیا چاہیے اوپر ہے کو سر پہ اک دہانی دو پٹا چاہیے آئینہ سے ہو دل صافی صفا چاہیے برگ زرگس کامرے رحمن پہ پہا چاہیے ہو پتیلی اپنی روشن مثل بھیا چاہیے عمر کا لبریز ہو جائے پیا لا چاہیے زلف کے عقاب کیو ہو جھڑجھڑا چاہیے دور اپنی فکر صائب کا دکھا چاہیے</p>	<p>اک نظر لطف و کرم کی شکل ہو سا چاہیے ساقی موش ہے تنہائی ہے جام می ہی ہے خط سہر و حسن گندم کوئی ہو وونی بہار چشم حق میں کو نظر آئے گا جلوہ یار کا چارہ گر میں تیغ چشم بار کا مجروح ہون ناتہ میں پستان نیلین آگتے تہی رات کو روز و شب ہو دیارہ مخمور ساقی کا خیال وہم تر تین کہہ رہا تھا شانہ گوش یار میں اک غزل لکھیے بہ تبدیل توانی اور کئے</p>

<p>وام میں سوئی کی چڑیا کو چھنایا چاہیے ناف آہو میرے مرقد پر چڑھایا چاہیے عطر فتنہ سے پیرا بن بایا چاہیے کوئی عہدیرا اسکے لئے کی بتایا چاہیے طالع خواہیدہ کو میرے جگایا چاہیے سرو کی گردن کو تہی او گل جکایا چاہیے حال پر میرے ہنسنے اپنا پرایا چاہیے دھجیان گل کے گریبان کی اوڑا چاہیے یہہ دعا ہووے قبول اپنے خدایا چاہیے عرش اعلیٰ کا بھی اب بھابے پایا چاہیے دلو اپنے آئینہ خانہ بتایا چاہیے بارخ میں چکر رخ رنگین دکھایا چاہیے دست پیغمبر کا میرے سر کو سایا چاہیے گل کے بدلے دیدہ آہو چڑایا چاہیے اور بھی اک نامتہ اسے قائل لگایا چاہیے گل کے بدلے بیجوری بھی تو چڑایا چاہیے پڑھ کے اس خورشید طلعت کو سنایا چاہیے</p>	<p>سیتھن کو جالی کی اگیٹا پھنایا چاہیے مار ڈالا ہے تڑے چوڑے نے جو اسوج چھو چاہیے دلو تصور چشم نشان کا ترے مار ڈالا نا صابری بیعت نے منجھے آگے میں تو شبکی شب رہیجایا ہے اے ماہر دیدہ نرگس کو چھوڑا اور مڑے گلے کان شل شاخ زعفران بھران میں ہوں زور زور شوخیان بیل سے چو کرتا ہے اور دست خون زندگی بھر غیری ہووے نہ محتاجی نصیب تارے یاد سرو بالا میں جو ہوتے ہیں لبہ پرتو افکن ہر طرف سے جلوہ دیدار ہو رنگ گل اور ٹٹنے لگے کا ہوش بیل کی طرح آفتاب حشر کی گرمی کا محب کو خوف کپ کشتہ چشم سید ہے تربت نساخ پر نیم بس چھوڑا نا لازم ستین نساخ کو مرقد نساخ پر لازم ہے جانا سرکشو ہون سزا پاسن مطلع ایسی نو آفتان</p>
--	--

ولہ

<p>چشکوں میں عت کیوں کو اوڑایا چاہیے شاخ مرجان کے جگ سے خون بہایا چاہیے عکس رخ سے آگ پانی میں لگایا چاہیے گلشن و دوس سینے کو بنایا چاہیے طوطیوں کے تاج کے طوطے اوڑایا چاہیے</p>	<p>گل کو امی گل عارض رنگین دکھایا چاہیے پنخہ گل رنگ ای گل و دکھایا چاہیے معجزہ یہ سیرور یا میں دکھایا چاہیے گل پہنچا اور داغ پر اب داغ دکھایا چاہیے آئینہ رو خطا سبزا پنا دکھایا چاہیے</p>
---	--

<p>حاسد بدکیش کے دل کو جلایا چاہیے ایسی اک بوتلی براندہ کی بلایا چاہیے دشت وحشت کو بھی طاقت آزمایا چاہیے اوس گل رعنا کو خارستان پر بھایا چاہیے گرمین بگڑے ہوئے ایمان پہ لایا چاہیے چسلیون کو مثل پروانہ جلایا چاہیے</p>	<p>ردی آتش رنگ کا مضمون سنایا چاہیے دونوں عالم ساتھ دل سے بھلایا چاہیے ای جنون پر زے سلاسل کے اوڑھایا چاہیے حال جسم زار کا اپنے سنایا چاہیے مصحف رخسار روشن کو دکھایا چاہیے شعرو اک رات دریا میں نہلایا چاہیے</p>
<p>خاندانِ رحیمین وہ نعل چھایا چاہیے آسمان کو سر پہ ای لٹکایا چاہیے</p>	<p>جو کہ اوس کا فرخ الم پر بند ہوتا ہے بہر گلگشت جو وہ جلوہ نما ہوتا ہے جو اسیر خم گیسوے دوٹا ہوتا ہے دم بیان حضرت جیسی کا فنا ہوتا ہے داؤد بے اثری صید ہے کر لیتا ہے دم رفقا رقیق مردہ میں جان آتی ہے جان پر نشانہ و مشاطہ کے بن جاتی ہے اوسے عارض سے اگر ہے رخ متا کو رشک خلق کو نوح کے طوفان کا گمان ہوتا ہے جوم کر اوس لب شیریں کو مو امین نوکھلا دو آؤ ہر جاہر او دھر لوٹ گئے بر سر راہ بہم سری ناخن پاس سے ترے جب کر لے کر ہی لیتا ہے گرفتار وہ گل تہوں کا متد خون ہوتا ہے دل خپت ہر جان یک دست عمر بھر سووے نہ آؤا گرفتاری سے</p>
<p>مور و سنخ و عجم و جور و جفا ہوتا ہے باغ میں پیر میں غنچہ قبا ہوتا ہے دہر کی قید علائق سے رہا ہوتا ہے لب جان بخش جوا عجب از نما ہوتا ہے جب روان سوی فلک مرغ و عا ہوتا ہے شور و خفاں تیان قم کی صدا ہوتا ہے بل پہ جسوقت وہ گیسوے دوٹا ہوتا ہے دراغ سینہ سے نعل شمس صغی ہوتا ہے ویدہ زار جو مصروف بکا ہوتا ہے سم سے افزون اڑا آب بقا ہوتا ہے تیری چالوں پہ تو اک حشر ہوا ہوتا ہے ماہ نو چرخ پہ انگشت نما ہوتا ہے دل چرا لینے پہ گر دزد و دہشت ہوتا ہے دست رنگین کے مقابل جو ذرا ہوتا ہے رشتہ زلف تیان سے جو بندھا ہوتا ہے</p>	<p>جو کہ اوس کا فرخ الم پر بند ہوتا ہے بہر گلگشت جو وہ جلوہ نما ہوتا ہے جو اسیر خم گیسوے دوٹا ہوتا ہے دم بیان حضرت جیسی کا فنا ہوتا ہے داؤد بے اثری صید ہے کر لیتا ہے دم رفقا رقیق مردہ میں جان آتی ہے جان پر نشانہ و مشاطہ کے بن جاتی ہے اوسے عارض سے اگر ہے رخ متا کو رشک خلق کو نوح کے طوفان کا گمان ہوتا ہے جوم کر اوس لب شیریں کو مو امین نوکھلا دو آؤ ہر جاہر او دھر لوٹ گئے بر سر راہ بہم سری ناخن پاس سے ترے جب کر لے کر ہی لیتا ہے گرفتار وہ گل تہوں کا متد خون ہوتا ہے دل خپت ہر جان یک دست عمر بھر سووے نہ آؤا گرفتاری سے</p>

مہر سے بھی نہ اوٹھوں صورت شبم ای ماہ	میں ہوں وہ اشاب جو نظر و شہ گرا ہوتا ہے
سیتن سفتا ہے کسی کی بت ترسا و اللہ	آئین گر حضرت عیسیٰ بھی تو کیا ہوتا ہے
باجبر ہے وصل سے بہتر ہے ترے عاشق کو	ورد ہے پیر سے مرغیوں کو دو ہوتا ہے

بیتھہ را گھر میں افساخ بقول ہون	در بدر ناصیب فرسائی سے کیا ہوتا ہے
---------------------------------	------------------------------------

دل کوئی حلقہ کیسو سے رہا ہوتا ہے	ملو ق کب گردن قمری سے جدا ہوتا ہے
جان لے لینے کو اک کھیل سمجھتے ہیں صنم	کافرون کو بھی کہیں خوف خدا ہوتا ہے
سائل ہا پر کے آگے میں بیان کرتا ہوں	پیش گل مرغ چمن نغمہ سرا ہوتا ہے
فیض روشن دلوں سے تیرہ درخو لو نیچے	مہر سے نور رخ ماہ سوا ہوتا ہے
نام سے کام نکلتا مینیں دنیا میں کہے	شاہ کہلانے سے کب شاہ گدا ہوتا ہے
خاں شانہ نے پھنسا یا ہے ترے بھوین	دانہ سے قید قفس مرغ ہوا ہوتا ہے
گردش دید و ساقی نے کیا ہے در ہوش	دور ساغر کا سدا ہوش رہا ہوتا ہے
منو پائند کہی سمیت عالی جو لکھے	کوئی عطا بھی کہیں رشتہ بپا ہوتا ہے
واغ اپنے دل روشن سے منو نے اکل	ماہ سے کب کلف ماہ جدا ہوتا ہے
سیم و ترکب رکھیں محشوق سے عشاق عزیز	جان سے شمع پہ پروانہ فدا ہوتا ہے
کوئی قاتل کا پتلا لاشہ عاشق سے علا	میل رہرو کے لیے راہ نما ہوتا ہے
سجدہ کرتا ہے جہت مٹی کی صورت کو دما	برہمن بت بھی پرستش سے خدا ہوتا ہے
کام ادنیٰ سے نکلتا مینیں اس کے کا کہی	ماخن پا بھی کہیں عقدہ کشا ہوتا ہے
و یکونتی چین چین او سکی ہے خطا تقدیر	وہی ہوتا ہے جو قسمت کا لکھا ہوتا ہے

بام ترک اور کے نہ پد پنے گا کبوتر لٹا	عش پر کب گرد باد صبا ہوتا ہے
---------------------------------------	------------------------------

دل پر سوز پہلو میں گمان ہے	مرا سینہ سمندر کا مکان ہے
میں سنبھل رہی ہوں آنکھیں میں گس	میں گل رخسار تو خنجر دانا ہے

<p>ہمرا پاپند عنقار شستہ فکر دہوان سے زلف اور شعلہ عارض ستاری مانگ کی لکھی جو تعریف خیال عارض آتش فشان ہے دل افکار میں ہے یاد و شرکان</p>	<p>کمان ہاتھ آیا مستہون بیانی ہے تراقد روان شمع روان ہے مرامہ شعر رشک کمان ہے دہوان نظرون میں ہر آسمان ہے فلک یرتیر کا جو زامکان ہے</p>
<p>روان آکھون سے ہر اک خو کا دریا رحم رنگین جو اس گل نہاں ہے</p>	
<p>تویم کا گردن تک کمان ہے خیال باغ روئے دستان ہے نیرے رانہ تو نہ بونگ پان چیمان لکھا اور ہے جو حال زار اپنا دل سوڑان مرا پتلا سے اوسکین بند ہے مضمون چشم فتنہ راکے خط نورس اگر میں حضرت خضر کھا پیئے وہیں کو جو ہر فرد جدا معشوق سے فاشق کو کرد خیال خال ہے اس چشم نم میں نمایاں کیا و مان یار ہووے نہیں ہے بات مٹہ میں اوس چشم</p>	<p>سکان اوس دلربا کلامکان ہے دل پرداغ باغ بے خزان ہے یہ کان لعل میں گوہر نہاں ہے تو خامہ رشک شاخ زعفران ہے ذوق تیرا سمت در کا مکان ہے زمین شمع گویا آسمان ہے لب جانان مسجای زمان ہے کہو اے منطقی حجت کمان ہے مگر دور فلک شور ازان ہے کہ دلو اے ماہ کیوا حکامکان ہے نظر سے چشمہ جیوان نہاں ہے کہ نقطہ اے ہونہ میں کمان ہے</p>
<p>وہ فور افشان ہیں اپنے شرف شلخ منور جنبے بزم دوستان ہے</p>	
<p>کس گلبدن کے لیکے دہرم اس چمن میں نبیض چمن فیال رخ گلبدن میں ہے</p>	<p>سہو لا ہوا خوشی سے جو گل پیہ بن میں بویا بزنک و دہے جو گل بدن میں ہے</p>

<p>خجور کا خاصہ مرے طرز سخن میں ہے نقطے کی بھی جگہ نہیں میرے دہن میں ہے جو لطف شب کو دور شراب کفن میں ہے گناہ ہے جلب میں گاہ عین گم غن میں ہے عالم حرم کا بنگلہ رہن میں ہے زندہ جو سپر میں ہے مردہ کفن میں ہے مادہ و نیاز و وصل میں دولہ دولین میں ہے آب بقا کمان ترے چاہ دقن میں ہے</p>	<p>کتنے سے دعائی کے کلی تیغ زن یہ بات کتے ہیں او سکو نکلتے موہوم اس سیے کیا دور آفتاب میں ہو دن کو کیفیت یاد خدا صاف و لب و لعل میں یہ دل و کلامے محبو جلوہ بت نے خدا کی شان کیا بکلمے منہ سے بات ترے اگر عیب سے چو سکتے اپنے ہاتھ نہیں ادا کے پادشہ کو لاکھ آذر و کے خون سے ہے ظالم بھرا ہوا</p>
--	---

نشاط کیون جوابت آتش کا میں لکھون
گرمی ہزار رنگ کی میرے سخن میں ہے

<p>ہم نشا عروں کا قول یہ ہے جان تین ہے کیا ذکر سیرایع ترے انجمن میں ہے سوزش کب ایسی ہر سکے داغ کفن میں ہے اب عالم فلک مرے بیت انجمن میں ہے پروانہ بریم میں ہے تو طیل چمن میں ہے یجلی جبر او گوش عروس سخن میں ہے میر کا نشان نکاح نہیں سارے بدن میں ہے عالم رگ حجاب کا تار کفن میں ہے بیتد رخصت مشک خفا و خشن میں ہے شوخی عجیب نرگس جو فتن میں ہے سرخ سے جو نمود عقیقہ میں میں ہے عالم خط شعاع کا تار کفن میں ہے سیر مسافت چین عین وطن میں ہے</p>	<p>اندام نازنین چشم ہر سن میں ہے بلبل بھی اب تجسس نگ چمن میں ہے اے مادر و جلن جو مرے داغ تن میں ہے مارے ہیں آنسو واہ جو داغ تن میں ہے بیتاب روی روشن و رنگین کی یاد میں مستحون بند ماہ ہے سخت دل بخت دار کا الدر سے صفا کا تن نازنین کا رنگ یہ فیض چشم تر ہے کہ مرنے کے بعد بھی شہر ہوا جو کیسے مشکین یار کا نشتہ ہر سن ہے کاشتہ چشم غزال کا محض ہے کشتگان لب لعل یار کا مارا پڑا ہون طرہ دستار یار سے چشم تیان نے مہر گرہوں بنا دیا</p>
--	--

فساخ نے کہا ہے جو ناسخ کا بہ جواب
اک شور مر جا کا اوٹھا اکجن مین ہے

اشک کا قطرہ جو ٹپکا عذیب زار ہے
سانپ کی بانہی سے افزون سیئہ افکار ہے
سیدہ دل نازک مراثیل کثان افکار ہے
جو ہنہاری فرگس سمار کا میسار کا ہے
اور مکر دلبر کے گویا اپنا جسم زار ہے
آستین سے پانی پانی ابرو سیا ہار ہے
مژدہ خار دشت پھر وحشت مری غم خوار ہے
نام سے آب ننگ ہے ناموس سوا ب عار ہے
رونگٹوں کا سایہ ہے اپنے بدن پر بار ہے
جلبے وان بکھرے ہوئے شافے پہ زلف یار ہے
بوسہ رخسار پر جو چہ کیوں تکرار ہے
اس چمن مین کو نسا گل ہے کہ وہ بیجا ہے
حال یہ بیمار حیران کا ترے اویا ہے
چرخ میثاق گویا حیات خوار ہے
حلقہ زنجیر زندان مین دمان مار ہے
عامل مرتخ امی قاتل مری تلوا رہے
جو رگ سنگ سحر ہے رشتہ ترنا رہے
استخوان میرا جو ہے منقار موسیقار ہے
نیرہ شمشیر گویا درہم زنگار ہے

دھیان مین ہنگام گریہ وہ گل رخسار ہے
روز و شب دل کو خیال کا گل خمدار ہے
چاند سا چہرہ دکھایا تو نے جو اسے مارو
کب اوسے سیر گل ترگس ہوئی مد نظر ہے
ہے دیان تنگ گل و غنچہ خاطر ہے
ایک دم رکھا تھا ہنسنے دیدہ پر غم پہ آہ
رنگ کچھ لانا ہے پھر محمد انورید مین بھی
عشق بازی مین یہ نوبت ہی نہیں باقی نشان
زار ایسا کرو یا موسے میان یار نے
صورت سنبل پریشان ہے دل صد جاں پہا
وصل مین آٹھ آٹھ آنسو کیوں رولا تو ہو مجھے
ہے دل پر خون کو لازم لوک شرکان کا خیال
چھاگتی ہے مرونی چہرے پہ ہنسنے چنگین
مہر و مہین جام سکان فلک مین جی پرست
یاد کا کل مین ہے ہر اک کرٹمی دندان مار
رخ کیا جھڑپ بہ ہونے لگے تن سے جدا
بعد مردان بھی بلا عشق صنم کا ہے اثر
بعد مردان بھی نکلتے ہیں شرارے قبر سے
ہے دوا اپنی دل جروح کی اسے چارہ گر

کیوں نہ ہو معراج اب صل علی کے شور کو
بان زبان کو درد نام احمد مختار ہے

سہمہ واپس غور نماز معشوقانہ ہے
 دشت گردین خیال ز گیسستانہ ہے
 اوش بت لیلی ادا کا دل مراد یوانہ ہے
 سبرہ خط سے فرتن عارض چانانہ ہے
 اوس پر یکا دیکھے جنگو وہی دیوانہ ہے
 جلوہ گر چارون طرف سے جلوہ چانانہ ہے
 یاولعل یار نے زندان میں رلوا یا ہے خون
 طوق مالے کا پڑا رہتا ہے جو اس کے گلے
 میکشی کرتے ہیں سگان فلک دشمن ہوصاف
 اوسکی تہن میں کا جو ہر دم وہ بیان رہتا مجھے
 بسلون کا ترے اے سفاک عالم وقت بیخ
 میں وہ دیوانہ ہوں اس وینا کو زندہ انجی نہیں
 وصف لکھتا ہوں جو چشم مست ساقی کا دام
 دشت و دشت میں خیال چشم مست یار سے
 جڑا رہتا ہے جو زنجیر شعاعی میں مدام
 شگدل رحمت سے رہتے ہیں ہمیشہ اسید
 ہے صراحی دار گردن آنکھ میں ہیں جام شراب
 زلف خوبان سے جو اس بچے چاک ہوا سکا جگر
 مانگ جو اسکی مٹکے اس ول صد چاک کو
 چمکے ولی میں زخم ہے ہے او کو درد نام یار

رچہ خط سبز غل حسن کا پروانہ ہے
 جو مرال نقش قدم سے صورت پیمانہ ہے
 وحشت اقراسے دل مجنون مرا امتیاز ہے
 یا کہ گردش مع روشن جسم پروانہ ہے
 آئینہ حیران ہے تو دل چاک اوس سے شانہ ہے
 سینہ صافی ہمارا آئینہ کا خانہ ہے
 دانہ یا قوت ہے زنجیر کا جو دانہ ہے
 ماہ ہی اوس غیرت غور کشید کا دیوانہ ہے
 مہر کا جو ساقی گردون لیے پیمانہ ہے
 سینہ آئینہ دل صد چاک اپنا شانہ ہے
 نانہ بکیر اور تر پناہج دہ شکرانہ ہے
 مردم چشم پر ہی زنجیر کا ہر دانہ ہے
 میکشو ہر بیت میں کیفیت سخن نہ ہے
 آبلہ اپنی نظر میں صورت پیمانہ ہے
 عمر عالم تاب ہی اوس ماہ کا دیوانہ ہے
 سینہ کیا باری سے ہو زنجیر کا جو دانہ ہے
 اوسکی آنکھوں میں جو دور اسے خط پیمانہ ہے
 دیکھ لیجیے چاک چاک ای آئینہ بروشانہ ہے
 آرزو کے وہ زبان سے کیا کم شانیکہ کا دانہ ہے
 تو کحق میں روز و شب تسبیح کا ہر دانہ ہے

لکھتے ہیں تسلیح اک شمع تجلی کی صفت

اب زبان کلک بھی گویا پروانہ ہے

مرومہ سے دست بیضا سے چراغ طور سے

داغ دل روشن ہے داند عارض پر نور سے

لب لبب رہتا ہوں ہر دم ساغر مہو سے
 ہے بیتلی کی چمک بڑھکر چراغ مہو سے
 کرتے ہیں نظارہ ہم باغ ارم کا دور سے
 سر وہ ہوتے ہیں کوئی مرنم کا نور سے
 روز روشن بس مشاہد ہو شب و پور سے
 جھمک کر سوزن میں نسبت ہوتی غور سے
 شعر میں اپنے مشابہ سچے پور سے
 چشم و لب خورشید کین بادام سے انگور سے
 فکر شاعر سے رنگ گل سے بیان مہو سے
 عشق ہے جھک کر کسی کے رنگس غمور سے
 یہ صدا آتی ہے جھک کر بیت طہور سے
 ست ہو جائے عالم بادۂ انگور سے
 جھک کر یہ روشن ہوا ہے مانگ لگی سپندور سے

ہے محبت جھک کر چشم ساقی محو سے
 شب ہے جو بات اوسکے عارض بر نور سے
 وہم میں اڑتے ہیں آنکھیں ایک رشک جو
 شعلہ جو اٹھتے ہیں میرے زخم کے ناسور سے
 دیکھ لے اوس برقی نخل طور کا جلوہ اگر
 ہجر میں ہے ہر من موثل گفن اسے چار
 سداک وندان کے جو لکھنے مضمون کیا فلم
 ہن انار و سیب سے بہتر وہ پستان و ذوق
 ہے کہیں نازک کمر اوس نازنین محبوب کی
 دفن زیر تاک کچھ میرا لاشہ بعد مرگ
 نیستی نقش جگر ہے اور ہستی نقش آب
 کرو یا بدست چشم مست ساقی نے مجھے
 سانپ کے مانند بھوکھی ہے رکنا منہ میں من

ناخ آتش زبان کی گور میں لگ جائے آگ
 وصل کی گرمی کا مضمون جب سحر چھوڑے

شک فسان بنام سے سنگ مرار سے
 خون مومنوں کا ہو گیا اس ذوالفقار سے
 پایاں کبک ہو گئی رنقا یار سے
 ہے اصل خون بدل لب سرخ نگار سے
 عالم کو ہر غبار ہمارے غبار سے
 نسبت گم کو کیا در وندان یار سے
 شکوہ مجھے رہے گانیم و بہار سے
 کب ہو امید و ہم خزان و بہار سے

کشتہ ہوا ہوں تیرے نگاہ نگار سے
 عشاق قتل ہو دیں اگر بد و یار سے
 شمشاد و سرور گئے قذر نگار سے
 ہیرا سفید ہے در وندان یار سے
 طہر ہے ہی خاکسار کین جسے کہو تین
 پیدا ہو وہ حیا میں یہ کان لعل میں
 اس غنچہ گرفتہ دل کو نہ واکیا
 بلاغ جگر کو گشت بقصور کی طہر

<p>طاری سپید صفت مردم بیمار پر ہے وان جوش جنون میں ہو گیا عریان جو اسے پری نور شید میرے نالہ سوزان سے جل بجھے دامان و حیب گوہر صافی سے بھر دیے آراشیون سے طفل گل اندام کو غرض او ترے وہ پیرنے کو تو بین قتل ہو گیا میں بکایت دیکھیں کسکی نظر لگے دل پار سادہ رو کا مگر جو ہو گیا جو کو یقین ہے نقش نہ وہ آنکھ سے ضرور آبادہ رشک گل مرے بالین بہ نزع میں</p>	<p>ہے مغرب نگاہ بھی اس سر کے بار سے او کچھ کہی نہ مانتے گریبان کے تار سے محتاج وان جو دوسے دل و انداز سے رشتہ منزہ کو ہے رگ پر بہار سے کب گلشن ارم کو چو مطلب بیمار سے دریا کی دھار کم زمین خنجر کی دھار سے دریا نہ ہو اگر آبدار سے آئینہ بھی نہ صاف ہو میرے بھار سے بہشت پر روزمرگ شب انتظار سے شام حسنہ ان بھی کم زمین صبح بیمار سے</p>
---	---

منہ کی جہڑی لگائے جو سلخ ہجرین

آب آب ایر ہو منزہ آشکار سے

<p>خانہ زندان میں یاد و میرے تیرے ہے پرزے پرزے کیوں نہ اور مجاہدین جگر عشاق ہے خیال چشم مست شوخ زندان میں مجھے ہیں گل تر دانہ دل ٹھنڈی ہوا ہے آہ سرد چونک اوٹھے خواب عدم سے خدگان ہو گیا یاد کر میں اس قدر زار و خیف او سکے کھلنے کی نہیں کوئی بھی صورت ایسی روز و شب مکتا ہوں اک شیریں تماثل کی صفت کالمون سے بہرہ ور ہوتے ہیں ناقص ہی ہم کب ہوئے پائے نگاہ عاشق شید جدا اون مٹی آلودہ ہونٹوں نے کیا بند اس کام</p>	<p>مردم چشم قمر و انداز نجیب ہے چشم خیمہ پیر ترکان ہے نگہ شیر ہے ساغر صبا کے گلگون حلقہ زنجیر ہے کشور دل اپنا رشک خطہ کشیر ہے صور اسرافیل اپنا نالہ شیکر ہے طوق جو گردن میں شاوہ پاون کی زنجیر ہے یہ دل نشکفتہ اپنا غنیمت قصیر ہے نوک خامہ سے روان فرما دجری شیر ہے فیض سے خورشید کے محتاج کی تویر ہے روزن دیوار گویا حلقہ زنجیر ہے دس زبانوں سے سدا سوسن کی یہ تیر ہے</p>
--	--

<p>خون سے لودہ رہتی ہی جو اسے قاتل مدام سرد و گرم دہر سے ہوتا ہے آدم تیز ہوش</p>	<p>اک دو تانہ خشم چشم جو ہر شیر ہے اب و آتش ہی سے پیدا برش شیر ہے</p>
<p>زار جب تسلیح ایسا ہوں تو ناسخ کی طرح کیون نہ سب مجھ کو کہیں مجنون کی یہ تصویر ہے</p>	
<p>نہیں تانا صحیح ابد مجھ کو نہ آتی ہوتی وصل میں ہی تو زبان او سننے لائی ہوتی صورت آئینہ کو ہرگز نہ دکھائی ہوتی واسن باغ میں پھولے نہ سمائی ہوتی اک بلا سر پہ شب وصل میں لائی ہوتی تیرے دیوانے کو زندان سے رہائی ہوتی آہ و فریاد فرشتوں کو سنائی ہوتی یاد کا کل میں اگر نیند نہ آتی ہوتی آئینہ اگر دیدہ میگوں سے لڑائی ہوتی ہاتھ کو زلف تک اوسکی جو رسائی ہوتی نیند کیا مجھ کو شب پھر میں آتی ہوتی ایک تار اگر اور لگائی ہوتی - بعد مدون جو تری چاہ چپائی ہوتی</p>	<p>ایک شب خواب میں صورت جو دکھائی ہوتی جنگ پر اوسکے طبیعت اگر آتی ہوتی شہر آئے بار جو اغیار سے آتی ہوتی موسم گل میں جو بلبل کو زبائی ہوتی ہاتھ میں کا کل شیرنگ جو آتی ہوتی اسے پری بیڑی جو منت کی بڑائی ہوتی اپنے نالوں نے رسائی جو دکھائی ہوتی روز محشر شب تاریک جدائی ہوتی بادہ کش کس لیے منت کش ساتی ہوتے کھولتا صورت شانہ دل عاشق کی گرہ روز محشر نہ گنہ گار ہو آرام نصیب نیم بھل کے گلے پڑتے دو چندان احسان خاک پاتے مرے مرقد کا نشان صبر و شکیب</p>
<p>روز و شب و رہے تسلیح کو قول ناسخ تو نہوتا تو صنم کب یہ جدائی ہوتی</p>	
<p>روز و شب و رہے تسلیح کو قول ناسخ تو نہوتا تو صنم کب یہ جدائی ہوتی</p>	<p>شعلہ پیر اس قدر حسن رخ پر نور ہے روس رشک نیر اعظم کا ایسا نور ہے اسقدر روشن کف دست بت پر نور ہے مذرج شعرون میں وصف عارض پر نور ہے</p>

چنگل شہزادین شفت پر عصفور ہے یان خیال دین بار یک بین معذرت ہے ویدہ عشاق چشم جو ہر سا طور ہے حق تو یہ ہے دہر ہی سے شترہ منصہ ہے زخم جو ہے میر سے تن پر دانہ انگور ہے خلق سمجھی ہے غلام پشانی پر سینہ در ہے باز ہر سے سرا امین چراغ طور ہے	پنجہ مژگان میں اسے صبا کب ہم غفل سجے کیا وصف میان یار کے اشعار کو اشک خونیں روتی ہے قاتل میں اشیائے راست باز دن سے ہو اگر تاسہم باطل کو فروغ شیخ چشم قاتل غمگین کا جسم روح ہوں مہر چڑھائے اسے تہمتیں زین عاشق کا خون آہ سے داغ دل رز شکو کیا یوں سینے صبر
--	---

صورت نساج چشم و لکڑا کر ہر دید
دیکھنا اوسکا اگر ناسخ سچے قتلور ہے

دل کی حسرت دل میں اسے بی پیر آوی رہ گئی اب زبان میں طاعت تقریر آوی رہ گئی روشنی مہر پر تویر آوی رہ گئی گھس کے میرے پاؤں کی زنجیر آوی رہ گئی بقیہ اری دل و لکیر آوی رہ گئی کھینچے کب مہر اوسے تصویر آوی رہ گئی وہ چل سہتی تیرے شمشیر آوی رہ گئی جذب الفت کی مگر تاثیر آوی رہ گئی شورش داغ دل و لکیر آوی رہ گئی کھینچے مانی سے تیری تصویر آوی رہ گئی لٹے آتے تاز زبان تقریر آوی رہ گئی	ٹوٹ کر سینے میں لوگ تیرا دھج رہ گئی ایک مدت سے جو اوس دلیر کے لب پہ تو نہیں دیکھ لینا دیکھ بایا اوسے جس دن داغ دل سوسے صو اسے گیار زبان سے بیخیز نہیں دیکھی ہے خواب میں جب سے وہ چشم فیما موقوف اک بنیش مژگان کو جی پونچا نہیں سخت کانی کا دین شاکہ میں کہ اک وہ طعین اند خون وہ ماہر آتا ہے آہ ہی رات کو ایک شہب سے سینے سے جو اوس کو لگا یا خواب میں موقوف عاجز ہوا اوسے کمر سے جان جان کی بیان حالی میں اوسکی ڈراموشی کی یاد
--	---

اوس طرف کو جب کیا نساج سا آتش قدیم
دیکھ لینا مہر و کشمیر آوی رہ گئی

ہیسا ساغر وینا بہ دل کو جو شمس مستی ہے
بجائے حق پرستی فضل گل میں ہی پرستی ہے

<p>ہمارے ٹیبل جان دامین عالمی کی ہستی ہے پرتی اگر تری اکیلا کے بندامی حور کستی ہے نہیز ورون پر جیون کی فصل گل میں زور تھی مرے دیوان کا ہر ورق پر یون کی لٹی ہے غضب جو خلق کہتی ہے عدم وہ ہر پستی ہے خوش باران کے میرے کشتہ پر بجلی پرستی ہے لے کر دیان بھی دیکر یہ مجلس عشق سستی ہے نہیں جو زیر پائے جاں تابوت و رستی ہے</p>	<p>جو کرتی عطر گل میں اوس گل رعنا کی ہستی ہے وہ حسن روزاقون نے کیل ہے شرف عالم اڈا کرتی ہیں اسے گل و جیان جیٹ کرینگی بند ہے مضمون پر مضمون حسینان زما سے میان کا نام ہے وارفتا ملک بقا و مان کا وہ ہون محسوس رحمت ساکنان و ہر عالم پہونچتا ہے خدا کو اکیلا اس کے باعث سے بھرے ہیں حسرتیں و ملین ترے کستی کی القائل</p>
--	--

تری تیغ زبان کا کہ طرح لڑنا ہم نین
سہی کتے ہیں اسے لسیا خ تہ لو اگر تھی

<p>یہاں ہر شے بات اکر و لکی کالے باہر قدم اب چال نے قاتل کر خالی تیر کوئی طوق و سلاسل کی مکالی تصویر کوئی اوکے مقابل کی کالے</p>	<p>کیا جی کی کوئی نرم بین قاتل کی کالے وہرات پر کر تے ہیں اغیار کر چلے گردش نے سرو باکی کیا پیرو با اب ناصح مجھے سمجھانے کو آیا ہے تو پہلے</p>
--	--

کچھ قدر نہیں ڈھکے میں ارباب سخن کی
نشاں رخ کو لازم نہیں جدول کی کالے

<p>یارہ لخت دل سوزان کیا بنگھون میں ہے مردمان چشم کو کیا کیا عذاب انکھون میں ہے قطرے اشک سے درخشاں بنگھون میں ہے مردمان چشم کو اک اضطراب بنگھون میں ہے دل میں اوکے غم کا ڈور حجاب انکھون میں ہے عندلیہ و اشک کے بلے گل لپ بنگھون میں ہے</p>	<p>اشک پر خون سے اگر رنگیں شراب بنگھون میں ہے یاد لہف پر سکس سے چٹاپ انکھون میں ہے گویم دندان صافی کا جو رہتا ہے خیال کان کی مچھلی کی دیکھی ہے ٹرپ ای جو حسن وہل کی شب بھی ہوتا ہے حاصل کام دل اس قدر باند ماتصویر اوس گل رخسار کا</p>
---	--

ہو گیا جب سے نہان انکھون سے وہ ہر دل عزیز

<p>ہے دل نسلح میں تابا در نہ خواب نگہیں</p>	<p>اس قدری جان تیرا انتظار آنگہوں میں ہے</p>
<p>آر ہے مقدم کو تیرے جان زار آنگہوں میں ہے تیرے شرگان کا کمان ابرو شکا آنگہوں میں ہے یہ نگہ ہے پاک برق شعلہ باز آنگہوں میں ہے سر سبک امی غیرت باغ و بہار آنگہوں میں ہے رات دن میان گردش نیل و رسا آنگہوں میں ہے کب سیاہی اور سفیدی آشکار آنگہوں میں ہے حور و سن کب سرمہ و نہالہ دار آنگہوں میں ہے</p>	<p>آنگہوں میں آیا دل پہلو سے تیری دید کو جمل گیا مانند خض جیسے طری تیری نظر عقل کو چستے بین او ترے ہیں یہ پر یو کو پر دو چشمہ حروش جسدن سے آیا ہے نظر میں ہفتید ایک ہی شیشہ میں اب دیو و پری پر نکالے یہ ہولی طیار اور لے کو پڑے</p>
<p>ہے بھرے نسلح کو زین میں یہ کب موجزن ضبط پایہ گریہ ہے اختیار آنگہوں میں ہے</p>	<p>آنگہاوس ترک سے گرائی ہے ضعف سا ضعف ہو فراق میں آہ ہے زبان زد وہیاں سدا ارے ضعف وہ ہے کہ عکس شرگان سے</p>
<p>یتیم پریش ہمو کھائی ہے نا توانی سے ناتوانی ہے درد وان او سکون ترانی ہے اپنی آنگہوں کو سہ گرائی ہے</p>	<p>کار عجبی بھی کچھ کر آئے نسلح نقش بر آب ز دگانی ہے</p>
<p>ہنہن بھتی ہے شمع حسن خوابان باد صحرے منو وے رنج دیو اینکو کچھ لڑکون کے پتھر سے سحاب تشنہ لب سیراب ہوتا ہے سمندر سے منو وین دوزخی سیراب ہرگز آب کو تر سے شرار آتشیں بھکیں لے آہن جو پتھر سے غم اسپند پر شیکے نہ آتشو چشمہ مجھ سے</p>	<p>ہو ایمین داغ دل آہ دل بتیاب و مضطر سے تصیوت سے جوے صدمہ منو دلو درے نا صحر جو صافی دل میں اور سے تیرہ دل ہی فیض پاتا ہو رتیبوں کو منو حاصل دیاں یار کا بوسہ جو سنگین دل میں اور کا اتفاق ایجا نہیں اچھا منو کچھ غم فلک کو دیو بھلون کے حال پر ہرگز</p>
<p>گلا کٹنے پہ بھی سوز غم بھران نہ زائل ہو</p>	<p></p>

کبھی بھتی سینن نسلح آتش آب خنجر سے	
خلق اوس ترک پہ مانگ کبھی ایسی تو نہ ستی بیکسی مین سینن لاتی ہے صبا ہی پیغام شاید آیا ہے وہ گل باغ مین ہر گاشت غیر کے دھوکے مین کہتے تھے جیسا کہ ہے چڑھ گیا دست جہنم زور پہ شامہ و رتہ آہی جاتا تہارہ مہر و مراگا ہے ماسہ حسن کو چپکا تو قتل عاشق بیتاب سے عارضہ تابان مہر و بیان عرق افشان مین دل شکستہ کو پہلا کب خوف و وحسرخ کا	خنجر خیم کی بسمل کبھی ایسی تو نہ ستی میرے احوال سے فاعل کبھی ایسی تو نہ ستی آہ و فریاد عنادل کبھی ایسی تو نہ ستی آر سی اور کے مقابل کبھی ایسی تو نہ ستی لکڑے ہوتی یہ سلاسل کبھی ایسی تو نہ ستی بے اثر یہ کشش دل کبھی ایسی تو نہ ستی کیسا گر زہر بنائیں کششہ سیاب سے میں تپکتی کسنی دیکھا ساغر قناب سے کشتی نکستہ کو کچھ ڈر نہیں گرداب سے
خسگان خاک نالون سے ہمارے چونکا اور تھے شہر و نعل نسلح انسان کو بکاوے خواب سے	
ہجر جان مین مجھے کیا کام ہے فریاد سے حادثات و ہر سے خانہ نشین کو خوف کیا شکل دل سے رفع ہووے کیا کسی کی احتیاج راستہ باز و ن سے ہو الفت سر طہر و کلا	مالہ زن پروانہ کب ہو شمع کی پیداوے طائر قیلہ خاک و ڈر مین صبا و سے کارسیم وزر نکلتا ہے کسان فولاد سے رابطہ ہے زلف تیان کو شامہ شمشاد سے
ختمی تو دنیا سے ایمن مین جوہرین نازک دماغ کبہ رنگ گل کو ہو صدمہ نشتر فساد سے	
یہہ دل سینے مین سرگرم بکا ہے دل عاشق کو مارا پیسہ دیکر ہر اک ٹھوکر پہ جی اور تھمتے مین مرو یہ پھیلی ہوئے زلف غیر افشان	نعل مین عند لیپ غوشہ خواہے وہا کیسے ہے پر خم اک چلا ہے قیامت چال سے تیری پیا ہے مضطرب اسن باز صبا و سے
کیا پردے مین قتل نام او نے	

جیسا قاتل کے ستمیہ رقصا ہے	
اوس کیسوسے پر غم کا تاشاؤ کرینگے	ہم دل کو گرفتار بلا کا نہ کریں گے
جز سچ و غم و درد و عالم کچھ نہیں حاصل	دعا ہے کہ اب عشق جوتون کا نہ کریں گے
کعبہ سجدہ اگر ہو تا سنگ درای بہت	بھوسے سے رہے یا وہ کچھ سجدہ کریں گے
جب عشق میں رکھیں کے قدم حضرت نساخ	
ناموس کا بھی پاس ووا اصلانہ کریں گے	
ہے محبت مجھ کو ای جان کیسوسے خمداری کی	رہم دل سے اتنی سہا یونافہ تاتبار کی
سخت دل ہو ہو کے خون آنکھوں نے اپنی پیگے	بوسہ لب پر جو اوس دلداری تے تکرار کی
ہڈیان گر گشتہ نعل لب جانان کی کھاتے	صرخ ہو جائیگی رنگ تاراش کی منقار کی
شناخ نرگس چاہیے بہر شتم نساخ کو +	
لکھتی ہے قریب او سکی نرگس بیمار کی +	
بیٹھے ہوئے کس کس کو بھلا یاد کریں گے	ہم تیس کا غم یا غم منہ یاد کریں گے
از بسکہ ہے اب او کو مری یاد فراموش	جب میں نہ ہوں گا تو بہت یاد کریں گے
ہے سب پہ عنایت تری اک ہمہ چاہا ہے	ہم کس سے بھلا شکوہ بیداد کریں گے
خاموش کیا ہے جو تری کم سخن	کس طرح سے ہم نالہ و منہ یاد کریں گے
جلوہ نہ ترا خواب میں بھی او کو نظر آئے	
ہم کو چہ اعیار میں منہ یاد کریں گے	
موندیوں سے سر بلند و کوہ ہو خارہ کبی	آسمان کے آبلے کو جز نہیں ہے خار سے
لشک سے میرے خط سبز تباں سر سبز میں	کشت و بقیان سبز سوسے ابر وریا بار سے
دل جلاتی ہے تری چال ای بت خورشید ر	خلق میں ہوتی ہے گرمی حر کی رفتار سے
میرے سوراخ جگر پر ہے نگاہ لطف یار	چشم غریبان کو سہہ الفت روزن و یوار سے
دوست کیا نساخ سے دیندار کو سیکھے وہ بت	
ہو وے کافر کو محبت منہشن کفار سے	

چشم بایک جان بخشش میں اشکوں سے بھر
دل عاشق ہوں پر پروتے ہے جو زمین مدام
کبھی دیوانوں سے رہتا نہیں زندانِ خالی
موسم گل میں نہ گلچین کا ہوا دامن خالی

خون کا نام نہیں ہے دل روشن میں مرے
نئے سے ہے ساغر خورشید درخشان خالی

جنگو ہے صحران پر ایسا وہ مرد و زمین
زخمی روزِ اہل جوہن نہوں اپنے کبھی
آئینہ قاسمے میں دل کے تیرا ہنسا جی بجا
لوٹن نالو نہر چارے سے بھیراں چمن

روشنی شمع باہر جالی ہے فانوس سے
راغ چٹ سکتا نہیں ہرگز پر طاووس سے
شمع کی ہوتی ہے زینت شمع و فانوس سے
دوچہ میں آئین برہن فرقہ ناخوس سے

سچے دل پر نور کو یاد نقاب روئے یار
پیریزن ہوتا ہے جسم شمع پر فانوس سے

وہ درخت پر وہ سحران دل بایک سے ہے
میں دور و زمان جان کر حجاب جوہری
شبہ ہصال میں کہ کبھی امید جینی کی
سے مشک سے بھی یہ کیسویا چنن زائد
وہ جاک چاک گریبان ہے دست و رشت سے
عروٹک کو ہے طاعت پر اسی غلور کریم
وہ اثر میں شعلہ ماسے آتش رخسار کے
وہ لکھتا ہوں جو ہر دم ابرو سے خمار کے
وصف میں درد زبان لہا ہے شکہ پار کے
انکھ عاشق کی گئی سستی ہے اسی پر کوشش میں
کیا مجھ سے محکمہ شاید نہ لہا پر دست سے
میں یاد عارض رنگین میں تخم و داغ تیرے

شمع میں بازو ہمتارے آئین فانوس ہے
دیدہ گریبان ہے جو میرا ہر اک قاموس ہے
اگرچہ بوسے پہ تنکارا اوس پر مرنے کی
کلا جسے بھی ہے خوشبو تر سے پسینے کی
رغوبی کر نیکی باقی ہے جانہ سینے کی
تمام عمر مین کی ہے جذبہ می نیکی
مور ہوئے خط شعاعی کیسویا خدار کے
کیون نہوں ز قمار خاصہ میں چلن تلوار کے
طوبایان ہند شیدا ہیں مری ہمتار کے
دیدہ حیران بنے روزن نری دیوار کے
مرے زخمون کو اسی جراح ٹانگوں اسفل سے
مبارکون پر چمن ہے فصل گل میں غنچہ گل

ہے شیوہ راستی جنکا کج نیک اور کچھتے ہیں جہاں دل در دہن عالی دماغوں کو ندین احت پاؤروے خوشے قشاشین دل ہر بیتاب پیش روے روشن جانان اور انور کا رنگ سوزش بھراں مین آنکھوں مین نہ ٹھہرنے کے شک	غرض کیا شانہ شمشاد کو کیسوی سنبھل سے کہ عطر ای بار کینج سکتا نہیں ہے مائے گلے مضطرب اسے بحر خوبی ما ہے بے آب ہے مہ کے آگے کب فروغ کرناک شبتاب ہے نار سوزان سے گزیراں شعلہ رویہاں ہے
--	---

خوبی قاست بالاسخ

یک قیاست مرو بہر لاتی ہے

سبزہ بہار عارضی رنگین اور اسے گا کمر پہ باوجود وہ کاکل و دھما آئی شو ذوق تو ای رشک جو باغ ارا	صورت خزان مین ہوتی ہے تہیل باغی
تیری آنکھوں کا کشتہ عاشق مضطر کا لشکر ہے کیون ہونہ مجھ کو عشق خط سبز رنگ سے دنیا سے تنک سے ہے مکمل بھگنا ضرور ہجر کے شہدے تیر دین مین نالو کیا کروں میرے دل کے باعث ہو فروغ حسن یار شکل لہو و تانین حاجت روا محتاج کا نہوئے رنج پروں سوا نشان کوڑا پین نہوئے مہرل دنیا مین خطرہ بسیر و پا کو معدوم ہوا جو کہ پڑا فکروں مین آہ سرد اپنی چوہے دو چہرہ کشتہ ہر زخم بھرتا نہیں سینے کا درے سونے سے جہاں مین شک دل سے ہوتی ہر راحت کسی میری گردن مین جو رنج ٹہری سونے کی	تو ادھی شبکو مرو سر ہاک بلا آئی اگر بہریت شتخ مینوا آئی تیری شرکان کا زخمی تیغ دن لکیر کا لشکر ہے دل کو سرور ہوتا ہے ای جان ننگ سے ایڑا پونختی باہن کو ہے کفش تنگ سے ہیکے مرقدین جو مردہ ہے وہ خاموش ہے روشنی شتاب کی ہو مہر کی توفیر سے فتح کیا ہو گر سنہ کو دانیہ رنجیر سے نہ اوسجے خار باہی ہمدردیا کے دہن سے کہ ہے رنگ روان کا قافلہ مخوف رہن سے پھرتا ہی مین جاگے کوئی ملک عدم سے بود اپنی دہر مین پوچہ سراغ کشتہ ہے داع لائے کا تھو دو کبھی دہونے سے نہوئے تشنہ لب سیراب ہرگز آب ہن سے سیم تن دیکھو لقتدیر لڑی سونے کی

پہن پر خون دلو ہے جو بڑ بڑ آوارہ ہے
 مہین واقف حقیقت سے کوئی کیسوی جانا ہے
 آگ لگو کاہر دم دل مرا مشتاق ہے
 روز آتا ہے وہ صیاد جسے لینے کو
 کیون منو میرے سخن میں اثر آبِ حیات
 بنجیل مرتے ہیں پر یہ خیال رہتا ہے
 شکل حیرت زدہ رہتے ہیں جوہیں اہل صفا
 نام سے کام منو مگر کہ توں میں
 جہان میں گشتہ نشین کا بھی دل ہے مضطرب
 جو طاس میں فراغت او کو دنیا میں منو حاصل
 مقابل ہووین مرد و ماد شمع طور کے کیونکر
 جوہیں کجا راؤ کورستی ہرگز منو حاصل
 اوڑھتا ہے کہیں ناوک کچھ سے نشا نہ
 آہ سحر دلو ہوئی ہے شگفتگی
 دنیا میں مہی خوش ہیں جوہیں صاحبِ بات
 بدی ہو جسکی خاقت میں نہیں جاتی کسی صورت
 خوف حیرت زدہ کو حادثہ دہر سے کیا
 خموشی سے بچے آفات دہر سے انسان
 او کو بھی میری جدائی سے ہو رنج

دوست رد کو دور مانو جنبش گوارہ ہے
 کوئی تعمیر کر سکتا نہیں خوابِ پریشان کی
 باغ میں غنچہ نسیم صبح کا مشتاق ہے
 لاکھ آوازیں سے بہتر ہے اسیری میری
 رات اس رشکِ سیما کی زبان چوی ہے
 کہ بات آئے گا گنج روان زمین کے تلے
 بات روشن ہوئی آستہ کی حیرانی سے
 خیر چوب سے گردن بھی کہیں کٹی ہے
 کہ مرغِ قند نامہ بقیہ از رہتا ہے
 اسیری میں ہو چکا سکتا نہیں کوئی گدائی سے
 شہ آہو نکا میری سائنا برق درخشاں سے
 نہیں ہوتی ہے چرخِ پیر کی ہرگز کمر سیہی
 ابرو کے تقویر میں اثر آہ میں کب ہے
 خندان ہو غنچہ باغ میں فیضِ نسیم سے
 گلزار میں ہے خذہ گل زر کے سبب سے
 سپاہی دور ہو سکتی نہیں رخسارِ زنگی سے
 کیا خطر غنچہ تصویر کو ہو گل چین سے
 رہا ہو غنچہ لب بستہ دست گل چین سے
 جان مشکل سے جدا ہون سے



<p>رئیس و در بعضا منصب علمدار و گرچه عیسی مریم بر آسمان نمازد چکانده شعله منعت تو نادر نرسون</p>	<p>سر قدم داد سکه نقش نسیل است بهرش گوشه نشین شاه قاب قوسین است اگر چه نشان ترا این چنین سخن شنید</p>
<p>ابا بجا گلیانک شوره آلیست که از میمنت ساقش پیوه سامعه سامعان رنگین نوا اسکندری یک پرده رنگین تر از برگ گل شاداب و نیلوفر دلماسی مستقر قان یک چشمه کار هنر پروری یکه من خندان تر از غنچه احمد سیراب یعنی در گاشتن کشید نظیر کلمه هزار اوا بلبل است که در پر تو شعله طور سخن چون عمرانی ارغی سنج چرخ مست گردیده و شیرین نوا طوطی که لذت مست حار از حلاوت شکری صفیر و پزیرش در رگ و ریشه نیشکر و دیده نیشکر شکری نیش خیز را از آهنگ رسا شکری نیش شکری و تحریر کلمه نند سنجان بلاغت را از اشک و زمره و پزیرش چون دلف که بکیر چ و مانی سرشار نوا نواش نویسن اشتر شکر خالی مستور جوشا جوش خنده رنگین ادائی پرو گیان نوا دروان چای طاق معانی را محرم خاص کج نوا غاره اما آشنات نکات را یگانه خواص از ماده طرز بلاغت آرائی تازی بخش جان ناتوان کالبد و آفاق و از صرصر خامه پیرانی سرگرم نفع ارواح نقاب معانی عاشقان بیان مشتاق بد بهر تفتشون انجم انتظام میا دین لفظه پرور و دین هفت گبند چرخ زن غنچه افکن بطنا کیکو که کوکب احتشام معسکر مخوری صف شکن و شاخ مسلسل در صد است باد نعم نشین نشان یونان زمین دانش و بنفش و گوهر شیشه چرخ نسبتان روشن دو دمان آخر نیش شبنم شاداب گلبرگ احمد که به کرسن از نظم تر سیراب افرازی پرور این بلیسان اخضر و ام رباع رونق از انتظام الفاظ شاداب اوسر لاده گیر روان الطاف محمد نالت عشر علوم تربت و رفعت منزلت بدین کمد و بلا عوده سر کرده کوکب کوکب احتشام میا دین وسیع صفوت و مروت چون پیشور و گرم روان صفاد موده غوص سجرا ناپیدا کنار عواطف یزدانی شنناوری آشناس قفقان غلط شریف سبحانی سر آمد تشنون مرغ چرخ و ککشان طلیعه در معسکر وسیع مناعت منازل و کشتن رفیع مرات به عقول ادلی منفصل فوای صوت از هیولان - موجود اشکال بر این ترتیب در ساحت آرا</p>	<p>از ابا بجا گلیانک شوره آلیست که از میمنت ساقش پیوه سامعه سامعان رنگین نوا اسکندری یک پرده رنگین تر از برگ گل شاداب و نیلوفر دلماسی مستقر قان یک چشمه کار هنر پروری یکه من خندان تر از غنچه احمد سیراب یعنی در گاشتن کشید نظیر کلمه هزار اوا بلبل است که در پر تو شعله طور سخن چون عمرانی ارغی سنج چرخ مست گردیده و شیرین نوا طوطی که لذت مست حار از حلاوت شکری صفیر و پزیرش در رگ و ریشه نیشکر و دیده نیشکر شکری نیش خیز را از آهنگ رسا شکری نیش شکری و تحریر کلمه نند سنجان بلاغت را از اشک و زمره و پزیرش چون دلف که بکیر چ و مانی سرشار نوا نواش نویسن اشتر شکر خالی مستور جوشا جوش خنده رنگین ادائی پرو گیان نوا دروان چای طاق معانی را محرم خاص کج نوا غاره اما آشنات نکات را یگانه خواص از ماده طرز بلاغت آرائی تازی بخش جان ناتوان کالبد و آفاق و از صرصر خامه پیرانی سرگرم نفع ارواح نقاب معانی عاشقان بیان مشتاق بد بهر تفتشون انجم انتظام میا دین لفظه پرور و دین هفت گبند چرخ زن غنچه افکن بطنا کیکو که کوکب احتشام معسکر مخوری صف شکن و شاخ مسلسل در صد است باد نعم نشین نشان یونان زمین دانش و بنفش و گوهر شیشه چرخ نسبتان روشن دو دمان آخر نیش شبنم شاداب گلبرگ احمد که به کرسن از نظم تر سیراب افرازی پرور این بلیسان اخضر و ام رباع رونق از انتظام الفاظ شاداب اوسر لاده گیر روان الطاف محمد نالت عشر علوم تربت و رفعت منزلت بدین کمد و بلا عوده سر کرده کوکب کوکب احتشام میا دین وسیع صفوت و مروت چون پیشور و گرم روان صفاد موده غوص سجرا ناپیدا کنار عواطف یزدانی شنناوری آشناس قفقان غلط شریف سبحانی سر آمد تشنون مرغ چرخ و ککشان طلیعه در معسکر وسیع مناعت منازل و کشتن رفیع مرات به عقول ادلی منفصل فوای صوت از هیولان - موجود اشکال بر این ترتیب در ساحت آرا</p>

غواصی قدسیه منتظم ضرب چهار گانه اشکال فضائل اربعه از محسن نتائج حمیده مقسم
 نقاط متعین تقسیم با مانت تعین نظر پسندیده مترجم اربعه شرف عرش معالی مناقب
 نظام کی غرض محدث تاسع عوالمی بنا صوب - بدو ریگانه معدلت محمی بر اسم اکام سره -
 بر ساد و ارفی شان و شوکت زنده کن رسوم قیامه - بیگار بیگی جهان هفتگی بکینه ناز و نگاه
 بکته رانی سبحان طلاقت - خان ذلاقت - شجوف شرف - سوجده معنی شکر - اعجاز
 فن - جاد و سخن شهاب علم خورشید پرچم - هشتی کوکب گردون موکب کوکب کوکبه
 صواعق و بدیه اکبر کبر اے کبار - زبده الذخایخ و پنج و چهار گلکار بهارستان شکل پسندی
 لاله کار زمین شگلان مجلس عالی مولوی عبدالغفور خان بهادر متخلص به نسخ شایخ
 قدس شایخ بر دیوان ناز تراشیده را نشان شگون - شاهباز فکر نبد پروازش آن طرف این
 صفت کاخ صید افکن در زیر کاسه گیر زدگر که ان از من جاس مصارعت مشاعره بشمار
 گیر بشورستان سخنوری از بکلمان ابریکه مناشره کشایش عقد باسه لایخیل بلاغت امروز
 در بندها و پلنای عصر دست از باد بروت شسته موج به ریشخند و سیاحی ملن و امصار
 مخصوص زبان شیرین بیانش و سیاحی بحور و انما بلاغت در بنده خامه گدیر افشانش
 در نیولای و یوانی زبان اثر و ترتیب فو و ده من و خدا سه من که طرفه کار سه دست بسته
 نموده از بسکه فطرتش یاد و ارادتش و رست پیستیار ای روشنان ابداع درین بنده زار
 ریخته چه در اندام شبید ز بهمت آیکخته و بکتر عرق ریزی پیشانی فطرتش از آبی که بکند
 آسمان آگهی این نیم قطره جلوه تراوش ریخته هر ورق دیوانش گوهرین پرند سیت پر از در
 آیدار استعارات شاداب - و بهالب از لالی متعالی صفایین سیراب پر پرو و دش عنا
 نا طوره بلاغت و حدیره رشاقه سرشت فصاحت و براءت تلح و درش در آری بر یقه
 در اطلسی لیلیان آسمان بهمین چشم زدن برق چشم می گیر و مردک حیرتبان - شرف نگاه
 سما شانش در ملاکو چشمک زن بر سر و سلبش چون دیده شما سیان در آفتاب حریت
 می پذیرد و جد او یوانی است شکر که از و نور زنگینی طرز زنگینش خاسه سر نخه که اعب
 شکر لای پیرین سخن بسواد و هند و سستان شکر زده است و حروف نشو و نما را شمار ایدارش

نه طراز تحریر بجافه نسیم قماش یافته که در پریناسه پنهان در سپیده سوری کوکب گلستان
 جلوه زنده است هر گوهر پاکیزه جوهرش در آبداری دریای نور و هر نعل شبیچر اغش را املع
 کوه طوبی هر صفی قطعه درواجر است که در آن از آبشاری تخمینه خاتمہ ریحان سرشت طوبی بهار است
 در جوش و جافه از خوبی جوشش بهارش به بهارستان اردی بهشت بهشت نخوت و خوش
 در خیابان صفای خیز بین اسطورهش ناطور گان خوشخوارم نظاره کلکشان از خنده و غفران
 ریز گلکاسه معانی سر و برگ نزد ما غنی گلستان گلستان اندوخته و طایه و سان پری جلوه
 گلشنکده جان از اوراق پاره طلایی زرفشان کاغذ دیوان شعله دایم حیدر خان چرخان
 افرشته هر لفظ صریح از نقاط شادابش خنده و دندان نما بر غنچه شبنم زده میزند - و جوش
 ریش تر خنده های از اهریس معانی پرده سامعه مسامع انجمن راز عرفان کرده میباید گیران
 سیاض صفی صفا خیزش را از نور استیلائی شریفه انفاطید پیضا در استین و سطر بر نور
 که از طبع یو اقیست برقیقه مضامین چون شاخسار غزل طور لعلان تجلی بر جبین مضمون رنگینش خیره
 طرزش لیل از تازه پیوسته سطرش پر از فسون ساحری غزلش شمع سحر سامری لفظش
 شیرین حرفش تکبیر لفظش تازه نزاکتش بے اندازہ -

لر ا م ت

آب از رخ سحر سامری رخبت	نشانی که رنگ ساحری بخبت
جاود چکد از زبان کلکش	سحر است همین بیان کلکش
خود شمع سحر نامه او	جاود نفسی بنامه او
جاود گرکان نور و زمین است	در رنگ چه سحر آفرین است
پردا رطبه از کمشان شد	کلکش که بصفحه در فشان شد
مقار شده ش چرخش گل	رنگ شغش که رنخت بلبس
گل رنگ نوا همسر از آواست	طوبی از او همین شکر خاست
گرگ است عدد تو شیر باستی	سرخ بهر ویر باستی

از بکه ابر طیر فصاحت و فیله باران احمیه بلاغت از عنبرین سواد غرلیانش ربین بارش بخیانی
 حقیق فوقیات ضم معانی و بر بنم سخنان ارادت کیش او و روشناوش و قدسی باوه مرداگان او
 سخن و ادبها بگلده السنه معانی آتش نمایان بونگ سر جوش در جوشا جوش و با این همه
 نوشاوش نوشین و جوشا جوش آن سر جوش لذیذ ترا از انگبین نشه شوق انجمن و الانیش
 بهر طبع سرشاران و و شتاب و لایمیش و و بالا و فواره قامت بلند اشتیاق تعاش که از جوش
 قلوب مشتاقانش سر سبز میزد سرش از سر لاده این هفت کاخ یک نزدیکان بالا با بکله از خاک
 خطه بنگاله این چنین صاحب جوهری که تر جاسته بل بهیچیک از از مننه نشان نتوان داد و چنانکه
 اوست فی زمانه تمام کسی نتوان بر دو چنین هنر و طبع و سخن و ذوق و درین سرزمین که خطه ابر
 از خاصیات مخصوصه اوست نه و شرفی است نه و جمیع نه بزرگست نه خور

بیت

که میکشت در دل کر زمین انسان شود پیدایا که میگفت از تنور خام این طوفان شود پیدایا
 هر شعر تر شیرینش لبالب از تیج ستین و صنعت اهدا و و نقیض صفت شریک سودا
 در زامش زیر سم گا و زمین در ضیض گرمی آتش برابر و قنات طبع و قناتش سر و رنگ
 بشده امام الشعرا نسخ البکلا از طنطنه تاج زر و نادر نادره کار و نور مستفاده
 از آوازی تلندانش تلن پذیرفت و زبان نادره که تیغه است آبدار چون نام تاج گویش کرد
 گوشش گرفت لمحه که عنان بر عنان تازان و او می سخنوری در صفت نعال صفت پیشتر
 زانوسه ادب نه کرده اند و جلوه از کف رها کردگان بوا و هنر پردی از اطفال بستان نشان
 نسخه برده اند

راسته

نه آب خضر آب است از لب معجز بیان او	نفس در دیده و این مریم از شرم زبان او
خوش خورشید و میدارد تلاش معنی روشن	بلند آوازی در نعلت شبه آسمان او
ز کلاک خشک او شعر تر و رنگین شود پیدایا	بهاره طرفه در جوش است از نخل خزان او
تیرا کردن اندر نظم تر که کشان و اند	نار و سوز و بر خامه پر وین فشان او

بزرگ غنچه منقار طوطی پشینی بریز است بسیحان سنجید بر دامن با عجز سخن یکن دم تیغ برنگ شمع سینه باید ز باغم را	بیشتری است رنگ نیشکر گلک بمان او نفس گم کرده دم پیش زبان کمته وان او رنگ گریه اگر تا دیر نمانیم در زمان او
---	--

تا از خام پاکد انسان اموات سقطه از موالید ملثه آستین است و آبادی این همه شتره الفواد
بدامن تربیت اکبره طلوع از بهر وضع درو استن کوکب یوحی بر اوقات سعادت اقبال و
و بدین ذلالت طالع را خیر و رشید شرافت دولت بے زوال و طعنه طلاق لایع باو

تقریظیکه قلم فصاحت رقم عنذ لیب گلشن سخن آفرینی و مضمون طراز
بیل شایسته زبانه رانی و دقت یقه پروازی مولوی جید الدین شتخلص
بعبسیدی باشند و پیدنی پور مترجم لیجن لیثو کونسل گویند مطبعت
شاگرد مولوی رشید الدین شتخلص به وحشت تحریر نموده

الحمد لله الذی افشاء دیوان الاکوان باحسن المطلاع
والصلوات علی من هو للنبوۃ الکبری خیر المقطع
و علی المستنبط ابیات الادیان : و اصحابه مقوم مضارع الایمان
بر دانشمندان واقف غوامض سخنی - و با هر فرمودات شیوا زبانی پوشیده نیست
که حضرت رب الطبیع و الاکوان هر قوس را بلفظ و هر طائف را به کلمه چنان آهنگ
نموده است که اگر چه نفوه و تمنطق باصوات کذائیه که بدان اقوام مختلفه در سلمات معانی
همدیگر مخاطب دارند و ضمائر و سرائر خود را و امی نمایند همین از رکیز اقتصاد اقتصار طبیعی
بپای مروی معاجت مخارج والات نطق ساخته میشده است، و بناچار از مقوله صنایع
بیایستد از قبل طبیعیات - ولیکن معنی از بدو فطرت تمرن آن صوت کذائی که قوس
یا شخص بدان از عهد طفولت متکلم است چنان در نفوس حکم میگردد که باخلاف از ان سیلفتی
یا آنچه دیگر که من و غیر از ان لجه یافت خاص که نافعش بران زود اند مغایرتی داشته است

بہت احراف زدن بخیلے عبیر و شوار۔ بل از قبیل محالات و مختلفات است۔ پس درین صورت اگر احدی از مسامحت فیضان عالم قدس دستگاہی پیدا کند کہ بفتح اجنب و حار بیگانہ یگانہ وار حرف زندیا کتابتے تدوین کند نے۔ بل واد فصاحت و شیوا زبانانی در وہ ہر آئینہ در خورشیدین و آفرین اہل زمان و زمین خواہد بود۔ و ازین جا ست کہ درین زمان نجومست تو امان کہ عہد بہبوط پیر ہرگونہ ہنر و کمال ست۔ و ادیب محقق اردو لغات و ہندوی لہجات فارسی میدان سحرانی۔ غارلس بہستان شیوا زبانانی۔ و حسم مبارکہ حدیقہ بلاغت۔ شجرہ مشرہ گلزار ضیاعت محو آسمان براعت مرکز دارہ جمہا سر کردہ شعراے ہندی زبان درہ التاج بقاعے شیرین بیان۔ آجکہ آب زلال سلسیل فصاحتش آتش دم گرم آتش دیان را سرد کردہ است۔ و قلم معنی رقم مانی ماناے او برگشتار شیرین ناسخ ہندی خط نسخ کشیدہ

نظم

سرد و سرخیل ہنر پروران شاعر و الاکمر نامدار پردہ جلا از زری از سخن آن ہنر آماے گرامی نژاد واروئے جان لعل روان پرورش مایہ جان است و غذائی روان سرد و کن آتش آتش زبان ناسخ از دگشتہ معانی شناس	شمع بہستان زبان آوران مانی صورت نہ کہ معنی نگار نقش بر انگیز پرند کن پاک ہنر پاک سخن پاک زاو قوت روان حرف نسو گشتش ہر گہر شش سخن دریاو کان ناسخ از دگشتہ بیان آتش از دگشتہ ہمین آفتاب
---	--

اعنی۔ شاعر بے نظیر ماحی و ناسخ اسم و رسم ناسخ دو بیر مور و مر اسم ایز و غفور خدمت والاے مولوی عہد الغفور خان بہادر متخلص بہ لستاح ڈیوٹی مجسٹریٹ و ڈیوٹی کلکٹر مہار کہ ہمانا در فن نعل سراسے و انشا پر وازی ہند کے و پارسی سیجا اردو با و صفت آنکہ نہال با کمال سے از خاک بنگالہ برخاستہ چنان واد شیوا زبانانی در راوہ

که همان ششغسه کلام مخمور پیاپی اسن سودائی بر سر میرزا ربیع السبوا در واده است و نجات
 اعجاز کلمات جانفای دی غنیمتیم ناسخ و آتش از کو فرسوده نگویند آجیا کرده چنانچه از بین آنخوب
 کلمات سحر سالتش همین دیوان است که اگر مشکینه حروف هر غزل آنرا بقلم نوز بر رخساره
 حور نویسد بی است - و شوق رشتک نور شایق طور مطایع چایم یاسے آن را بر پیشانی
 ناپدید و بهر ورقم زنده سزا - سر آغاز بهر سر وادش را با سر انجام آن از بسط است
 گزین چنانکه جان را با تن یار و روح را با بدن - مبادے ابیات آنرا با خاتم آن التیاف
 است همین چنانکه شرب را با ایندیا صبارا یادن الفاظش را با معانی آن خوشنم
 است پسندیده چنانکه رنگ ابا بل یا شیرینی را با شکر و معانیش را با بافتا آن نیکو خوشاوت
 است گزیده چنانکه بود را با گل پاکت را با عبیر شریفی الفاظش شیرینش نوشابه وار
 کام جان را شیرین کند - و پاکیزگی نجات حروف دل گزینش و باغ جان را معطر گردان
 سلامت عبارتش چون شبنم کوثر جان افزا - و شقاوت کلماتش چون سبیل بهشت -
 دلکش - تو گوئی هر حرفش با گلشک آینه است - و در هر سطرش مشکینه یاسے شهنشاه
 ریخته بر چاییش چایم آنور رخ آتش زبان گلزار جان - و هر سر وادش نغمه آموز عندلیبان
 بستان سر اسے سینوی سینوان -

منظم

بنام این چه سر واد چه چایم	چو دلف و لیران مشکین شامه
سواد سن چیست کحل دیده حور	بیا خشن مطلع نوز طلع نوز
عبادتش رشوق و جانفراست	مضا مینش لطیف و دلریاست
چو انفاس سحری هست جان بخش	بجان زار و امسوده لیران بخش
تقریباتش که ز نیت سخن جان است	غزال مرقع روح و روان است
ز آب کوثر جان پروریده	به بستان سنه ایدر سپریده
نخسته چایم با پیش و لفریب است	موجان عاشقان برده تشکیب است
ر سدر بر آسمان چون نغمه زان	خزیدارش شود نامید از جان

بیکر و بایزان چون بیتیکی خوش سراید چون از ان دستمان شیرین	بسا زودان نشیدی نغز و دلکش بہ نرم اصل و داران منہ ازین بہ ناز و حال آید ہم سیاح
--	---

از سحر و سہیانی ہائے خودشن و در اوراق این چہستہ دیوان - خارق این محال عادی
شدہ و خوش بر زمین آن قضیہ کلیہ استہزائیہ گشتہ است - ایرد و بیان آفتابین
آن نہال سر بلند گلشن فضائل را با این فضل و کمال و بہی و کسی تا ابد الابد برقرار داشتہ
از شایم کلمات اعجاز ساقش مشام مانع نظران سخن آفتابین را منہ و معطر دارا و -

تاریخ ترتیب این دفتر بے مثال من مصنف

حاصل ہے چمن کو آبداری رنگ اپنا جا رہا ہے شبنم سوں سے بھر ہے دامن گل	ہے جلوۂ فصل نو بہار سے منہ گل کا دھار ہی ہے شبنم پر در سے ہوا ہے دامن گل
گوہ پاکہ ستارہ کا ہے پیالہ کیا رنگ و کمار ہے شبنم	ہے نیل سے سرخ چشم لالہ شبنم کی بجائے ہے شبنم
دکھلا رہی ہے بہار اپنی دکھلائے عجب بہار میں رنگ	سوسن ہی چمن میں ملو مٹی صد برگ میں سو نہار میں رنگ
بر غنچہ کے سر پہ عمامہ اک عارض خورشید ترن ہے	ہر تخیل کے برین سبز جامہ اک روئے صبح یاہن ہے
اک دہوم بہار کی پڑی ہے خطا جس سے بخل ہے خوش خطو کا	نرگس لیے جام گل کھڑی ہے سر سبز ہی اک طرف کو سبز
سنتاد نمونہ قیامت دیدار چمن ہے فرحت انرا	ہے سر چمن کشیدہ قیامت منہ سرخ خوشی سے ارغوان کا
ہین جان کو پیار سے نخل گلشن	سر سبز ہین سارے نخل گلشن

<p> کیونکہ نہ عین ہو قلب عنوان یہ ہے تے ہیں کسی طرف کو گچھین کو کو کی صدا سے منتر ہر پا ہے کیا کسی طرف کو خدا کیا کیے ہمار پر چسپ ہے ویکہا ہے جو گل کار و سے خدا ہر نخل چمن ہر ابرہہ آ باقی نہیں ہوش بیلون کو عالم فی عیش سے ہے مدہوش دنیا کا خیال ہے نہ دین کا ہر ہر جہین فرشتہ خلعت یان دست درازی اور وہاں شرم دشمن کا ہو ہوا ہے پانی و زرات ہے شغل ہے پرستی اب جمع کروں میں اپنا دیوان ہوں بلبل باغ نکستہ دانی گردن کو جھکائے بود لامہ تھا مقصد اپنا ابن و اکل پستی میں دکھائے ہے بدنہی دیوان یہ ہوا ہے تباہی پیراستہ دلربا ہے دیوان شعلہ یہ چراغ طور کے مین منور بھی جو دیکھے ہوئے مقول </p>	<p> میں رشک بہشت باغ و بہتان پہولی ہے کسی طرف کو سرین اک سمت ہجوم مست یوں کا طاووس کسی طرف کو رقصان جو مرغ چمن ہے نغمہ زن ہے بدست ہے بلبل عنبر نخوان بیوون سے زبیں لدا ہوا ہے ہے من سے جوش جو گلون کو ہر مستی وہ ہمار کا جوش کچھ دہیان نہیں مجھے کہیں کا آغوش میں اک پری سی صورت بازار نیاز و ناز ہے گرم ہے دور شراب ارعوانی سینے میں بھرا ہے جوش مستی ایمن مرے دلگو یہ ہوا دہیان ہوں والی کشور معافی لون ناتھ میں جگہ ٹری میں خاک خوشگورے کیون ہندوین فاکل کی ہے جو کہیں خیال سید ہے خون کر کے بہا دیا ہے دل جیا آراستہ دلربا ہے دیوان مضمون سب ایمن نور کی مین ہے والی ملک نظم مضمون </p>
--	---

صفت سے مراد غزل بھری ہے	اسلمان کی جان کو بیکلی ہے
ہیں ریشک ہر دوح لفظ سارے	افلاک ورق میں حرف تارے
مضمون کی ہندشیں ہیں کیا مٹا	آئینہ دل کی شکل شفاف
معنی غزلوں کے وہ صفا ہے	آئینہ قدرت حسد ہے
غزلوں کی بیان ہے جو سیاہی	ہے سرمہ چشم خوش نگاہی
مضمون ہے جو صاف آشکارا	ہے نقطہ و حرف چاند تارا
اشعار جو لغت میں لکے ہیں	اعد ابھی درو دیڑھ ہے ہیں
اصحاب کی جو لکھی ہے توصیف	دشمن کی بھی ہے زبان پر تعریف
محبوب جہان ہے نظم میری	مطلوب زمان ہے نظم میری
سنہتی جو میری غزل بیتا	کب شعر جمیل اوسے خوش آتا
یہی بھی کہی جو دیکھ پاتے	مضمون کی غزل کو بھول جاتی
غزلوں میں سے شعر ہیں جو پائین	ارباب سخن اوسے چہا پائین
ہو پاک کلام عیب سے کیا	بیدار مہن ہے مد کا چٹرا
انصاف ہے سیرت بزرگان	انصاف ہے خصلت بزرگان
ہو دین گے اگر بہتر اعدا	کوئی بھی تو منصفی کرے گا
ہو جو ہر یون کہ قدر گو ہر	پہچانیکا غیر خاک پتھر
مضمون جو نقطہ پر ہے مکہ	بہی اوسے سمونکتہ پرور
مضمون کی بیان کمی نہیں ہے	افکار کو بر ہے نہیں ہے
کیا کہیے غرض کہ کیا ہے دیوان	معشوقہ خوش ادا ہے دیوان
تاریخ کی مٹی جو استلارے	باق نے زراہ دوستداری
مصرعہ کیا مجھے عنایت	دیوان ہو کہ کس نعمت

ایضاً

اچھے دن ہیں یہ سال اچھا ہے

مترود اسے شاعران مارکی ہے

کہ مرتب ہو امرا دیوان
دل حاسد کو چھوٹا کر دیتا ہے
شعر ضمیمہ زمانہ، بین مجنون
کیں ہیں چاکا ہیان جو ہر وقت
نظر آتا ہے معنی رنگین
مردہ دل زندہ ہوتے ہیں شکر
حرف ہر ایک شعر و شہین
کیون نہ دیوانہ شعر پر ہوجاں
لکھا جس شعر میں کہ حال خون
وصف چشمان مست ساقی سے
حلقہ دام چنگے میں لفظ -
تغزلین مشکل نہ مینوں میں لکین
سید ہے سید ہے لکے میں شہر و صفا
تغزلین ایسی مست لکین
پلوے انوری دباقی ہے
ہے عظیم المثال یہ دیوان
باغ شہزاد کی حقیقت کیا
اسکی تارخ کیجئے موزون
پیسوی سال کا جو وہ بیان آیا
حرف منقولے کے خامہ نے
جو کہ ہے خوش ملاش او طرباع
دہر میں جو بلند فطرت ہے
جو کہ ہے خوش خیال معنی یاب

جو کہ اک تو لرباسے رخا ہے
شکلہ دیوان ہے ہیو کا ہے
اپنا دیوان رشک یلی ہے
ایک مضمون مانہ آیا ہے
دل کو جب خون کر دکھایا ہے
جو غزل ہے مری مسحا ہے
گویا اک مردوش کا چہرہ ہے
لفظ ہر ایک پری کا ٹکڑا ہے
وحشت انگیز ایک صحر ہے
دارہ دار حرف مینا ہے
جیکہ مضمون زلف باندہ ہے
منکر کار و در آرمایا ہے
بانگے ٹیڑھوں کا بل مکالا ہے
ہوش صائب کو بھی اڑایا ہے
جو غزل ہے مری قصید ہے
نہ کسی نے سنا نہ دیکھا ہے
گلشن عدن کا نمونہ ہے
یہی دل کو خیال آتا ہے
تو ہونڈھ کر فکریں مکالا ہے
نقش شہنشاہ دوست لکھا ہے
جو کہ فکر لب برکتا ہے
جو فصیح و بلیغ دیکتا ہے
جسکو اس فن میں کہہ سلیقہ ہے

بہرہ علم و ہنر سے ہے جس کو اوس سے کشاخ بیرون درویش چشم انصاف سے اسے دیکھیں	عقل سے جس کو فیض پہنچا ہے دل کو میرے ہی تمنا ہے بند کوزے میں ایک دریا ہے
--	--

ایضاً

مرتب ہوا اب یہ دیوان اپنا بھری ہے جو تقریب اصنام ہندو ہیں الفاظ ابیات پر کوز سارے جو دیوان میں جو حشت دل کا مضمون زمیں وصف گیسو سے خوش ہوا ہے ہے جس شعر میں وصل و لیس کا مضمون لکھے ہیں جو دیوان میں شکر چپ کر ہوئی سال بنگلہ کی جو چھک خواہش بری نظروں سے دیکھیں گریب دیوان	کہ ہے غیرت و رشک و امان گل چین ہر اک بیت ہے رشک بت خانہ چین سجائے کون شکر کو سلک پروین ہر اک صفحہ ہے دشت تانار و ماچین ہر اک حرف ہے نافہ آہوے چین وہ کافی ہے کشاخ کو ہر تشکین تو ممکن نہیں اوس میں دخل سخن چین لکھا میرے عامر نے مضمون رنگین تو ہوں یا خدا کو رچشکان بدین
--	---

ایضاً

مرتب ہوا اب یہ دیوان اپنا صفت جادو بیاتوں میں جو پوچی جو پڑھتا ہے وہ ہوتا ہے جس کو جو پوچھا سال فصل تو قلم نے	ولا پر سحر ہے دیوان سن کہا پر سحر ہے دیوان سن بجا پر سحر ہے دیوان سن لکھا پر سحر ہے دیوان سن
--	---

تاریخ بطور نو

دیوان کا سال نکشہ سخن	جس لفظ سے چاہو تم نکالو
-----------------------	-------------------------

اعداد کو اسکے جمع کر کے پھر ایک عدد ڈھانکے اور پھر پھر طرح دین میں کر کے اوست پھر سٹھ پچھراو سو ضرب کیجئے باقی جو ہے وہ ہومضاعف	میں چار پہ آپ ضرب کیجئے دس پر کرین ضرب نکلتے پرور جو کہ رہے باقی طرح دیکھئے کم کیجئے دو صد پچھراو سو سے کچھ شک نہیں مکمل سال شریف ۱۲۵۴ھ
---	--

ایضاً

جب مرتب ہو گیا دیوان مرا لیکے پس اعداد زیر و بنیات دوسری تاریخ کی جو منکر کی	سال فصلی کا مجھے وہ بیان آگیا گلشنِ خداداد خامہ نے لکھا شعر و گلشنِ طبع رنگین نے کہا ۱۲۵۴ھ
--	---

تاسخ ترتیب دیوانم از تاسخ انکار احلم علم از زبانِ فضل
فضلاً دیوان مولوی فیض الدین حیدر خواجہ صاحبِ مہر و مہر

بیاباے باسحق و مساز ہر دم ز دیوان ملت آوازہ بشنو طرازِ خامہ رنگین بیابا نے صعودِ مہر و مہر سے طرازی تسے از مہر و دیان سہرہ یورہ او نام مشہور شِخ خاص میر چچا آوازہ ہر از وصل تریاق سیم چچہ دیو دیو سے نشان و داد ز میں شوقِ خج کہ دروے چید و ہم اگر زنجیرِ خط در پائید سے	بر عنائے سخن گلزارِ مہر و دم کس مارا شنیدی تازہ بشنو سخن را پایہ برگزین برسانے سجود آستانِ عشق بازے وے براتش از حسنِ پشتہ بہر موصول و مجھوشِ تخلص یا عجازِ قلم و رطے اوراق سواد آبِ حیوانی نشان داد غزلہا چون عنبر ال آمادہ ہم از دام لفظ مضمونش پریدے
--	---

۱۔ سندھ را در آستان عشق می جو تخلص کیو

<p>سخن از فیض او تشریف نو پوش که آب رفته است در جو در آمد سخن گور سخن آمد شریدار پای هند سے بتان چار و نوشته ور شاو اب از دها سکه و سکه خراب جلوه مستانه است باد</p>	<p>نموشیها از جادویش سخن گویش سخن راز و خاموشی سر آمد نیاز و ناز را شد گرم بازار گیرش سهل اگر او نوشته نوشتم سال از ایمان و فکر روادین اگر دیوانه است باد</p>
ایضا	
<p>کز نظم کشد برشته پر وین هم طرح نگارخانه چین در کشور لفظ بست آیین تاگاه زبان متکرر نگین الف و مائین است و سبعین</p>	<p>سند سخن و مثل بند دیوان عجیب و ادب تربیب بکشد طلسم گنج معنی من بودم و صحبت بجهت سالتش در صورتی و معنوی بهم گفت</p>
<p>قطعه تاریخ ترتیب یوانم از نتائج افکار نبض شناس قدیم و مزاجیان سخن خواجہ عبد الرحیم متخلص بہ صبا کی از تافنی ریسیان شہر ڈاکہ</p>	
<p>سناخ مجسم بلاغت گنجور حنہ نصیحت افزایش پایگاہ رفعت سیرین سخنانش از ملاوت آن سعدن و محسن بلاغت زان مائدہ ربوبہ آقاوت ہر شہر پر است از لطافت</p>	<p>آن پیکر فضل و جان معنی نقشاد عیار خانہ نظم ازت کر بند او سخن را بستزدان حرف گیران گسترده چہین خوان معنی چسبند تمام نکتہ چینیان گنج ب موچگونہ عیسی</p>

<p>دیوان خود پیش پے افانست پیدا شدہ سعدی ملاح فرمود کہ محبت ان نصاحت ۱۲۷۹</p>	<p>در سال مکرچو داد ترتیب شوریت بخشش جہت کہ درنگ یاقت بعد از سال ترتیب</p>	
<p>من عبد الوہاب متخلص بہ رحمتی باشندہ ہوگی</p>		
<p>جز پند نباشدش مصارف تسقا منہا کدی المارت منظور صاحب مشارف روشن شد از ان نگاہ عارف ان حیرت مطالعہ تعارف ہل انت للفظ نصارف کار دار حقیقت معارف</p>	<p>این یک نقد باشد از شعر من حکمتا کوضتہ زراک این تحفہ ز بہرستان است در جلوہ چو شد عروس اوراک دیباچہ معرفت چو باشد بیزان نقش است و تعریف تاریخ مرثیہ آن سے است</p>	
<p>از مولوی عصمت اللہ متخلص بہ الشخ باشندہ پند و ناسخ کرد مصنف</p>		
<p>حضرت نساخ کا دیوان مرتب ہو گیا صاف عالم ہے کلام سعدی شیراز کا مکتہ فہمان زمان گر غور سے دیکھیں ذرا شکل مہزون مثل آئینہ نظر از صفاء رنگ سپہ آئینہ حیران کی صورت بزم کا شعر میں سبک گزرا لفظا و سببے بہا طوطی شیرین زبان ہیں عندلیب خوشنوا ہر طرف سے ہیں بیاہوتا یہ شور مرچا بدلی شیراز کی ہی روح ہو جائے لندا</p>	<p>کیون نہوین مکتہ بجان زمانہ خوش بھلا طرز ادب کے شعر گوئی کی ہے سسل التمنع دل سے خاقانی نظیری کو بہلا دیوین ابھی بانہ ہتے میں اس صفائی سے وہ جینما و صفا ادھکا طوطی بو تاسے شاعر وں کی بزم میں وہ غزل پڑھتے ہیں موتی روئی ہیں ساجد نغمہ سنجی زمرہ پر داری او کی کیا کہوں ابھی تفریق پڑھتے ہیں جسد م وہ بزم شعرین دیکھو او کے کل اشعار کا جو رنگ شوخ</p>	

<p>طوطیان ہند کا دم بند ہو جائے زمین نیرت چرخ برین سارے زمین شہر ہے زلف پر پنج پر دیوان کا جو کلبا ہے حال بادشاہ حسن کے گیسو کی لکٹی ہے صفت زلف دم سے خوب دیوان کا ہے مضمون دور چشم یار کے مضمون سے چکر میں بین لعل جان بخش پر دیوان کی وہ لکٹی صفت خال مشکین تباں ہند کا کلبا جو صفت اپنے قلب صاف کا مضمون کلبا جس شعر میں بانہ ہی میں جس شعر میں مضمون تیبائی ولی وصل کا مضمون وہ چپان ہے کہ جسکے صفت میں الغرض دیوان ہے او کا نیرت باغ خان دیکھ آنس میں کیا تاریخ جادو کی کسی</p>	<p>میل غامہ ہوا دن کا جس گٹری ٹنہ ہوا عدن ہے ہر بیت ادنیٰ حرف نفاطہ تھا دارہ ہر حرف کا ہے حلقہ دام بلا مصرعون پر شہر کے ہے عالم بال ہوا ہے سفیدی اور سیاہی شعر کی صبح و مسا مشرقی وزہرہ و کیوان و خورشید و سما جسکو شکر حضرت بیسی کا بھی دم ہون حرف کے نقطہ میں گویا دوزخ شکار تھا بیگان اور بیت پر ہے عالم عرش ملا اضطراب او میں سے شکل طائر قبا حرف ہوتا ہے میں ہے میر سے خارج جدا غیر مضمون کوں کر سکتا ہو و صفت ادا آج ملو سحر سے دیوان ہے تسار کا</p>
--	--

ایضاً

<p>خاک کہ دیوان سرے استاد کا خبر و اقلیم صفت میں وہ میں وہ عجب شاعر نادر کی مزاج اونکے جو شاعر ہیں استاد میں شعر میں بانہ سے ہیں جو معنی بلند صاف جو سیر سے ہے بندش ہوا لفظ جو میں باغ وضاحت کے پھول یہ جو سیرت ہوا دیوان ہے دیکھ ہمارے ہوئی از حد خوشی</p>	<p>آج اسے مجبور مرتب ہوا بادشہ ملک بدائع میں وہ چنگا کہ ہم سر نہیں دینا میں آج فکر ساسے سخن ایسا جو حسین ساکن افلاک کے میں دل پسند جان سے ہے گوہر صافی فنا حرف میں گلزار بلاغت کے پھول آج تو یہ ہے شاعر و ن کی جان ہے خاک میں پر سکے تار و رخ کی</p>
---	--

<p>بس سن فضلی کا جو دیوان لکھا گو ہر منظوم قلم نے لکھا</p>	<p>اب ہر گویا دیوان مرتب حضرت استاد کا مصنوع عالی و بلند کیسے ہیں باندہ ہر شعرین</p>
<p>از ششی عبد الرحمن باشندہ کلکتہ تخلص موانج ماب محافظ بزرگ داوری گاہ مانی کورٹ کلکتہ شاگرد مصنف</p>	<p>اب ہر گویا دیوان مرتب حضرت استاد کا دیوان نقل ہر ایک اسکے رشک و امان جو اس پر</p>
<p>کہ ہر ہر شعر اس کا عزت گلزار خبت ہے اگر منفس ہی ہے کوئی سخن فہم او کو دولت ہے کچھ ہی ہر شعر میں اوسکے پر یونہی صورت ہے جو مصرع ہے وہ گویا ایک پری پیکر کا قافیت تن مضمون گویا نور کا پہنایا خلعت ہے جو فقط حرف پر ہے قطرہ باران رحمت ہے جو اس میں حرف سب جس شعر میں مضمون درج ہے اگر الفاظ رنگین ہیں تو مضمون خوبصورت ہے کما یہ فکر رنگین نے گلستان مسرت ہے</p>	<p>مرتفع مانی و ہزار کا فحلت سے ہے نہان جو حرف دائرہ دارا و ہمیں ہی ہی عارض روشن کیا معنی کو جو آراستہ الفاظ روشن سے گھٹا خط کی سیاہی برقی تابان معنی روشن سے میں لفظ سارے وصل کا مضمون جو لکھا نہایت شعر میں ترکیب اچھی چست ہو نہایت ہوئی موانج جو خواہش مجھے تاریخ کی ناگہ</p>
<p>از سید محمد علی باشندہ کلکتہ نواسہ میر شیر علی افسوس تخلص مسرور مصنف</p>	<p>اب ہر گویا دیوان مرتب حضرت استاد کا مصنوع عالی و بلند کیسے ہیں باندہ ہر شعرین</p>
<p>پہلو میں ہر شعر کے جسکے نہان ہو گلستان گویا بنایا ہے زمین شعر کو اب آسمان ہر شعر میں مضمون رنگین اسطر سے ہو نہان ہر صفحہ دیوان فلک ہر سطر رشک گلستان حیرت زدہ ہو دیکھ کر سحان وائل بیگان طولی کی صورت ہو گئی حیران بزم شاعران سن سن کو ماسہ کیتے ہیں اعجاز اس سحر تقریب اس دیوان کی ممکن نہیں ہو دیوان</p>	<p>جس طرح پر دے میں نہان ہو شاہد زیا کوئی ہر لفظ ہے عقد رشیا حرف ہر وادہ میں ہر شعر سے اونکے ہوئی بھر فصاحت و سخن مضمون جو ہر شعر کا ہے صاف شکل آئینہ پیکر کم نہیں تلوار کی بندش و بندش شعر کی ہر موی تن کر ہو زبان گہر بن ہو ہو دہن</p>

تاریخ کی جہدم دل سرور کو خواہش ہوئی | اکی ہدایہ غیب سے دیوان فقیر درشتان

از مولوی واحد علی تخلص بہ محمود خلف الرشید مولوی عبد العلی نامی
زمیندار دھاکہ شاگرد مصنف

ہوا جمع دیوان استاد کا ہوا ہے مرتب یہ دیوان جواب ہو جس شعر میں درج مضمون وصل نہا نے ایسا نہ لکھا کسی ہوا سال ترقیب کا جو خیال	کہ دیوان ہے وہ عجیب غریب سخن نظم کے لڑکے ہیں نصیب وہ الفت کے بیمار کا ہو طلب غرض ہے یہ دیوان نہایت عجیب کہا دل سے ہے نغمہ عند لیب
---	---

ایضا

جو مرتب حضرت نساخ کا دیوان ہوا تکرتی تاریخ کی آئے صدایہ غیب سے	دل میں اپنے جوش ای محمود پاپاشی دفتر استعار زبیا کہ یہی تاریخ ہے
---	---

از نبیان محمد حسین تخلص بہ مشہور شہزادہ شہر کلکتہ شاگرد مصنف

مرتب اب ہوا دیوان حضرت استاد لکھے ہیں حور زادوں کے وصف دیوانین لکھا جو آئینہ رویوں کے انتظار کا حال ہر اک مصرعہ موزون کے وصف کیا کیجے خیال آیا جو تاریخ کا مجھے شہور	کہ اوسمیں مصرعہ موزون جو جو قیامت ہے جو بیت اوس میں ہے گویا کہ باغ جنت ہے تو وارثہ جو ہے حرفوں کا چشم حیرت ہے کہ جس سے سدرہ و طوبی کو بھی فحالت ہے مرے قلم نے لکھا گلستانِ فکر ہے
--	---

از خواجہ نبی بخش جو کشتیری تخلص بہ محمد شاگرد مصنف

مرتب اب ہوا دیوان مولوی نساخ	کہ حسین شکرے روشن ہر ایک صورت تہا
------------------------------	-----------------------------------

لکھا ہے کوئی تباہکار جو وصف دیوان بین لکھا ہے شعر میں جو وصف بازی طہندان لکھا جو عارض پر پور خوشنظران کا وصف خیال مجھ کو جو تار بیخ کا ہوا محسوس در	ہے لفظ بشعر ہم اوسکے گمان میں امتد توصاف ہوتا ہے اوسپر گمان بازی گاہ تو حروف جتنے ہیں شعر و نہیں سپہیں صولہ نذر اس روش سے نہ ہی خیال خوب ہوا
--	---

آفرینشی اسد عرف علیجان باشندہ ضلع ہوگلی تخلص مجھو تر شاگر ہوصف

پاکے تربیت چمکائے دیوان ہیں وہ نور شید سرج فضل کمال ہیں وہ جمشید کشور سے عشق شیریں خوش خیالی ہیں پر گیا صید طائر مضمون جو لکھا وصف نابک ترکان وصف گلہ کا حال لکھ کے کیا جسین لکھا ہو قلب صاف کمال کیا بجلی کو دام لفظ میں بند وصف چشمان است سنکر ہو کھٹے لکھائیں حاسد کینت ختم می وصف چشم میں ہو شعر او لکھا مضمون جو دیکھ روشن صا نخل فردوس شعر مصرع شاد بندش صاف صورت الماس او لکھا دیوان ابر نیسان ہے کئی تار بیخ میں اسے میخوڑ	میرے استاد کا رنگ مست در شاداب درج علم و ہنر اور مالک سخن کے اسکندر خسرو کو کوہ کن سے ہیں بڑھکر خامہ اونکا ہے باز کا سپر مرکزوں پر ہے عالم شتر صفحہ ہر ایک پھول کا دفتر صاف وہ بیت ہو خارا کا کھر جو لکھا حال خاطر مضطر شعر مضمون کی سنکر کو چکر تین خامہ دکھائے جب جو ہر لفظ ہر اک شراب کا ساغر سرم سے ہو سفید روی قمر پھول لفظ ہیں اور حرف شتر شاہد شعر کے لیے زیور شعر ہے ہر ایک گو ہر تر ہے یہ دیوان عشق کا دفتر
--	--

او استاد کا دیوان بہ مرتب ہو رہا ہے یہ شاعر و	کچھ عین کا کر و امان ہے اسے کہے جاسے یہ راہ و
تاریخ کا مسعہ کہما منور نے یہ ایک بیک	استاد کا دیوان بہ مرتب ہو گیا ہے راہ و

مرتب ہو گیا ہے حضرت شاخ کا دیوان
 لکھا ہے جلالتے کا حال جو پرہ نشینوں کو
 ہے تاریخ جو اسے نور میںے فکر کی تاکہ
 کہ جسکے دیدنے مجھ کو مہارِ تازہ دکھائی
 تو نقطے حرفوں کے میں مردِ چشم تماشا
 بنایا خ گملِ حسنی صدا یہ غیب سے آئی

مرتب اب ہوا وہ ستارہ کا سر دیوان
گمان ہے قطعہ گلزار کا جو صفحے پر
ہر ایک صفحہ دیوان ہے رشک باغ بہشت
لکھا جو شعر میں وصف نقاب و روی نگار
زبیکہ وصف سہی قاسم کا لکھا ہے
لکھا ہے شعر و تہریف چشم منتان میں
بسم بت غنچہ دہن کے وصفون میں
لکھی ہے جو روشنی جو شعر میں تہریف
بجھ رہی ہے آنکھوں کی تہریف سے غزل کی ترل
ہے شعر میں صفت انتظار آیت نہ رو
ہے وصف داغ بین روشن و شعر حضور
رزم کیا ہے جو حال اپنے جو شش سودا کا

سنا ہے نغمہ سرائی کا او سکے جو شہرہ
زبان غنچہ سے پوچھا جوینے سال اتی توں
چمن میں بند و مہیل غنچہ نوان ہے
کہا یہ ہنسکے کہ ایک بچہ نوان گلستان ۱۲۷۹

از منشی وارث علی تخلص بہ ضیا باشدہ ڈھاکہ شاگرد مصنف

<p>انہوں دیوان مرتب ہو گیا دی حدائے مرصعہ صبا جسٹیل خوبون کا بھی مل ہوا من مطلق جلوہ صبح عید کا یا کہ بیت المد ہے نام خدا سر دہے وہ گلشن فردوس کا ہوش اور تباہی نیم غلہ کا صورت معنی ہو جہین رونما ابروی پر خم کی تختہ ریشنا بس جگہ ہے چشم کا مضمون کیا جب سنا بند و مسلمان ہو گیا غیر کو جہین نہیں بننے کی جا یا پے ماسد ہے موسیٰ کا عصا اس قدر عالی ہے مضمون شعر کا شاید فلی نے مجھے یہ کہا شاید مضمون یہ ہو حسن و ضیا ۱۲۷۹</p>	<p>شکر مد مضرت سناخ کا عرش سے تا ویش ساری غلج واد و اکیا خوب یہ دیوان ہے مطلق اور سکا مطلق خوشہ ہے بیت ابرو سے بتان سناخ و حدقت قاست بین و موزون سننے ہی مضمون لف کا رخاں وصف روبرو صفا آئینہ ہو بہر ادا جو ہر شمشیر ہے تختہ نرگس کا عالم ہے عیاں خال رخ کا ہے یہ مضمون پر اثر ہے وہ مضمون و مان ننگ ننگ خامہ اور کا یا کلیہ گنج نطق عرش پر ہے شعر مضمون کا و مان دیکھا اس دیوان کو جو میر غینز منکر ہرگز تو عکس تاج کی</p>
---	---

از منشی لاجپا ام باشدہ جلال آباد ضلع قسطنطنیہ بطا شاگرد مصنف

طابا ناسخ کا دیوان مرتب ہو ہوا
حال عالم اپنے شہر نے ہوا جلاوہ نما

سال کا مصراع فلک گو ہر افشان نے لکھا	کائنات جمید یہ دیوان ہے قتلخ کا
مرتب ہو کیا سانح کا دیوان	از محبت لی حکیم تیرے فعلی متخلص مست شاکر و شید خاں اکرام احمد ضعیف
سن فصلی بین بیت تاریخ لکھی ہے	نہیں دیوان وہ جسمہ بلاغت ہے در شاداب عمان فصاحت ہے
ارسالک مسالک طریقت فارس	بہر پریشان باشندہ وانا پور شاکر و مولوی ذاکر علی واکبر خاں
تاریخ ای پریشان رضوان فلک سے بولا	فلان کا جو دیوان اب ہو گیا مرتب غیرت وہ ارم ہے یہ سخن فصاحت ۱۲۷۹
از مولوی احمد علی متخلص احمد صاحب مؤید برہان باشندہ ہاکہ مدرس	سوم فارسی بہرہ مدبرہ عالیہ کلکتہ شاکر و حافظ اکرام احمد ضعیف رحمۃ اللہ علیہ
مولوی محمد الغفور کلکتہ دان طرز صائب را در سر تجہید کرد مشتر حوں شمس در اقصاء و ہر داد چون شریب دیوان خوش قلم ناسخ کیا قلم عشق شد گرمی بازار آتش سر شد قلم مضاعف باد دیوان او سال تاریخش جو گویم احمد	آہکہ برد از شاعران گوی سخن در شل بند لیت یکتا یاز سن شاعر شیرین زبان دانای فن او بھون کرد کار ذہر المہن شعر او در زبان مرد وزن سوخت از اشعار گرمش در سخن ہاکہ آن درجے پر از در عدل دفترے پیشل باشد بے سخن
احمد لکھنؤ کہ دیوان بلاغت و فصاحت عنوان ضعیف لطیف شاعر جادو زبان مولوی عبد الغفور خان بہادر نساخ مکتب نامی گرامی نشی نو لکھنؤ مقام لکھنؤ ماہ اکتوبر ۱۲۷۹ مطابق ماہ رمضان ۱۲۷۹ ہجری میں طبع ہوا	

DUE DATE

--	--

5/12/11 19/12/11
 01/01/12
 11.0.11

DATE	NO.	DATE	NO.

--	--